





لله الحمد والمنة که

ان ایام فرخنده فرجام مین قصهٔ نادر الوجود معدن پند مخزن نصائح مقبول طبائع خاص وعام دلچسپ لاجواب اسم بامسمی

اعنی

قصهٔ چنبیلی و گلاب

جسکو سخنور شیرین مقال جناب

راجه شیو پرشاد صاحب بهادر نے بکمال خوبی تصنیف فرمایا اور اپنے دوست دلی انکے محب صادق جناب منشی نولکشور صاحب سی آئی ای کو بطور تحفه دیا

مطبع منشی نولکشور کانپور مین باهتمام بهگوندیال ایجنٹ چهپا

اعلان - اس کتاب کا حق تصنیف بمطبع اوده اخبار مین محفوظ وجد

ب جز

اطلاع

اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہے اور اسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے معائنہ و ملاحظہ سے شایقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے لیکن خاص اس کتاب کے ٹائٹل پیج کے تین صفحون مین بعض کتب قصہ جات نثر اردو کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب قصّہ جات نثر اُردو

الف لیلہ - باتصویر مترجمہ سخنور سحربیان ابوناظم مولوی محمد حامد علیخان حامدؔ خلف حافظ غلام علیخان رئیس شاہ آباد ضلع ہردوئی تلمیذ امیر الشعرا امیر مینائی مرحوم لطف یہ ہے کہ ہر رات کا ترجمہ علیحدہ علیحدہ ہے جس سے اور بھی لطف شایقین کو ملتا ہے اور تصاویر بھی اس مرتبہ اپنے اپنے موقع کے ساتھ نہایت عمدہ کھینچکر قابل دید ہین۔

ایضاً باتصویر - مترجمہ مولوی صفا ممدوح الصدر مجموعۂ افسانہ دلپذیر - سمجھین ہین فسانہ عجیب ہین جو کتاب انگریزی موسومہ ٹلیس فرام معروف ... ٹیلس مصنفہ شکسپیر صاحب نامی شاعر سے ... لوی محمد احسان اللہ صاحب نے بعبارت ... ترجمہ کیا جسسے نتائج سودمند مشل ... لقمان حکیم جلوہ نما ہین لطف یہ کہ ہر ایک

قصہ کی لوح و خاتمہ بھی جداگانہ ہے۔

طلسم ہوش ربا - کامل سات جلد و نہین ذی نظیر افسانہ ہے جو آج تک لوگ ... تھا سچ تو ہے کہ شاعری خزا... سے نام بھی نہ سنا تھا مطبع ... مطبع کے لیے ترجمہ ہوا چنانچہ کل جلدین طبع ہوکر شائع ہوچکی ہین حاجت تشریح کی نہین - تفصیل کل جلدون کی حسب ذیل ہے۔

(جلد اول)

(جلد دوم)

(جلد سوم)

(جلد چہارم)

(جلد پنجم)

(جلد ششم)

(جلد ہفتم)

فسانہ عجائب جلی قلم - باتصویر بعبارت رنگین نمکین از مرزا رجب علی بیگ سرور بتفصیل ذیل۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

گلاب شادی کرکے اپنی بی بی کو لے کے جب اپنے علاقہ سکھ پورہ کے
نزدیک پہونچا اور انکی گاڑی اُس چڑھائی پر چڑھ گئی کہ جسکے دونون جانب وہ گھنے
گھنے درخت کدم اور مولسری کے سبز اور شاداب گنج ماننے کے بڑے بڑے
کھڑے ہین وقت شام کا تھا آفتاب غروب ہوتا تھا شفق کا پھولنا پہاڑون کا جو گرد
حلقہ کی طرح منطقہ پڑا محل کا ایک بلندی پر دکھائی دینا اور جھیل کے پانی کا اُسکی جڑ سے
ٹکرانا کنارون پر اُسکے ہر طرف ثمردار درختون کا جھک آنا اور اُنس گھڑی اُنکے لنبے لنبے
سایون کا اُسکے پانی پر پڑنا کہ جو شعاع آفتاب سے مثل گلے ہوے سونیکے جھلک رہا تھا
عجب ایک کیفیت دکھاتا تھا گلاب کی بی بی چمیلی اپنے شوہر کے مکان پر بہار کو اُس
کوہسار گلزار مین دیکھکر نہایت باغ باغ ہوئی جسطرف کو نگاہ اُٹھاتی تھی بس اُسی طرف کی
ہو رہتی تھی غرض اُس مقام کی خوبیون کو دیکھتے بھالتے سیر کرتے سراہتے جب اُن
درختون کے جھنڈ مین آپہونچی جو محل کے سامنے سڑک پر دو طرفہ لگے تھے گلاب نے

چنبیلی سے کہا کہ اوجان عزیز سفر تو خیر و عافیت سے تمام ہوا مشقت کے ایام کا اختتام
ہوا اب اس میرے مسکن کو اپنے قدوم مسرت لزوم سے رونق بخشو مین اُس پروردگار
مطلق اور خداوند برحق کے سامنے جو ہر جگہ حاضر و ناظر اور ہر عمل کا مبصر ہے تمھارے
ساتھ یہ قول کرتا ہون کہ جب تک جس بات کو تمھارا دل چاہے اور جب جس چیز کی تمکو
آرزو ہو صرف ایک اشارہ کرنا کافی ہے میری طرف سے اُسکے بر لانے مین جہان تک کہ
ممکن ہے کبھی قصور نہو گا بلکہ اس امر کو مین ہمیشہ اپنے اوپر فرض سمجھونگا چنبیلی نے رک کر جواب
دیا کہ اول آرزو میری فقط اس بات کے دریافت کرنے کی ہے کہ آپ اپنی دانست مین
کس کام کو انسان پر واجب اور لازم سمجھتے ہین آیا اپنی زندگی کسی اچھے مصرف مین لانا
اور بے فائدہ بے شغلی مین اُسے نہ گنوانا۔
گلاب ۔ اے جان باتمیز اگر یہی تمھاری سمجھ ہے تو پھر ہمیشہ تم خوش رہو گی۔ جس نے
یہ بات اپنے دل مین ٹھانی خوشی تو پھر اُسکی گویا زر خرید لونڈی بنگئی۔
دونون اسی گفتگو مین تھے کہ گلاب کے نوکر چاکر اور رعیت بوڑھے جوان
اور بچے اسکے آنے کی خوشخبری سنکر گاڑی کے گرد ہجوم کر لائے ۔ مبارک سلامت
کی ہر طرف سے شور و غل مچانے کوئی ان دونون کے حق مین دعائین دیتا تھا اور
کوئی بلائین لیتا تھا اور صدقے جاتا تھا اسی عرصے مین گلاب کی چچی بی بی منونگا بھی
دونون لڑکیون کو ساتھ لیے ہوے دروازے کے باہر زینون پر آگئین گلاب فوراً
اپنی بی بی کو لیکر گاڑی سے باہر نکلا بی بی منونگا نے چنبیلی کو چھاتی سے لگایا اور محبت اور ناز
کے ساتھ اُسے دعا دی پھر اپنے بھتیجے کو چھاتی سے لگایا وے لڑکیان آکر گلاب سے
لپٹ گئین اور پیار کرنے لگین تب گلاب نوکرون کی طرف متوجہ ہوا اور پوچھا کہ سب
خوش ہو وہ استفسار سے نہال ہوگئے پھولے نہ سمائے شاخ ثمردار کی طرح جھک کر آداب
بجالائے پھر چنبیلی کے ہاتھ مین ہاتھ دیے ہوے ایک دلچسپ دیوانخانہ مین کہ عین جھیل کے

اور بنا تھا خراماں خراماں آیا اور چند ساعت تفریحاً اُس مقام جانفزا مین توقف فرمایا
سادی خوزادی بی بی مونگا خوش مزاج خندہ پیشانی کہ انکا سن شریف پچاس برس کے قریب
تھا اسی نرمی گرمی انداز و لحاظ کے ساتھ چمیلی سے گفتگو کرنے لگین نیچ محبت و ادب نے
اُسکے زمین خاطر مین جگہ پائی گلاب ان دونون لڑکیون کو چمیلی کے پاس لایا اور کہا
کہ میری یہ بھانجیان ہین مجھے اپنی بیٹیون سے زیادہ انکی الفت ہے کہو تمکو بھی بچون سے
کچھ محبت ہے چمیلی نے کہا بچہ عجب چیز ہے مجھے جان سے عزیز ہے اور یہ کہکر اس قدر خوب
ان لڑکیون کے ساتھ با محبت پیش آئی کہ وہ اسی دم اسکی گرویدہ ہوگئین اور اسکی
الفت کا دم بھرنے لگین ایک لڑکی گلاب کی چھاتی پر سر دھرے اُسکا منھ تک رہی تھی
دوسری چمیلی کی گود مین بیٹھی ہوئی اُسکی باتین سُن رہی تھی گھنٹے ایک تک ہان اُس
دیوانخانہ مین وہ سب چھیل کا تماشا دیکھتے رہے بی بی مونگا کا وفور گرمی صحبت
چمیلی کے ساتھ دمبدم تکلف کا پردہ زیادہ اُٹھاتا تھا اور دلون مین محبت اور نظرون مین
وقار باہم بڑھتا جاتا تھا کہ اس عرصے مین دائی نے آکر لڑکیون کو سونے کے لیے بلایا
اور کہا کہ بیٹی چلو رات بہت گئی دونون گلاب کی چھاتی سے لگ کر اُسے پیار کرنے لگین
اور ٹھنڈی سانسین بھرنے گلاب نے بہت شفقت کے ساتھ اُنکی پیشانیان چومین اور کہا
کہ ملول نہو شب بخیر خدا حافظ اب جاکر سو رہو لڑکیون نے بی بی مونگا کو جھک کر سلام کیا اور
پھر چمیلی کے پاس آکر اس سے پوچھنے لگین کہ یہ جان نثارین آپ کو کیا کہکر پکارین بی بی
مونگا بولین تم انکے ساتھ ادب سے رہو اور انھین ممانی چمیلی کہو ممانی مجری عرض کرتی ہون
یون پکارین اور اپنی آنا کے ساتھ سونے کو سدھارین تھوڑی دیر بعد ایک ملازم
خاص نے آکر گلاب سے کچھ بات کہی گلاب کچھ متردد سا ہو کر بولا اے جان جان چمیلی
اب تم ہماری خاطر سے اُٹھو اور ہمارے گھر کے دستور بموجب اُس کام مین شریک ہو جسکی
اطلاع پہلے سے مین نے تمھین کر دی ہے بلکہ مشروحاً خبر دی ہے چمیلی بولی بسر و چشم

حاضر ہون چلیے اور یہ کہکر اُٹھ کھڑی ہوئی گلاب کا ایک ہاتھ چمبیلی کے ہاتھ مین دوسرا
بی بی مونگا کے اس ہئیت سے تینون عبادتخانہ مین آئے گھر کے سارے نوکر چاکر
موؤب دست بستہ صف باندھے کھڑے تھے گلاب نے ایک اپنی چچی کو اور ایک جانب
اپنی بی بی کو بٹھا دیا اور آپ درمیان مین بیٹھا وہان طاق پر سے ایک کتاب اُٹھا کر
ورق گردانی کرنے لگا جب وہ مناجات جسکی تلاش مین تھا نکل آئی تو وہ کتاب چمبیلی
کے ہاتھ مین دی اور باقی سب لوگون کو اُس مناجات کا صرف نام بھر تبلا دیا
پہلے گلاب نے خدا کی حمد و ثنا گانا شروع کیا مگر آواز اُسکی کچھ اُلجھی ہوئی اور
گھبراہٹ کی سی تھی بی بی مونگا نے اُسکا ساتھ دیا اور لوگون نے بھی اپنا سُر اُس سے
ملایا چمبیلی اُن لوگون کے شامل نہو سکی جن دنون گلاب چمبیلی کے گھر جا رہا تھا تو وہان
چمبیلی کے سب نوکر چاکر اور خویش اقربا آپسمین ہنستے تھے اور بڑا تعجب کرتے تھے کہ یہ
شخص امیر و عالم ہو کر کیون ایسی بے وقوفی کے کام کرتا ہے یعنی اپنے سارے ملازمان
متعلقان کو جمع کر کے اُنکے سامنے گیت گاتا ہے کیا ہی بیوقوف ہے غرض چمبیلی کا دل
ان خیالون مین اُلجھا ہوا تھا اور سر کتاب پر جھکا تھا گلاب نے اس عرصہ مین اپنی آواز
سنبھالی اور اچھی طرح پورے سُر سے گانے لگا سننے مین وہ اسکا گانا بہت شیرین اور
دلچسپ معلوم ہوتا تھا کبھی کبھی چمبیلی یہ بھی سوچتی تھی کہ خدا کی عبادت تو یون ہی کرنی چاہیے مگر
پھر اُسکو اپنے وہ پہلے خیالات یاد آ جاتے جب گلاب گا چکا اور مناجات ختم ہوئی چمبیلی نے
اپنے دلمین گویا ایک مصیبت سے رہائی پائی گلاب کتاب پڑھنے لگا اُسکے پڑھنے کا
انداز دل پر اسقدر نقش اور اثر کرتا تھا کہ چمبیلی بہت توجہ سے سننے لگی وہ خود بھی اپنے معمول
کی وقت پر کتاب کے اکثر صفحات کو جو اُسکو پسند تھے پڑھا کرتی لیکن وہ اس کتاب ہی کو
ایک ایسا مجموعہ مہمل اور بیمعنی تصور کرتی تھی کہ اپنے اس تصور سے بھی نادم تھی اور باعث اس ندامت کا
یہ تھا کہ بچپن مین اُسکی مان نے مذہب کی تعظیم و تکریم اس طور پر نقش جگر کر دی تھی کہ اب اس عمر مین بھی

جب دلائل عقلی دل پذیر لاتے تھے اور معنیون مین شک و شبہہ ڈالتے تھے وہ اپنی مادر مرحوم کی بزرگی کے لحاظ سے ہرگز اس باب مین لب نہ کھولتی اور نہ کبھی اپنے باپ سے اسکا کچھ تذکرہ کرتی گلاب کی آواز اسکے پڑھنے کے انداز نے اُسکے دل پر ایسا اثر کیا کہ وہ بچپن کی ساری باتین یاد آگئین اور کچھ خوشی اور کچھ عبرت کے ساتھ خوب دل دیکر سنتی رہی اگر کوئی فقرہ درمیان مین ایسا آجاتا کہ جسکے معنی سمجھنے سے باہر ہوتے گلاب ٹھہر جاتا اور جو کچھ اُسکے معنی آپ سمجھے ہوتا یا دوسرون سے شرح و تفسیر کی ہوتی اس صفائی سے بیان کر دیتا کہ وہ چمیلی کے ذہن نشین ہو جاتے غرض اسکا دل اسوقت کتاب کے سننے مین ایسا لگ گیا کہ جب گلاب نے جسقدر پڑھنا منظور تھا پڑھکر کتاب بند کی چمیلی یہی چاہتی تھی کہ ابھی کچھ اور بھی پڑھی جاے کتاب کے بند ہونے پر سب لوگ سجدے مین آئے یہ بات چمیلی کو پھر ناپسند ہوئی جس عجز و انکسار سے کہ گلاب نے اپنے گناہ ظاہر کیے چمیلی ہرگز یقین نہ کرسکتی تھی کہ وہ اظہار صفائی قلب کے ساتھ بالکل راست ہے اور علی ہذا القیاس جب وہ شکر و سپاس مین مبالغہ کرنے لگا تو بھی یہی کھٹکا اسکے دل کو بارہا کیونکہ وہ کبھی کسی بات مین مبالغہ نہ کرتا تھا جون کی تون راست راست اپنی سیدھے انداز سے بیان کر دیتا مگر تس پر بھی بعض بعض باتین اُسکی چمیلی کے دل پر ایسا اثر کرتی تھین کہ بس نقش کالحجر ہو جاتی تھین وہ نہ جانتی تھی کہ کیا باعث ہے لیکن اسکے دل مین گلاب کی طرف سے تعظیم بڑھتی جاتی تھی اور دمبدم زیادہ جگہ پاتی تھی بعد ازان گلاب نے اُٹھتے وقت اپنے نوکرون سے بہت شفقت اور مہربانی کے ساتھ کچھ کچھ حال پوچھا اُن سبھون نے بہت ادب اور امتیاز سے جواب دیا۔

بی بی مونگا۔ کہو چمیلی تم ہمارے گھر کے ان دستورون کو کیسا پسند کرتی ہو؟

چمیلی۔ کوئی کوئی دستور آپ کے یہان کا بہت اچھا ہے انکو مین پسند کرتی ہون۔

بی بی مونگا۔ وہ کون سے دستور ہین جنکو تم ناپسند کرتی ہو؟

چمیلی - ناپسند کا لفظ سخت ہے یہ مین ہرگز نہین کہہ سکتی کہ مین کوئی بات ناپسند کرتی
ہون لیکن اتنا کہکر وہ رُک گئی اور گلاب کی طرف دیکھنے لگی -
گلاب نے اس عرصہ مین پھر کتاب کھولی تھی اور اسپر ہاتھ رکھے ہوئے اُن دونوں کی
باتین سُن رہا تھا اور چمیلی کے جواب کا منتظر تھا لیکن جب چمیلی رُک گئی بولا کہ اے عزیز
ذرا تم اس سطر کو تو پڑھو چمیلی فوراً اُٹھکر اسکے نزدیک گئی اور جہان پر اسنے نشان دیا
پڑھنے لگی وہ یہ مضمون تھا جب اُنھون نے حمد گائی -
گلاب - یقین ہے کہ آگے اور پیچھے جو کچھ لکھا ہے وہ تو تمکو سب یاد ہوگا بس زیادہ پڑھنے
کی احتیاج نہین ہے !
چمیلی - بے شک مجھے وہ سب یاد ہے -
اور اسکے ساتھ ہی چمیلی کو جب وہ سب عبارت یاد آگئی تو اسکے چہرے پر عبرت
کا اثر چھا گیا -
گلاب - بس اس بات مین تم بھی میری راے سے اتفاق کروگی کہ اگر ہم لوگ پرستش کے
اس طریقے کو جسکی تم نے ابھی مثال پڑھی خندہ زنی کرین یا خندہ زنی کی وحشت سے
چھوڑ دین تو ہم لوگون کا دل ہرگز اس حالت کو نہین پہونچ سکتا جسکا حصول واجبات
سے ہے - چمیلی اپنے نالائق خیالون سے ایسی نادم ہوئی کہ آنکھین ڈبڈبا لائی اور
بولی کہ بیشک گلاب! اسمین کچھ شبہہ نہین -
گلاب نے فوراً باگ گفتگو کی دوسرے میدان کی طرف موڑی اور وہ بات اُسی جگہ
چھوڑی لیکن چمیلی اپنے دل مین بہت معقول ہوئی اور دیر تک سوچتی رہی کہ دیکھو کس خوبی
اور کس ملائمی سے گلاب نے میری غلط فہمی ثابت کی -

دوسرا باب

دوسرے روز صبح کو چمیلی کی خادمہ صندل نے جو اپنی خاتون سے دل کا کچھ حال کہا

کرنے کا موقع پایا تو نہایت خوش ہو کر کہنے لگی کہ بی بی صاحبہ یہ تو عجب مقام ہے
اور یہان کے آدمی کیا ہی نیک فرجام ہین جس کسی کے پاس مین جاتی ہون اُسکو مہربانی اور
شفقت پاتی ہون بی بی بینا جو یہان سارے گھر بار کے کام کی مختار ہین مجھ سے کہنے لگین
کہ بی بی مونگا صاحبہ نے مجھکو حکم دیا ہی کہ جسطرح بنے تو صندل کے خوش رہنے کی تدبیر کر کسی
بات کی اُسکو تکلیف نہ ہونے دیجیو یہ کام مین تیرے بھروسے پر چھوڑتی ہون دیکھ اسمین کبھی غفلت نہ
کیجیو سو آپ فرمایئے کہ مین آپ کے واسطے کیا سامان مہیا کرون جب جو چیز درکار ہو مجھے بُلا
کر کہدیا کیجیے کیونکہ اگر آپ خوش نہ رہینگی یا کسی بات کی تکلیف پاوینگی تو بی بی مونگا صاحبہ
ضرور ہم لوگون سے ناخوش ہونگی اور آئین بھر ہم لوگون کی کمال نالیاقتی ثابت کرینگی وہ
یہ بھی کہتی تھی کہ جب آپکو دیکھتی ہین تو اُسکو آپ کی ساس یاد آتی ہین اُسنے بہت اُنکی خدمت کی
تھی اور اُسکی گفتگو سے یہ بھی پایا گیا کہ اگر آپ اُسکو اُسی مہربانی کی نظر سے دیکھینگی جو مجھپر صندل
رکھتی ہین تو وہ ہمیشہ دل وجان سے آپ کی چاکری کیا کریگی پھر صندل اُسی طرح
گلاب کی تعریف کرتی رہی اور یہ بات ایسی تھی کہ چمبیلی کے دل کو بھی بہت بھاتی تھی دیر
تک کان دھر کے سنتی رہی اور من ہی من مین خوش ہوئی صندل نے گلاب کی
یہان تک کہ کہنے لگی بی بی یہ تو آپ کا خاوند کوئی فرشتہ ہے اس گھر بھر مین
ایسا کوئی نہین جو اُسکو دل سے نہ چاہتا ہو سارے نوکر مثل مان باپ کے اُسے
مانتے ہین اور پھر تماشا یہ کہ وہ اپنے حکم کا بڑا پکا ہے مقدور نہین کہ کوئی اُسکی عدل حکمی
کرے یا جو سب دستور کہ اُسنے باندھے ہین اُنکو توڑے اور پھر گھڑی بھر بھی اس
گھر ٹھہرنے پائے اسپر بھی کوئی ایسا ملازم مجھے نظر نہین پڑتا کہ دونی تنخواہ ملنے پر
بھی اسکی نوکری چھوڑ کر کسی دوسرے کے پاس جاوے عجب اُسنے قاعدے
باندھے ہین جب کوئی نیا نوکر رہتا ہے وہ اُسے تنہائی مین لیجا کر کچھ باتین
بتلا دیتا ہے اور کتابین بھی بخشتا ہے بلکہ بدھو جمعدار کو یہ بات کہہ رکھی ہے

کہ ہر روز صبح اور شام کو کچھ دیر تک سارے نوکرون کو کتاب پڑھنے کی چھٹی دیا کرے اور اُسوقت اُنسے کچھ کام بھی نہ لے اور طرہ یہ کہ اُسکے نوکر بھی اُسکی بخشی ہوئی کتابون کو دل و جگر سے پڑھتے ہین اور جہان کہین وہ اٹکتے ہین تو وہ اکثر اُنکو بُلا کر بتلا اور سمجھا دیتا ہے
بی بی مونگا صاحبہ اسی طور پر عورتون کی خبر لیتی رہتی ہین۔

چمیلی کپڑا پہنکر گھڑی ہاتھ مین لیے ایک دریچہ مین صبح سے ادائے فرائض کے وقت کی منتظر بیٹھی ہوئی تھی اور جنگل اور پہاڑون کی فضا دیکھ رہی تھی کبھی اپنی اس حالت کو سوچنے لگتی کبھی گلاب کی طرف مزاجی اور اُسکے ادائے فرض کے انداز اور اسکے دینی اعتقاد پر خیال کرتی کبھی اپنے دل مین یہ کہتی کہ میرا خاوند میرے تئین اسی طور کہ مین نے تعلیمین پائی ہین اپنے دلمین کیا تصور کرتا ہوگا اُسنے تو ضرور وہ بھی سمجھتا ہوگا کہ اسکی کبھی میری ساتھ رفاقت نہوگی اور یہ بھی میری جانی دوست نہ بن سکیگی لیکن کاش مین اُسے اس بات کا یقین دلا سکتی کہ چاہے جسقدر وہ مجھے متکبر و بے پروا اور مزاجی اور دولت کا مشتاق کیون نہ سمجھے اور چاہے جسقدر اور باتین مجھمین فی الحقیقت کیون نہ موجود ہون حصول کمال کی مین بھی خواہان ہون اس عرصے مین آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹانے کی جو آواز سنائی دی اور چمیلی نے اُٹھکر کھولا تو دیکھا کہ بی بی مونگا لڑکیون کو لیے ہوئے کھڑی ہین
بی بی مونگا۔ آپ طیار ہین خوب ایسا ہی چاہیے۔
لڑکیان اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ چمیلی کے گلے مین ڈالکر اس سے لپٹ گئین اُسنے بھی اُنکو بڑی محبت کے ساتھ چھاتی سے لگا لیا۔
جب بی بی مونگا چمیلی کو لیکر عبادت خانہ مین گئین گلاب وہان تنہا بیٹھا ہوا تھا خوش ہوکر چمیلی کو اپنے پاس بٹھایا اور پھر نوکرون کو آواز دی وے بھی فی الفور آکر وہان دست بستہ صف باندھکر کھڑے ہوگئے۔
جب گلاب نے خدا کی حمد و ثنا گانی شروع کی چمیلی نے بھی اُسکا ساتھ دیا اور سُر ملاکر

گانے لگی اُسوقت اسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا وہ بھی اُس پاک پرستش مین جسنے اُس کے
خاوند کے دل کو اُبھارا تھا شریک ہوگئی بعدازان گلاب نے پڑھنا شروع کیا تو وہ بہت
غور سے کان دیکر سُنتی رہی لیکن جب اُسنے دعا مانگی اور صدق دل سے اپنے
اعمال و افعال اور خیالات و تصورات کی اسقدر پاکی اور صفائی چاہی کہ جو جمیلی
کے وہم مین بھی نہ آئی تھی اُسنے اپنے کمال سے گلاب کے کمال مین بڑا فرق پایا
اور جب گلاب نے یہ اظہار کرنا شروع کیا کہ مینے اسقدر اپنا وقت مفت کھویا
و برباد کیا یا رحیم کریم تو اپنے بندون کے دل کی آنکھ کھول دے اُنھین دکھلا کہ یہ چند
روز کی زندگی کیسی غنیمت ہے اور اس حیات مستعار کے ایک ایک لحظے پر جوش مثل
آب روان گذرے چلے جاتے ہین کیسی کیسی باتون کا مدار ہے جمیلی کے دل پر
ایک اُداسی سی چھاگئی۔

جب نوکر سب باہر چلے گئے جمیلی نے گلاب سے پوچھا کہ آپ کمال کسکو کہتے
ہین اگر خدا آدمی مین اسقدر پاکی اور صفائی چاہے کہ جو آپ ابھی اپنی دعا مین مانگ
رہے تھے یعنی اُسکے دل مین بُری باتون کے کبھی خیال بھی نہ گذرین تو پھر تو میرے
واسطے پاس ہے بھلا انسان کے بھی دل کا کبھی اسقدر پاک و صاف ہونا ممکن ہے اور
آپ اس بات کی قائل ہین گلاب نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا اور جواب دیا کہ
مین ہرگز یہ بات نہین کہتا کہ ایک بھی اچھے خیال کا دل مین لانا ہملوگون کے اختیار
مین ہے یہ بات خود کتاب مین لکھی ہے اور مجھے تو تجربہ بھی ہو چکا ہے۔

جمیلی۔ مین نہین سمجھتی کہ آپ کا اصلی مطلب کیا ہے۔

اور پھر بی بی مونگا کی طرف پھر کر بولی کہ مین اس امر کا انصاف آپ ہی پر چھوڑتی
ہون آپ اتنا فرمادین کہ انکی خلاف بیانی انھین کے کلام سے ثابت ہوتی ہے
پہلے تو یہ اس درجہ کا کمال چاہتے ہین کہ جسکا بیان ہی سُننے سے انسان

کے ہو خطا اور نسیان سے بھرا ہوا ہے ہوش اڑتے ہین اور آپ ہی فرماتے ہین کہ
انسان اس لائق بھی نہین کہ کوئی اچھی بات اپنے خیال مین لاوے۔
بی بی موزگا۔ اختلاف اس باب مین چاہے جیسا ہو لیکن اسکے سچ ہونے مین کسی
طرح کا شک نہین خود کتاب مین لکھا ہے کہ پاکی کے بغیر بہشت ہرگز نہ دکھلائی دیگی
اور پھر یہ کہ ہم لوگ کوئی بھی اچھی بات اپنے خیال مین نہین لا سکتے۔
چمیلی نے بہت منت کے ساتھ عرض کی کہ ای جناب آپ ایسے مختلف قولون سے
مجھے حیران نہ کیجیے مین اس باب مین صرف آپ کی رائے دریافت کرنا چاہتی ہون
مین نے ان باتون کو اب تک بہت خفیف سمجھا تھا۔
اور پھر گلاب سے کہنے لگی کہ گلاب مجھے اس بات کو جو ابھی تمنے کہی بخوبی
ذہن نشین کر دو۔

گلاب۔ اے جان عزیز میری اس بات سے یہ مراد نہ تھی کہ آدمی اپنی کوشش سے
اس کمال کو حاصل کر سکتا ہے بلکہ چاہے جیسا وہ لائق کیون نہو مین جناب باری سے
تائید و توفیق مانگتا تھا کہ جسمین ہمارے دل ایسے پاک ہون جسکی سچے دیندار
رات دن آرزو رکھتے ہین۔
چمیلی نے ٹھنڈی سانس بھری اور چہرہ سے اسکے ظاہر تھا کہ اطمینان نہوا۔
گلاب۔ میری بات ابتک بھی تمھارے دلنشین نہین ہوئی لیکن یاد کرو کہ مین نے
تمسے پہلے ہی کہدیا تھا کہ ہمارے گھروالون کی کئی باتین تمکو عجیب و غریب معلوم ہونگی
اور تمنے وعدہ کیا تھا کہ جب تک مین اُن سب کو بخوبی انصاف کی راہ سے جانچ نلونگی
اور اچھی طرح سے اُس بات کا سبب نہ دریافت کر لونگی کہ تمھارے گھروالے کیون
اور بہت لوگون سے جدا راہ پر چلتے ہین برا بھلا نہ کہونگی۔
چمیلی۔ بے شک مجھے اپنا وعدہ بخوبی یاد ہے اور مین اسے پورا کرونگی اب بھی جسقدر

کہ مین نے یہان کے دستور دیکھے ہین میرا دل کمال حاصل کرنے کو چاہتا ہی لیکن جب آپ کوئی بات ایسی کرتے ہین کہ جو میری سمجھ مین نہین آتی تو دل گھبرانے لگتا ہی۔

گلاب۔ کیا کمال حاصل کرنے کو آپ کا دل چاہتا ہے ابھی اسی بات سے نہ آپ ناراض ہوئی تھین؟۔

جمیلی۔ ہان وہ کمال جبکا آپ نے بیان فرمایا البتہ اسکا حصول اس انسان خاکی بنیان کے واسطے ناممکنات سے ہی جبتک جس کمال کا ذکر کیا وہ اسقدر پاک نہین ہے۔

گلاب نے جمیلی کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ بالفعل مین اس باب مین تمھارے ساتھ مباحثہ کرنا نہین چاہتا کیونکہ مین نے ایک شخص سے آدھ گھنٹہ بعد باہر جانے کا وعدہ کیا ہے اب چلکر کچھ ناشتا کرنا چاہیے لیکن تم فرصت کے ذرا اس بات کو اچھی طرح غور کرکے اپنے دل مین جانچنا کہ آیا اس عقیدہ کو جو تمنے ابھی ظاہر کیا عقل بھی قبول کرتی ہی؟ تب اس باب مین پھر گفتگو کرینگے اور مسکراکر یہ بھی کہا کہ جمیلی تم میری بات پر خفا نہونا مین تمسے کبھی کسی بات مین پردہ نہین رکھتا جب جو کچھ دل مین آتا ہی صاف کہدیتا ہون۔

جمیلی۔ خفا ہونے کی اسمین کیا بات ہے اگر میرا کوئی عقیدہ ایسا ہو کہ جسے عقل قبول نہین کرتی تو یہ کچھ عمداً وقصداً نہین ہی مین اتنا ہی چاہتی ہون کہ کوئی شخص یہ بات ثابت کردے۔

بی بی مونگا۔ اے دختر نیک اختر اب جاکر کھانا کھاو ورنہ آدھ گھنٹہ گذر جایگا تو پھر خاوند کھانا کھائے بغیر بھوکا ہی چلا جایگا وعدہ اپنا ہرگز نہ توڑیگا۔

غرض وہ تینون ہاتھ پکڑے ہوے کھانے کے لیے گئے۔

بی بی مونگا۔ ہمارے گھر مین یہ بھی گھڑی ایک بڑی خوشی کی ہی اے عزیز جمیلی ہمارے یہان اب بھی وہی پرانا دستور کھانا کھانے کا جاری ہی ہر وقت گھر کے

سارے آدمی جمع ہوتے ہین کوئی غیر حاضر نہین ہوتا اور کیا ہی میرے دل کو ایک طرح کا
سرور حاصل ہوتا ہی کہ جب سب لوگون کو کھانا کھانے سے پہلے فرائض مذہبی ادا کرتے
دیکھتی ہون اور پھر وہ کھانا کھاتے ہوئے محبت کی بھری ہوئی باتین مفید اور دل لگی
کی کرتے ہین فی الحقیقت بی بی چاند کا کہنا بہت سچ ہی کہ اسوقت صبح کی تازگی گویا ہم
لوگون کے دلون کے اندر چھا جاتی ہے۔

چمیلی - چاند بی بی کی ملاقات کو میرا دل بھی بہت چاہتا ہی مین نے آپ کی بڑی تعریف
سُنی ہے شاید اُنھین سے یہ بات مجھکو معلوم ہو جاوے کہ کمال کیا چیز ہے۔

گلاب مسکرا کر بولا کہ اُنسے آپ اس بات کی امید ہرگز نہ رکھیے وہ اپنا حال کچھ اور
ہی بیان کرینگی۔

گلاب تو کھانا کھا کے باہر چلا گیا اور بی بی مونگا پہلے تو چمیلی کو مکان دکھاتی ہین
پھر باغ کی طرف لے گئین اور محل کے آس پاس فرشون پر چہل قدمی کرتی رہین
چمیلی جو چیز دیکھتی تھی نہایت تعجب کھاتی تھی اور اپنے دل مین وہان کے انتظام پر
سو سو آفرین کرتی تھی جو چیزین اُسنے وہان دیکھین سب اپنے اپنے موقع کے مناسب
پائین اسایش اور نفاست اور سادگی ہر جگہ برستی تھی نوکرونکی نظرون سے یہ بات عیان
تھی کہ وہان اُنکی بڑی خاطر داری ہوتی ہی اور وہ بی بی مونگا کو بہت محبت اور تعظیم
کے ساتھ مانتے تھے اور مالک کی بی بی کا دل خوش کرنے کو بڑی کوشش کرتے تھے
کاشتکارون کو جو دیکھا تو وہ بھی اُسی ڈھب اچھی اور با ادب دکھلائی دیے - بی بی
مونگا نے بہت شفقت سے اُنکے ساتھ گفتگو کی وہ اُنکے گھر کے سارے حالون سے
واقف تھین اس عرصے مین چمیلی سے کہنے لگین آؤ چلو ہم تمکو اپنا گانون دکھلائین اور
ایک درختون کے جھنڈ مین سے پگڈنڈی کی راہ جھیل کی طرف اُترین اور گھومتے گھامتے
ایک پتھر کے ٹکڑے پر پہونچین تو وہان سے وہ گانون بخوبی دکھلائی دیا جھیل کے کنارے پر

کاشتکارون کے بہت صاف ستھرے اور پاکیزہ جھوپڑے بنے ہوئے تھے پہاڑ کے سبب مین ناہموار
تھی کوئی اونچا کوئی ذرا نیچا بیچ بیچ مین پہاڑونکے جھرنونکا جو پانی آتا تھا نالے پڑگئے تھے کہین انکے
درمیان ثمردار درختون کے جھنڈ تھے کہین کسی طرف ہری ہری کھیت عجب کیفیت مین گلاب بھی اُسکر شامل ہوگیا
جمیلی - آپ کو وہ بات بھی یاد ہی کہ جو مجکو اپنے میرے عقیدہ کو بعید از عقل ثابت کردینے کا وعدہ کیا تھا
گلاب - ہان یاد تو ہی مگر اتنا تو مینے البتہ چاہا تھا کہ تم اس بات کو آپ اپنی دلمین ثابت کرلو مجھکو
تمھارے ساتھ ایسی بھاری باتونمین مباحثہ کرتے ہوئی بہت خوف لگتا ہی کیونکہ مین کئی مرتبہ
تمکو یہ بات کہتے ہوے سن چکا ہون کہ آپ درس و وعظ سے بہت نفرت رکھتی ہین -
جمیلی کھسیانی سی گلاب سے منت کرنے لگی کہ پیاری کسیطرح ان باتون کو بھول بھی جاؤ کہانتک مجھی بیوقوفی
نے گھیرا کہ ایسی باتین میری زبان سے نکلین یقین جانو کہ جب مینے یہ بات کہی تھی اُس وقت میری دل نے مجھی ملامت کیا -
گلاب - خیر اگر یہی بات ہی تو مین تمکو سمجھاتا ہون سمجھو مگر پہلے تو اتنا مجھکو سمجھاؤ کہ تم جو عقائد دینی کو ایک
ایسی چیز سمجھتی ہو کہ اُس انسان کا دھیان ہر گھڑی نہین رہ سکتا اسکا کیا باعث ہی؟
جمیلی نے رک کر جواب دیا کہ باعث اسکا یہی ہی کہ ہم لوگ کار دنیا مین ایسی پھنسے رہتی ہین اور ہر وقت دل کے
اندر ایسے خیالات و اہمیات بھرے رہتی ہین کہ تصورات دینی کو انکی ساتھ ملانا ایک امر دشوار ہی بلکہ جب معلوم ہوتا ہی بیجا
گلاب - لیکن ایجان عزیز یہ تو بتلاؤ کہ تم تصورات دینی کسکو کہتی ہو اور وہ کس چیز کا تصور ہی؟
جمیلی - تصورات دینی مین اسی کو سمجھتی ہون کہ خالق پروردگار پر اعتقاد رہی جسنے یہ ساری کائنات پیدا
کی اور جو اپنی قدرت کاملہ سے اُسی ٹھہرائے ہوی ہے جسکی صفتین ہم لوگونکے قیاس سے باہر ہین -
گلاب - یہانتک تو ہم دونونکی رای متفق ہی اور تب تم بھی جان لوگی کہ جو اُسنے اپنی مرضی ہملوگو نپر ظاہر کی
وہ گویا ہملوگونکے واسطے دستور العمل ہی اور حرف بحرف ہمکو اُسکی تعمیل کرنی چاہیے لیکن اُس
دستور العمل مین یہ بھی لکھا ہی کہ ہم لوگونکو اپنی سب باتونمین خدا کو ماننا چاہیے خدا کی راہ پر چلنا چاہیے
ہمیشہ اُسپر بھروسا رکھنا چاہیے سب باتونمین راضی کرنے کی کوشش کرنی چاہیے -
جمیلی - مین تمسے صاف کہتی ہون کہ یہ بات مطلق میری سمجھ مین نہین آتی اسمین تو شک ہی نہین

کہ جو مین اُسکے معنی لگاتی ہون ہرگز میرا اطمینان خاطر اُس سے نہین ہوتا۔

گلاب۔ لیکن کیا اسنے یہ معنی نہین نکلتے کہ شرع ہم لوگونکی ہر کام مین رہنمائی کرسکتی ہی سارے کام ہم لوگون کی شرع کے موافق کرنے چاہئیین۔

چمیلی۔ بے شک یہ معنی نکلتے ہین۔

گلاب۔ بھلا چمیلی تمکو اس دستور العمل مین کوئی ایسا بھی حکم یاد پڑتا ہی کہ حلال خوشیون کے منافع کی ممانعت کرے۔

چمیلی۔ نہین ایسا تو اسمین کوئی حکم نہین ہے۔

گلاب۔ ایسا بھی اسمین کوئی حکم ہے کہ جسکے بموجب چلنے سے دل کی اصلی خوشی نہ بڑھے

چمیلی۔ نہین ایسا حکم بھی اُسمین کوئی نہین ہے۔

گلاب۔ تو پھر تم یہ کیون تصور کرتی ہو کہ اسکے قواعد و احکام کا ہمیشہ یاد رکھنا غیر واجب ہے

چمیلی نے مسکرا کر جواب دیا کہ شاید آپ ان باتونسے میرے عقیدے کا بعید از عقل ہونا ثابت کردینگے لیکن تاہم میرا دل یہی کہتا ہی کہ دین کی باتونکو دنیا کی باتونکے ساتھ ہرگز نہ ملانا چاہیے اور نہ اُسکا کبھی خیال کرنا واجب ہی۔

گلاب۔ یہ تم بہت سچ کہتی ہونی الحقیقت دنیا کو دین کی خراب باتونکے ساتھ ہرگز ملانا چاہیے لیکن کیا دنیا کے کام شرع کے بموجب نہین انجام ہوسکتے یہ کیا عقل کی بات ہی کہ ہملوگ اپنے تئین دیندار ظاہر کرین اور پھر ایسے خیالون مین مصروف کہ جنسے وہ بات ہی دلمین نہ جگہ پاوے کہ جو وہ دین اسمین لاتا ہے۔

چمیلی۔ نہین یہ عقل کی بات تو ہرگز نہین ہی لیکن پیارے جبتک کہ تم دنیا کے انتظام نہ بدلوا اور اُسکا ڈول ہی نیا نہ کروالو یہ کب ممکن ہے کہ سب لوگ ایسے متشرع اور متدین اور ایسے پاک تصورات باندھین۔

گلاب۔ اے چمیلی جب کوئی بات راست ہوتی ہی اور طبیعت کے موافق نہین آتی تو اس سے

بھاگنے کا یہ بہت خاصا عذر ہی لیکن مین تمسے پوچھتا ہون کہ اگر انسان ساری دنیا پر اختیار نہین رکھتا تو اپنے دل کا بھی مختار نہین ہی اگر فرداً فرداً اس دنیا کو دیکھو تو ہر بشر کو اپنے اپنے دل کا اختیار ہی اور ہر متنفس اپنے اپنے گفتار و کردار کا مختار ہے۔

چمیلی۔ لیکن آخر اس ایک دل کو بھی تو بدلنا پڑے گا۔

گلاب۔ ایک کیا دل تو سب کے بدلنے چاہئیں۔

اور پھر بہت منت کے ساتھ کہنے لگا کہ ای چمیلی کاش کسی ڈھب مین تمھارا اس بات پر یقین لا سکتا کہ جب تک تم اپنے دل کو ایسا نہ بدلو کہ وہ خود بصد آرزو ہر وقت و ہر لحظہ یہی چاہے اور اسی کوشش مین رہے کہ ایسی بات جو خلاف شرع ہی کبھی خیال مین آوی اور اسکے حسن حرکات بلکہ تصورات بھی وہی ہوا کرین کہ جنکی وہ دستور العمل ہدایت کرتا ہی ہرگز اصلی راحت کا مزہ نہ پاؤ گی بلکہ اسکی کیفیت سے بھی مطلق واقف نہوگی۔

چمیلی پہلے تو سنجیدگی کے ساتھ بولی گلاب مین بھی چاہتی ہون کہ کاش میرا دل ایسا بدلجاتا لیکن امید نہین پڑتی کہ قیامت تک یہ بات ظہور مین آوی اور پھر مسکرا کر بولی کہ خدا نے میری طبیعت بھی ایسی نہین بنائی کہ جو عابد و زاہد بننے کے لائق ہون جو کچھ کہ مجھسے ہو سکتا ہے وہی غنیمت ہی اور مین اُسی پر قانع ہون۔

گلاب کی مراد جو نہ نکلی تو وہ کچھ مایوس سا ہو کر خاموش ہو رہا۔

چمیلی۔ پیارے اُداس مت ہو جیسا تم چاہتے ہو ویسا ہی مین کرونگی۔

گلاب اُسی اُداسی مین مسکرا کر بولا کیا عابد و زاہد بنوگی؟

چمیلی۔ اگر آپ عابد و زاہد بننے کی ضرورت سمجھین مین اس بات کی بھی کوشش کرونگی

چمیلی کے دل مین اُس ذرا سی بات کا خیال رہا اور جون جون وہ اپنے دل مین سوچتی اور غور کرتی تھی گلاب کی بات کا راست ہونا پایا جاتا تھا اور یہ کھلتا جاتا تھا کہ اسنے اب تک اس بات کی قدر نہ سمجھی اور ایسی خفیف جان رکھی کہ گویا اُس سے کچھ کام ہی نہین ہی

غرض اُسنے عزم بالجزم کیا کہ جہانتک بن پڑے گلاب کے عقیدے کو دریافت کرے اور اسکے مزاج سے واقف ہوجاوے

تیسرا باب

دوسرے روز صبح حسب معمول جمیلی جب عبادت کے واسطے عبادتخانہ مین گئی پہلے دن کی بات سب یاد تھی دلمین اُسکا منصوبہ باندھا کہ گلاب کے عقیدے کو دریافت کرے اور اُسی کی پیرو رہے چہرے پر اُسکے تازگی برستی تھی اور صورت سے اسکے بشاشت نمایان

گلاب اُسوقت وہان تنہا بیٹھا تھا جمیلی کو دیکھکر اُٹھا اور مُسکرا کر بولا کہ جمیلی آج تو تم ایسی بشاش ہو کہ مزاج کی خیر و عافیت پوچھنے کی بھی کچھ احتیاج نہین۔

جمیلی۔ دل کی خیر و عافیت پوچھو۔

گلاب۔ آپ کی نظرون سے دل کا بھی خوش ہونا ثابت ہے۔

جمیلی۔ شاید ایسا ہی ہو کیونکہ مین نے اب ایک منصوبہ ایسا پکا اپنے دلمین ٹھانا ہی کہ جس سے ہمیشہ کی دلجمعی حاصل رہے آپ اب مہربانی فرما کر اس دل پر درد کو تسکین بخشنے مین میری مدد اور رہنمائی کیجیے اور اُسے درست کیجیے۔

گلاب۔ ایجان عزیز اس اجازت کی مین کہانتک شکرگزاری کرون مجھے تو بڑا خوف تھا کہ شاید کل کی باتون سے کہین آپ کی طبیعت دق نہو گئی ہو۔

جمیلی۔ نہین! دق ہونے کی کیا بات تھی جب مین نے اپنے دلمین غور کیا تو معلوم ہوا کہ آپکا فرمانا بہت راست تھا لیکن یہ تو بتلائیے کہ وہ کونسی تدبیر ہی جس سے میرے تئین دین کی باتون کا اسیقدر خیال رہے کہ جو واجب و لازم ہی جو کام بتلاؤ اُسی کو مین شروع کرون۔

اسی عرصہ مین بی بی مونگا جو لڑکیون کو ساتھ لیے ہوئے آگئین تو گلاب جواب دینے سے مستعد رہا اور پھر نوکر چاکر بھی آگئے جمیلی نے سمجھا کہ بس یہ گفتگو اسی جگہ رہی لیکن گلاب نے کہا کہ قطع کلام ہونا کچھ ضرور نہین مین تمھاری بات کا جواب کتاب سے دیتا ہون یہ کہکر اُسنے فی الفور وہ مقام پڑھا جسمین جمیلی کا سوال و جواب دونون درج تھا۔

چمیلی کے دلپر بڑا اثر ہوا جب وہ گلاب کے ساتھ اسکے گانے مین شریک ہوئی تو یہ
بات اسکی آواز سے پائی جاتی تھی جب گلاب نے دعا مانگنی شروع کی تو اوسکا چہرہ صاف کھل گیا
یعنی وہ بڑی خوشی او صدق دل سے اسکے ساتھ شکر سپاس ادا کرتی تھی اور دل اسکا
احسانمندی اور عجز و انکسار کے باعث اُمڈا آتا تھا جب اُسنے گلاب کے ساتھ صدق
دل سے یہ دعا مانگی کہ کم عمر اور بیوقوفون کے دل روشن ہون اور انکے دل پہلے ہی سے
کہ جب خالق پروردگار کی محبت کا لمعہ چمکتا ہے اس سے لو مین ہو جائین گویا ایک ایک
لفظ اُسکے دل سے نکلتا تھا اور اُسکے دل کو اس عبادت کے خیال سے جسقدر سرور
حاصل ہوا عمر بھر کبھی لذات دنیاوی سے نہ پایا تھا۔
پیچھے سے چمیلی نے گلاب سے صاف کہدیا کہ پیارے تمنے میرے سوال کا اچھا جواب دیا
اور اب بخوبی سمجھی کہ تم میرے صادق دوست ہو کھانا کھانے کے بعد ڈاک والی نے آکر
گلاب کو ایک خط دیا اسکے دیکھنے سے گلاب کے چہرے پر کچھ آثار ملال کے ظاہر ہوئے
پہلے تو دیر تک اِدھر اُدھر کی باتونسے دل بہلاتا رہا آخر وہ خط چمیلی کے ہاتھ مین دیا
اور کہا کہ پیاری اب مین تمسے جدا ہوتا ہون چمیلی کا تو اس بات کے سنتے ہی رنگ
اُڑ گیا چہرہ زرد ہو گیا ہاتھ کانپنے لگا خط کا کھولنا مشکل پڑ گیا بی بی مونگا بہتیرا چاہتی
تھین کہ اسکی آنکھونمین آنسو نہ آنے دین مگر وہ کب رکتے تھے گلاب بھی اُداس ہو گیا نظر تو
سامنے نکر سکا لیکن دھیمی آواز سے کہنے لگا جی یہ کام جسکے واسطے میری بلاہٹ ہے دیر کا
موقع نہین مجھے جلد جانا چاہیے مین کل ہی روانہ ہونگا اور پھر چمیلی سے کہنے لگا کہ آپ
بخوبی ان سب کامون کو لین جو مراجعت تک آپ کو سنبھالنے پڑینگے گلاب نے سب کامونکا
ایسا سہل انتظام کر دیا کہ وہ بخوبی اُسکے مطلب کو پہونچگئی گلاب کا مطلب یہی تھا کہ کسیطرح
چمیلی کا ان کامونمین دل لگے خاص کر کے روپیہ کی دادستد و نقدی کے معاملات مین
کیونکہ گلاب اُنکو ایسا امر ضروری اور اہم سمجھا تھا کہ چمیلی کے کبھی خواب خیال مین بھی نہ گذرا تھا

گلاب - ہے جان عزیز ہملوگ منعم حقیقی کے صرف محو یلدار ہین اور ہم لوگون کا کچھ فقط
کام نہین ہے کہ دولت کو مصرف بیجا سے بچائین بلکہ ہم لوگون کو جاننا چاہیے اور بہت دل
سیکھنا چاہیے کہ کسطرح اسکو مصرف مین لائین اور کونسے وہ کام ہین جنمین اپنی دولت لگائین
اگرچہ گلاب نے کام کے بوجھون سے جمیلی کو لاد دیا لیکین وہ اس بات سے خوش
کیونکہ گلاب کا اسپر بڑا اعتبار ثابت ہوا غرض دن بھر تو وہ جمیلی کو اپنے گھر کے سب کام او
دل کے منصوبے سمجھاتا رہا لیکن کھانا کھانے کے بعد اسنے شام کو کہا کہ آؤ ان درختون
جھنڈ مین چلکر ہوا کھائین جو امان جان کی چہلقدمی کا مقام تھا سب نے خوشی سے قبول
اور وہ جگہ بھی محل کے پاس بہت ہی دلفزا تھی شام کے وقت ٹھنڈی ٹھنڈی مند
خوشبو سے بھری ہوا کا بہنا جھیل کے پانی کا لہرانا شفق کا پھولنا جنگل اور پہاڑونکا
دور تک کھائی دینا عجب دل کو لبھاتا تھا جیسا اسوقت اُن لوگونکا دل تھا ویسا ہی
سمان بندھ رہا تھا جمیلی کے دل کو ٹھنڈا کرتا تھا گویا وہ بھی اُسکی دادی سے ملتا
غرض وہ شام کا وقت جیسے رات اور دن کے بیچ مین تھا اسیطرح اُسکا دل بھی فضا
جانفزائی اور گلاب کی جدائی کے بیچ مین پڑا تھا سب کے سب خاموش تھے یہان تک
کہ گلاب نے کہا جمیلی تمکو وہ وقت اپنے گھر کا یاد ہے کہ مین اسیطرح تمھارے سا
تمھارے باغ مین ٹہلتا تھا اور ایسا ہی سمان بندھ رہا تھا جمیلی نے بی بی ہونگا کیط
آنکھ پھیر کر کہا کہ مجھے بخوبی یاد ہے اُس روز جو شام کو ہم دونون اپنے باغ کی روشون
ٹہل رہے تھے اور جب مین نے اُن سب چیزون کی حسن خوبیون کا جو اسوقت دل
لبھاتی تھین کچھ بیان کیا تو گلاب مجھے اسطور ملامت کرنے لگے کہ جو چیزین خا
کی عظمت وقدرت ظاہر کرتی ہین انکا ذکر ایک لفظ مہمل یعنی طبیعت کیساتھ کرنا کیا منا
دیکھو ان سب چیزونسے جو اسوقت دل کو لبھاتی ہین کیسی اُس پروردگار برحق کی عظمت
وقدرت ظاہر ہے -

ی بی مونگا۔ بیشک چمیلی یہ بہت عجیب ہی کہ مخلوق کی تو تعریف کرین اور خالق کو
کچھ بھی خیال مین نہ لائین اس باب مین گلاب کی راے مجھسے بہت مطابق ہی کیونکہ
مین نے دیکھا ہی کہ جب اُن سب چیزون کو جنھین وہ طبعی سمجھتے ہین اور بڑی بڑی تعریفین کرکے
غیر اپنا دل لگاتے ہین اگر کوئی انکو مخلوق ٹھہراکر خالق پروردگار کی حمد و ثنا مین بیان
کھولے تو وہ سرد مہری ہی منھ پھیر لیتے ہین لیکن اکثر اوقات ایسا ہوتا ہی کہ ہم لوگ اس خیال
سے کہ خدا ہمارے عزیزون کا حافظ و ناصر ہے اپنے دلون کو تسکین دینا چاہتے ہین دیکھو
جب ہم لوگون کے عزیز آنکھون کے سامنے نہین ہوتے اور دور رہتے ہین تو دل بے اختیار
اس بات پر یقین لانا چاہتا ہی کہ جسنے ایسی خوبصورت اور کام کی چیزین پیدا کی ہین ضرور
وہ ہمارے عزیزون کی بھی حفاظت کریگا اور انھین اپنی پناہ مین رکھیگا لیکن نہایت
رحم و غمگیر ہوتی ہے اُسوقت جب وہ لوگ جو عمر بھر تو مذہب کا نام بھی نہین لیتے لیکن جب
کسی دوست سے جدائی ہوتی ہی تو ان باتون سے اپنے دل کو تسلی و تسکین دینا چاہتے ہین
یہ جو صرف اُن متدین لوگون کے واسطے ہین کہ جو راحت کے وقت بھی اپنے دین کا ایسا ہی
خیال رکھتے ہین جیسا رنج کے وقت خدا پر ہملوگون کا دل چاہتا ہی جیسے قبلہ نما کی سوئی ہمیشہ
جانب مغرب رہتی ہی انسان کا دل بھی اسطرح ہر حالت مین جانب خدا رہنا چاہیے۔
چمیلی۔ پس اگر اس نظر سے مین اپنے دل کو دیکھون تو کیا پھر امید باقی رہیگی میرا دل تو ہرگز
اس امتحان مین کامل نہ اُتریگا اور مین گلاب تمسے پوچھتی ہون کہ کیا دنیا مین کسی کا
بھی دل اسطرح پر ٹھہر سکتا ہے۔
گلاب۔ کیون ٹھہرنے کو کیا ہوا بہتون کا ایسا دل ہی لیکن اےجان عزیز اس کہنے سے یہ
غرض میری نہین کہ کسی آدمی کا کوئی دن گھڑی یا لحظہ بغیر کچھ بھی کام کیے یا سوچے ہوے
گذرتا ہو کہ جو خالق پروردگار کی مرضی کے سراسر برخلاف ہے وہ خالق پروردگار کہ
جسکی پاکی ہملوگون کے خراب خیالون سے برتر اور کہین بڑھ چڑھ کر ہے لیکن یہ یاد رکھو

کہ جو سچے دیندار ہین انکو اس بات سے کہ انسان ضعیف البنیان خالق منان کے جملہ
احکامات کو جیسا کہ وہ پاک و رصاف ہین اسی پاکی اور صفائی کے ساتھ عمل مین نہین لاسکتا
بڑھکر دنیا مین کوئی زیادہ رنج کی بات نہین ہی اے عزیز جمیلی تم بخوبی جانتی ہو کہ اگر ہم لوگ
اس دنیا مین اپنے کسی پیارے اور محبوب کو ناخوش اور ناراض کرین جبتک اس سے
اپنا قصور معاف کراکے پھر صفائی نہ حاصل کرلین کیسا دل کو ایک درد و رنج نیا رہتا
پس جو لوگ کہ صدق دل سے نبے خالق پروردگار کو جانتے ہین انکا بھی یہی حال ہمیشہ
شک نہین کہ وہ ترغیب و تحریص مین پڑکر ایسی باتین بھی کر بیٹھتے ہین کہ جو انکی ناراضی کا موجب
ہون لیکن جب اسطرح کی کوئی بات اُنسے ہو جاتی ہی تو ایسا مغموم اور افسردہ خاطر ہو
ہین کہ پھر اُسکی محبت ان سب باتون پر غالب رہتی ہی۔
جمیلی کچھ دیر تو خاموش غور مین پڑی رہی مگر پھر اُسنے اپنی زبان کے گھوڑے کو تقریر کے
میدان مین یون جولان کیا کہ اے عزیز گلاب اگر مہربان ہو تو اتنا اور بھی بتلادو کہ وہ اپنے
دل کو اتنا قابو مین کیونکر رکھتے ہین جو اس دنیا کی ہوا و ہوس کے درمیان عبادت معبود حقیقی
پر قائم و مستقل رہتے ہین۔
گلاب - ای جان عزیز مین اس بات کو تمھین بخوبی سمجھاؤنگا اور کتابین خبکو پڑھنے کا تم
وعدہ کیا ہی اس باب مین بہت کام آئینگی انمین اسی بات کی دلیلین لکھی ہین کہ آیا کتاب
مین یہ لکھا ہے کہ ہم لوگ اپنے پورے دل و جان سے خدا کی عبادت مین مشغول رہین اور
اپنے سارے حس و حرکات اُس پاک پروردگار کی خدمت مین لائین یا یہ کہ مرد مان جو
گندم نما کی طرح اُس کتاب کو صرف ایک چیز پڑھنے کی سمجھکر ہرگز اُسکے احکامات پر عمل
کرنے کی کوشش نہ کرین جو جو مقامات کہ ان کتابون مین بہت مدلل اور تمھارے کام کے
مین نے اُن سب پر پنسیل کا نشان کردیا ہے۔
جمیلی - آپ کی مہربانیون کا شکر تو مین کسی طرح بھی ادا نہین کرسکتی جو جو محنتین اور تر

کہ آپ مجھکو راہ راست پر چلانے کے لیے کرتے ہین اگر اسپر بھی مین بھٹکتی پھرون
تو پھر کچھ جاے عذر باقی نہین۔

گلاب مسکرا کر بولا۔

ایجان عزیز میری یہ تمناے دلی ہر کہ تمکو خوش کرون اور یہ میرا عقیدہ ہے کہ
جب تک ہم لوگ راہ راست پر نہ چلین خوشی کے گرد نہین بھٹک سکتے۔

گلاب کی اس گفتگو نے چمیلی کے دل پر عجب ایک اثر پیدا کیا آنکھون سے
آنسوؤن کی دھار بے اختیار جاری ہوگئی گلاب کے وہ کلمات نصیحت آمیز و محبت انگیز
اسکے سینہ کا نقش فی الحجر ہوگئے اس عرصہ مین مرغ زرین بال آفتاب شاہانہ مغرب مین غروب
ہو گیا خدمتگار نے مودب گلاب کے پاس آکر اطلاع کی کہ عبادت کا وقت ہو گیا۔
بی بی مونگا۔ اس سے بہتر اور عبادت کی جگہ کیا ہوگی چاند اٹھتا ہے ہوا نہین اسکی رو
سے گھر کو چلینگے۔ کیا میٹھی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔

گلاب۔ کیون چمیلی اگر تمھاری بھی یہی مرضی ہو تو آؤ اسی جگہ عبادت مین مشغول ہون

چمیلی۔ اس سے بہتر اور کونسی بات ہے۔

تھوڑی ہی دیر مین گھر کے نوکر چاکر بھی سب مودب دست بستہ صف بصف آکھڑی
ہوے بی بی مونگا خدا کی حمد و ثنا مین کچھ گیت جسے عزیزون کی جدائی کے مضمون
ٹپکتے تھے بہت میٹھے سُر سے گانے لگین اور وہ سب گیت کہ جنہین بہشت کی تعریف
ہے جہان پھر عزیزون مین جدائی نہوگی اور سب یاگدامن لوگ مہر برادری کے ساتھ یکجا ہونگے
نوکرون کو بھی وہ گیت یاد تھے گانے مین ساتھ دیا اور سُر ملایا چمیلی اپنے دل مین
یہی خیال کرتی تھی کہ آیا مین حالت خواب مین ہون یا بیداری مین پہلے کبھی اسکو
ایسے مجمع مین بیٹھنے کا اتفاق نہ ہوا تھا مگر چونکہ اسوقت سارا سامان موافق تھا اور ایک
سمان سا بندھ گیا تھا دل اسکا مثل پھول کے کھلتا چلا جاتا تھا گلاب نے بھی دو مقامات

اپنی کتاب مین جو انسان کے دل کو پروردگار حقیقی کی طرف رجوع کرتے ہین اور موجب راحت لایزال کا ہوتے ہین بہت موثر آواز اور لہجہ سے پڑھے وہ اُسکی آواز جو ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ مین گونجتی ہوئی بار بر چلی جاتی تھی کیا ہی سہانی معلوم ہوتی تھی بعد ازان گلاب کھڑا ہوکر نہایت عجز و انکسار اور صدق دل و الحاح سے اُن سب کے لیے جو وہان موجود تھے جناب باری کی درگاہ مین دعائین مانگنے لگا کہ یا رحیم و علیم تو اپنے بندون کو برکت دے اور ہدایت بخش انھین گردش روزگار اور ہوا و ہوس نفسانی سے محفوظ رکھ یا بار آلہی تو میری دعا قبول کر اور اُنکو صلح کل عنایت فرما غرض جب حمد و ثنا اور مناجات و دعا سے فراغت پائی تو سب لوگ آہستہ آہستہ گھر کی طرف چلے۔

گھر پہونچتے پہونچتے رات زیادہ گذر گئی اور گلاب کو دوسرے روز تڑکے ہی کوچ کرنا تھا اس باعث سے بی بی مونگا جلد ہی برخاست ہوئین گلاب اُنکے ساتھ ساتھ کمرے کے باہر تک چلا آیا۔

گلاب - چچی جی - ای میری پیاری چچی مین آپ سے صبح کے وقت رخصت نہو سکونگا میرا ارادہ تڑکے ہی سوار ہونے کا ہے۔

بی بی مونگا نے اُسے چھاتی سے لگایا اور چاہا کہ دعا دے مگر جوش محبت کے باعث آواز منھ سے باہر نہ نکل سکی۔

جب گلاب نے اس لحاظ سے کہ تڑکے چمبیلی کو وقت معمولی سے بیشتر جگانے کی تکلیف نہ دینی پڑے اُس سے رخصت مانگی تو اُسکے دل کو بڑا صدمہ پہونچا فی الحقیقت اُسکے رخصت مانگنے مین جسقدر محبت ٹپکتی تھی اُسیقدر عبرت جھلکتی تھی چمبیلی نہ سنبھال سکی بمشکل اپنے کمرے تک پہونچی رونے لگی اور آنسوؤن کے موتی پرونے لگی نہ اُسکو یہ خیال تھا کہ نوکر چاکر اپنے دلمین کیا کہینگے اور نہ کسی کا لحاظ تھا دل بے اختیار تھا ملازمون کے اصرار سے پلنگ پر گئی نیند کہان تھی دل گلاب کی جدائی سے [illegible]۔

چوتھا باب

گلاب دوسرے روز صبح ہی سوار ہو گیا لیکن چمیلی گھبراہٹ اور بیچینی درد فراق سے دمبدم بڑھتی جاتی تھی آخر بی بی مونگا کا استقلال دیکھکر اپنے دل کو ڈھارس دیتی تھی وہ نیکبخت گھر کے سارے کاموں میں حسب معمول مشغول تھی اور تغیر و تبدل کو ذرا بھی چہرے پر نہ آنے دیتی تھیں جب وہ دونوں کھانے کے لیے بیٹھیں تو گلاب کی جگہ دیکھکر بی بی مونگا کے چہرے پر کچھ آثار رنج و ملال کے نمودار ہوا چاہتے تھے مگر پھر کمال استقلال سے اس بات کو رفع کر گئے حسب عادت بشاشی کے ساتھ گفتگو کرنے لگیں چمیلی کو اس بات کے دیکھنے سے ایک گونہ تسلی ہوئی لیکن اپنے چہرے پر اسکی سی بشاشی نہ لا سکی کھانے کے بعد اُسکی دو دونوں بھانجیاں بھی آگئیں چمیلی اُنھیں چھوڑ کر وہاں سے نہ اُٹھ سکی خاموش بیٹھی ہوئی انکی بھولی بھولی باتیں سُنا کی لیکن جب وہ اپنے ماموں گلاب کا ذکر کرنے لگیں اور اُسکے پیار کی باتیں درمیان میں لائیں تو چمیلی سے نہ رہا گیا چمیلی ایک کوچ کے سہارے کھڑی تھی وہ لڑکی کوچ پر چڑھکر چمیلی کی گردن سے لپٹ گئی چمیلی نے چھاتی سے لگایا اور بہت پیار کیا وہ لڑکی بھولی بھندلی کہنے لگی کہ ممانی جی ہمکو ماموں صاحب چلتے وقت یوں کہہ گئے تھے کہ تم اپنی ممانی سے ہمیشہ ہمارا تذکرہ کرتی رہنا کہ جسمیں وہ ہمکو کبھی بھول نجائیں چمیلی نے لڑکی کا مُنھ چوم لیا اس عرصہ میں بی بی مونگا نے بھی گلاب کی شروع جوانی اور اوائل عمر کا تذکرہ چھیڑا اور کہنے لگیں کہ سُنو بی بی چمیلی یہ تم جواب اپنے خاوند کا مزاج دیکھتی ہو مکتب ہی میں اُسنے اپنے سارے اُستادوں سے شاباش پائی تھی اور مور دِ تحسین و آفرین ہوا تھا اُسکے ساتھی اور ہمسبق سب اُسکے ساتھ الفت اور محبت رکھتے تھے اُسکے چلن ایسے درست تھے اور اخلاق اسقدر حمیدہ اور تسیر تعین اوقات کا ایسا پکا کہ اُستادوں نے کبھی اُسے اپنے سارے مکتب کے لیے گویا ایک نمونہ اور ضرب المثل ٹھہرایا تھا اور ہمیشہ سب لڑکوں کو اسی کی نظیر دیا اور طرہ اسپر یہ کہ جملہ مکتب ہم

اُسے اسقدر پیار کرتے تھے کہ آتش رشک سے نہ جلکر اُسکی پیروی و اقتدا مین دل
کوشش کرتے اور اُسکو سب سے برتر اور بڑھکر سمجھتے ای عزیز چمیلی جو محبت اور الفت کہ کسی
اوصاف حمیدہ کے باعث ہوتی ہے وہ اس محبت اور الفت سے جو نہ معلوم کس
ڈھب صرف ظاہری اسباب دیکھکر ہم لوگون کے دلمین پیدا ہوجاتی ہی کہین بڑھ بڑھ
ہی محبت صادق کیسی چیز ہے کہ جو فی الحقیقت لائق محبت کے ہی دنیا مین سب نعمتو
سے بڑھکر انسان کو خوشی اور راحت دیتی ہے غور کرو کہ کسقدر آرام و تسکین
عورت کو حاصل ہوگی جو بدل الیقین جانتی ہی کہ میرا خاوند بھی ہر شے مین اپنی محبت
اسیطرح رکھتا ہی کہ جسطرح مین رکھتی ہون بہ نسبت اسکے کہ جو اپنے خاوند
اس بات سے پوچھنے مین ڈرتی ہے کہ تمنے اپنی عمر گذشتہ مین کیا کیا کام کیے
جسکے خاوند کے ہر کام کی بنیاد وضعداری پر ہو اور جسکا بھروسا اس عورت کو
ایسی بات پر ہو کہ وہ اسکے دل کو لبھا سکتی ہے اور کوئی دوسرا اسکا لبھانے وا
نہین اور پھر بی بی مونگا نے بہت درد کے ساتھ فرمایا کہ ای عزیز چمیلی غور کرو
اُسوقت اُن دونون عورتون کی حالت مین کیسا فرق و تفاوت ہوگا کہ جب
یکایک وہ گھڑی جدائی کی کہ پھر اس دنیا مین منھ دیکھنا نصیب نہوگا آن پہونچے گی
کہان تو اس شخص سے جدا ہونا جسنے خدا کی درگاہ مین اپنی قربت بہم پہونچائی
جسکے باعث ہمارے بہ نسبت درجہ بدرجہ کمال کی طرف قریب تر ہونے پایا
ہمیشہ ہم لوگون سے اُسکا اعزاز واحترام کے ساتھ لحاظ رکھا اور جسکی راہ روز بروز
روشن ہوتی گئی یہانتک کہ مثل روز روشن ہوگئی اور کچھ بھی اُسمین تاریکی
باقی نرہی اگرچہ ایسے شخص سے بھی جسے حصول کمال مین کسی طرح کا شک نہین
ہے جدا ہونے مین بڑا قلق ہوتا ہے لیکن خیال کرنا چاہیے اس قلق کا
کہ جب وہ شخص جدا ہوتا ہے جسے ہم لوگون نے اپنی جان سے زندگی بھر زیادہ

سمجھا اور جو اس دنیا سے کوچ کرتا ہے پر یہ نہیں جانتا ہو کہ کہاں جائیگا اور نہ کچھ زاد راہ مہیا کیا ہی کبھی اپنی تسکین کے لیئے وہ پچھلی باتون پر نظر دوڑاتا ہے لیکن وہان بھی کیا پاتا ہے کبھی اسوقت پر خیال لاتا ہے جو بیجا واہیات کامون مین ضائع کیا کبھی اپنی لیاقت اچھے استعمال مین نہ لانے کا افسوس کھاتا ہے کبھی وہ توہین اور حقارت یاد آتی ہین کہ جو بہ نسبت اس واجب الوجود کے کرنے مین آئین کہ جسکے سامنے اب جانا پڑیگا غرض جسقدر زمانہ گذشتہ پر نگاہ کرتا ہی خوف زیادہ بڑھتا ہی ناچار زمانہ استقبال کی طرف پناہ لاتا ہے اُسے اس سے بھی بدتر پاتا ہی وہان اُسے بالکل اندھیرا ہی اندھیر النظر آتا ہے۔

چنبیلی ۔ نہایت خوف کا مقام ہے۔

بی بی مونگا ۔ بیشک خوف کا مقام ہی لیکن تمھارے واسطے کچھ خوف نہین ہی۔

دوسرے روز چنبیلی اُن کتابون کو دیکھنے لگی جو گلاب اُسکے دیکھنے کے لیے چھوڑ گیا تھا اور جن سب مقامون پر وہ نپسل سے نشان کر گیا تھا بہت شوق سے پڑھتی رہی اُن کتابون کی باتین اسکے لیے گویا ساری نئی تھین اور طبیعت چنبیلی کی متفحص اور جویا تھی اسواسطے انمین بہت دل لگا اور پہلے روز کی طرح اُداس نرہا تاہم چنبیلی کو وہ دن پہاڑ سا معلوم ہوتا تھا اور ڈاک کے ہرکارے کا انتظار تھا کہ شاید گلاب کا کوئی خط لاوے مثل مشہور ہے الانتظار اشد الموت تحمل نہ لاسکی بی بی مونگا کے ساتھ ٹہلتی ٹہلتی آپ ہی ڈاک گھر کی طرف چلی تھوڑی دور گئی ہوگی کہ دیکھا ایک سوار بچھیون کا تھیلا لیے ہوے چلا آتا ہی یہ دوڑ کر آگے کو بڑھی اُسنے اُتر کر گھوڑے کو درخت سے باندھا اور تھیلے مین سے چنبیلی کے نام کا خط نکال کر اسکے حوالہ کیا چنبیلی وہان سے مڑی اور فوراً لفافہ کھولکر خط پڑھنے لگی اسمین گلاب نے لکھا تھا کہ مینے جب سکھ پورہ چھوڑا آج دن بھر برابر چلتا رہا لیکن دل میرا سکھ پورہ مین ہی اسدم کہ رات

زیادہ جا چکی اور ظفر آباد کے ڈاک بنگلے مین اکیلا بیٹھا ہون مگر آنکھونکے سامنے و
کھو تا ہے گویا تم سب لوگ جمع ہو کر کتب دینی کی پاک نصیحتین اور حیات بخش و ع
پڑھ رہی ہو اور مجھ مجبور دور از حضور کی عوض بی بی مونگا خواہ تم سب گھر کے کو
کو سنا رہی ہو غرض آج دن بھر میرا اسی خیال مین کٹا کہ کب پھر گھر پھر ونگا اور ا
پیارون کو دیکھونگا لیکن اب اس عالم تصورات اور خیالات سے نکلکر اسطرف
ڈھلتا ہون کہ جو تمھارا عندیہ ہے تمنے چلتے وقت کہا تھا کہ وہ عقیدے جنکے با
سکھ پورہ مین کئی نئے نئے دستور اور معمول بندھے ہوئے ہین مجھکو بھی سکھلا
دل کھولکر ان راست باتونکی ہدایت کرو جنکے بغیر انسان کسی حالت مین بھی خوشی
نہین کر سکتا اور اُنکا علم اگر دنیا کے سارے رنج و محن کے ساتھ بھی حاصل ہو
جانو بہت سستے پار اُترے یقین ہے کہ وہ کتابین جو مین تمھین پڑھنے کو دے
تمنے پڑھنی شروع کی ہونگی تو اور مدارس کے کام مین تمھارا کیا دل لگتا ہے
حال سے مجھے مطلع کرنا یہ نہ سمجھنا کہ مین تم پر حکم چلاتا ہون لیکن چونکہ مجھکو اس
کا بدل یقین ہے کہ اس دنیا مین بھی ہم لوگ خوش تب ہی رہ سکتے ہین
راہ راست پر چلین اور اپنے فرائض کو ادا کرتے رہین بس کیونکر ممکن ہو سکتا ہے
مین تمھارے ساتھ الفت رکھون اور تمکو حتے المقدور اصلی خوشی کی راہ پر چلانے
کوشش نہ کرون تم کو یہ بات تب باور ہوگی کہ جب تم میرے دلسے واقف ہو
کہ کسقدر تمھارے ساتھ محبت رکھتا ہون ۔

چمیلی گلاب کے تصور مین ایسی محو و مستغرق ہوگئی تھی کہ دوسرے کا اسکو مطلق خبر
رہا بار بار اُلٹ کر اسی خط کو دیکھتی تھی یہان تک کہ بی بی مونگا بولین چمیلی اوس
بہت بڑی ہے اب گھر کو چلو چمیلی نے بی بی مونگا کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہنے لگی اس خط
مضمون کچھ تھوڑا سا مین آپ کو بھی سنانا چاہتی ہون اور اسپر آپ کی رائے لینی کا ارادہ

پھر وہ فقرہ پڑھا جسمین گلاب نے لکھا تھا کہ تم سب گھر کے نوکر چاکرون کو کتاب سُنا رہی ہو۔

بی بی مونگا مُسکرائین اور فرمانے لگین کہ گلاب بھی بڑی حکمتی ہے۔

چنبیلی۔ بیشک مین بھی یہی خیال کرتی ہون لیکن اگر آپ اُنکی مرضی مطابق نوکر چاکرون کو کتاب سُنائین تو اسمین میری بھی عین خوشی ہے۔

بی بی مونگا۔ مین ہرگز نہین سُنا سکتی اور یہ گلاب کا لکھنا کہ اُسکی جگہ اب اے عزیز تم بطور صاحب خانہ گھر کے سارے کام کرو بہت بجا اور درست لیکن اتنا اپنے دلمین سوچ لو کہ اگر تم اس دستور کو جاری کرتی ہو تو پھر اسکو برابر بحال بھی رکھنا چاہیے اگر اُسوقت جو جب سب لوگ یہان جمع ہونگے تم ہنسے جانے کی دہشت سے اُسے چھوڑ دو گی تو پھر نسبت پڑھنے کے فائدون کے وہ چھوڑ دینا موجب ضرر و نقصان ہوگا۔

چنبیلی۔ جس بات کو مین واجب اور درست سمجھتی ہون لوگون کی ہنسی کی دہشت سے کبھی نہ چھوڑونگی۔

بی بی مونگا۔ اے عزیز تو پھر تم اس بات کو غور کر لو کہ گلاب نے جو تمکو لکھا ہے واجب اور درست ہے۔

چنبیلی۔ جب کہ گلاب نے لکھا ہے تو پھر اُسکے واجب اور درست ہونے مین کسی طرح کی جاے شک باقی نہین۔

بی بی مونگا۔ لیکن تمکو اُسکے واجب اور درست ہونے کی اس سے بہتر کوئی دلیل دکھلانی تھی۔

چنبیلی۔ اگر یہی بات ہے تو اس سے بہتر اور کیا دلیل ہوگی کہ ناواقفون کو واقف کرنا بہر صورت واقف اور درست ہے۔

بی بی مونگا۔ بے شک اور خاص کر کے اس بات کا لحاظ رکھنا کہ یہ سب بیچارے

نوکر چاکر جو ہملوگون کے تحت مین رہتے ہین بھلا اور کچھ نہین تو کتب دینی کے چند فقرا
ہی سُن لیا کرین ہم سب کو حکم ہی کہ جہانتک بن پڑے خلق اللہ کا بھلا کرین بس ہر ایک
کو سوچنا چاہیے کہ وہ اپنی استعداد اور مقدرت اور سرمایہ اور اپنے علم و عقل
کے موافق جو پروردگار نے اُسے عطا فرمائی ہین کسقدر اور کسطور پر لوگون کا بھلا
کر سکتا ہی اور پھر اُسکو لازم ہے کہ جبتک جیتا رہے اسیقدر اُس طور پر لوگون
بھلا کرتا رہتا رہے ہر شخص پر جسنے جامہ انسانی پہنا یہ بات فرض ہے اور ہر شخص
نہ کچھ اپنے اختیار مین رکھتا ہی ہے۔

چمیلی نے ایک آہ سرد بھری۔

بی بی مونگا۔ بیشک عزیز چمیلی کچھ نہ کچھ ہر شخص کے اختیار مین ہی دیکھو مین غریب
جسکے نہ کوئی لڑکا نہ لڑکی اور کون زیادہ بڑھکر مجھسے نکما اور بے اختیار آدمی ہوگا
شکر ہے پروردگار کا کہ مین کچھ نرا زمین کا بوجھا بڑھانے کے لیے پیدا نہین ہوئی
اکثر ایسے بھی آدمی ہین جو بعض باتون سے کہ سب کام کی ہین مجھسے بھی زیادہ ناواقف
ہین پس مین اُنکو وہ باتین سکھلاتی ہون اکثر آدمی درد والم مین گرفتار رہتے ہین اُنکو
تسکین اور تسلی کی وہ دوا بتلاتی ہون جس سے مین نے آرام پایا خدا نے اُن دو لڑکیون
میری خبرداری مین چھوڑا ہے اور جب تک کہ وے میرے پاس ہین گویا یہ مجھے
کی آرزو کا باعث ہوگیا ہے لیکن اگر اس رحیم کریم کی کبھی یہی مرضی ہو کہ مین کسی
طرح سے اپنی محبت اُسکی جانب ثابت نہ کرسکون تو اپنے واسطے یہی کافی
ہون کہ میری جان کو اسکا بھروسا ہے اور یہی آخری وقت مین اُسکی خدمت
لیے میری تقویت کریگا۔

بی بی مونگا نے یہ کلمہ آسمان کی طرف آنکھ اُٹھا کر ایسے جوش و صفائی قلب
کہا کہ چمیلی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے۔

جمیلی۔ایک بات اور بھی آپ کے اختیار مین ہے کہ جسکا ذکر آپ نے نہین فرمایا یعنی آپ
مجھکو ہدایت بھلائی کے کرنے کی کرین جسقدر باتین آپ سے سنتی جاتی ہون میرے دل کو
زیادہ ترغیب ہوتا جاتا ہے کہ مین راہ راست سے محض ناواقف ہون یہین تمنا رکھتی
ہون کہ مجھے ہر شے مین آپ کی ہدایت درکار ہوگی۔

بی بی مونگا۔ اے جان عزیز تم انسان خاکی نمیان کی ہدایت پر کبھی بھروسا نکرو اور مین
تمہارے واسطے دل و جان سے حاضر ہون کیا از راہ دوستی کیا از راہ صلاح کیا از راہ دعا
اور کیا از راہ نصیحت مین کبھی کسی مین قصور نکرونگی کیونکہ تم مجھکو بدل عزیز ہو۔

جمیلی۔ خیر! تو یہ امر طے ہوگیا مین آج دعا پڑھونگی اور کل مجھے لیجلکر گانون اور اسکول بھی
دکھلا دیجیے تا کہ مین ان سب باتون کا گلاب کو جواب لکھ سکون لیکن آپ کو ہر امر مین
میری ہدایت کرنی پڑیگی کیونکہ جب مین ہی ناواقف ہونگی تو پھر دوسرون کو کیا سکھا سکونگی
مین یہ بھی نہین جانتی کہ کون سا مقام کتاب کا لوگون کو سنانا مناسب ہے۔

بی بی مونگا۔ اے عزیز گلاب کی کتاب مین بہت کم ایسے مقام ہین جو انکے سُنانے کے
لائق ہون اُس کتاب کے مطالعہ سے تمکو از خود یہ بات معلوم ہوجاویگی کہ کونسی مقام
ان لوگون کے زیادہ مفید مطلب پڑینگے غریبون کی خوش نصیبی ہے کہ جو اس دنیا مین
زیادہ تر مخلوق ہوے ہین کتب دینی مین اکثر انھین لوگون کی طرف خطاب کیا ہے
کہ جو مسکین اور بے علم ہین۔

جمیلی۔ آپ کل صبح ہی مجھے بلا لیجیے گا۔

غرض اب جمیلی کو بدل اس بات کی کوشش ہوئی کہ جسطرح گلاب کی خواہش ہے
اسی طرح پر سب کامون کو انجام دے اور اُسکے دل مین یہ بھی یقین ہوگیا کہ پیاری
باتین جو گلاب چاہتا ہے صرف اسی کی راحت کے لیے ہین اور ماسوا اسکے جمیلی کو
یہ خیال بھی ایک خوشی کا موجب تھا کہ بھلا اس فراق مین اپنے تئین اس لائق تو بنا لی

کہ اپنے عزیز گلاب کی ہر بات مین رفاقت کرینگے ۔

پانچوان باب

دوسرے روز نور کے تڑکے ہی جمیلی خواب راحت سے بیدار ہوئی اور ایسا جلد
منھ ہاتھ دھویا اور کپڑا پہنا کہ اسکی خادمہ صندل کو بھی حیرت پیدا ہوئی اوسکو حکم دیا
کہ جاکر بی بی پناسے کہو کہ وقت معمولی پر گھر کے سب نوکر جاکر حسب دستور کتب خانہ
مین جمع ہون اور آپ اس کتاب کو پڑھنے لگی جو گلاب نے اُسے اول دیکھنے کے لیے
دی تھی اور اپنے دل مین عزم بالجزم کر لیا کہ چاہے جسقدر دل کیون نہ اکتا تے
لیکن بغیر پڑھے اُن کتابون مین سے جو گلاب دے گیا ہے ایک کو بھی نہین چھوڑنا
سوائے اسکے اُس کتاب مین اُسکا دل بھی بہت لگا عقل اور دل کو دونو نکی طرف
اُسمین خطاب تھا مضمون اُسمین یہ تھا کہ اکثر لوگ جو امیر و اعلی ہین اُنھین کی راے
عقائد شرعی مین غلطی اور احکام دینی سے خلاف ورزی کرتی ہے جمیلی نے جسقدر اس کتاب
کو پڑھا مضمون اُسکا سینہ پر گویا نقش فی الحجر ہو گیا ایسا کوئی فقرہ اُسمین نہ تھا جسکی راستی
پر جمیلی کا دل گواہی نہ دے سکے ۔ غرض مطالعہ کتاب مین وہ اسقدر مستغرق ہو گئی تھی کہ
گھنٹا گذر نے معلوم بھی نہ پڑا صندل نے اطلاع کی کہ عبادتخانہ مین سب ملازم جمع ہین جب
جمیلی نے عبادتخانہ مین قدم رکھا تو اسکے دل پر ایک ایسی فروتنی چھائی کہ جو کبھی عمر بھر
نہوئی تھی وہ بخوبی جانتی تھی کہ مین جس مرتبہ کو اختیار کیا چاہتی ہون ہرگز اسکا استحقاق
نہین رکھتی اور قبل اسکے کہ پڑھنا شروع کرے محجوب سی ہو کر کہنے لگی کہ گلاب
کی خواہش کے بموجب مین بھی اس دستور کو جاری رکھتی ہون اور امید ہی کہ اس سے
ہم سبھون کو فائدہ حاصل ہو اور تلقین سطے اور اس بات کی مین بھی کچھ تملوگون سے
گھٹکر محتاج نہین ہون ۔
جمیلی اسپتال غریب خانہ مدرسہ وغیرہ سب جگہون کے دیکھنے کی ایسی مشتاق

تھی کہ کھانا کھانا بھی بھاری پڑ گیا جونہی ہاتھ دھو ڈبی بی مونگا کے ساتھ گانون
مین گئی اور کاشتکارون کے جھونپڑون کی صفائی اور اُنپے اور بی بی مونگا کے جانیکے
باعث انکی خوشیان دیکھکر نہایت خوش ہوئی جب گانون اور وہانکے سب مکانون کو
مثلاً مدرسہ وکتب خانہ وشفاخانہ وغیرہ جو گلاب نے غریب غربا اور لڑکونکی تعلیم وتربیت
اور رفاہ کیلیے بنائے تھے ایک ایک ذات حمیدہ صفات جہتم کے تحت مین تھی اور اُن کو
کہدیا تھا کہ رپورٹ ہر ایک امر کی چمیلی سے کرتے رہین دیکھ چکی تو بی بی مونگا اُسکو لڑکیون
کے مدرسے مین لیگئی چمیلی اس موقع کو دیکھکر بہت ہی خوش ہوئی - وہ گانون
سے کنارے لب جھیل درختون کے جھنڈ مین ایک دلچسپ اور پرفضا مقام پر بنا تھا او
وہان سے ایک راستہ بھی سیدھا محل کو درختون مین ہوکر جاتا تھا -
بی بی مونگا - یہ مدرسہ گلاب نے اس مقام پر اس نظر سے بنوایا تھا کہ سکھ پورہ کے صاحب
خانہ ہمیشہ اسکے خبرگیران رہین اور گویا خاص اپنا مدرسہ سمجھین - اے عزیز اب امید ہے کہ
تم اسکی آرزو کو پورا کروگی اور ان کاشتکارون کی لڑکیون کو گویا اپنی ہی لڑکی سمجھوگی
میرا دل اس کام مین بہت لگتا تھا لیکن مین بڈھی ہوئی اب خوشی سے یہ کام
تمھارے سپرد کرتی ہون -

چمیلی اندر سے بھی اس مدرسہ کا مکان اور لڑکیون کے چہرے کی بشاشی اور
تازگی دیکھکر نہایت خوش ہوئی - لڑکیان چمیلی کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑی ہوئین اور جو جو
سوالات اُسنے پوچھے بہت ادب اور ہوشیاری کے ساتھ سب کے جواب دیے -
چمیلی کا اس مدرسہ مین ایسا دل لگ گیا اگر دن بھر بھی وہان ٹھہرتی تو اُسکو معلوم
ہوتا اُسنے اُن لڑکیون کے خدا کی حمد وثنا گانے اور کتب دینی کے پڑھنے کو بہت
پسند کیا اور اس بات سے اور بھی زیادہ خوش ہوئی کہ وہ لڑکیان اپنا گانا اور پڑھنا
بہت شوق سے اُسکو سناتی تھین اور جب کبھی وہ شاباش یا آفرین کرتی تو اُنکے

چہرے پر کمال خوشنودی کا اثر ظاہر ہوتا - آخر بی بی مونگا نے فرمایا کہ چمبیلی دن بہت چڑھ آیا -

جب وہ دونوں محل کی طرف بڑھیں تو بی بی مونگا بولیں کہ یہاں سکھ پورہ میں کوئی بھی لڑکا بنا پڑھنا لکھنا سیکھے نہیں رہتا اور مہتمم اُنکے تعلیم دینے میں دل سے سرگرم ہیں وہ بہت نیک شخص ہیں اور ہر شخص انکا لحاظ رکھتا ہی جو کام تم رفاہ خلق کے واسطے تجویز کروگی وہ ضرور تمھارے مدد و معاون ہونگے -

اُس روز چمبیلی کو دن بھر اسقدر محنت پڑی کہ تھک گئی تھی مگر تاہم جب شب کو بابنگ گئی تو دل اسکا منبسط تھا دوسرے روز اُسنے ماہی گیروں کا قانون اور انکے علاقہ کے اور دور دور کے سب مکانات ملاحظہ کیے - جہاں کی صفائی و فضا اور وہاں کے لوگوں کی خاطرداری اور تواضع دیکھکر بہت ہی راضی ہوئی اکثر مقامات جو ذرا فاصلہ پر تھے اُنکے دیکھنے کے لیے گاڑی پر سوار ہوکر گئی جب محل کے نزدیک پہونچی تو چمبیلی نے پوچھا کہ اے بی بی مونگا میں کونسی تدبیر کروں کہ جس کے باعث ان سب لوگوں کے کچھ کام آسکوں -

بی بی مونگا - اے چمبیلی اگر تم ان لوگوں کے حال سے واقف ہوجاؤ اور ان لوگوں کو اس بات کا یقین دلاؤ کہ تم دل سے انکی بھلائی و بہبودی کی خواہاں ہو جو لوگ نالائق ہیں اُنسے رخ پھیرے رہو اور جو نیک ہیں انھیں ہر طرح سے مدد دو لڑکوں کی تعلیم اور تربیت میں کوشش کرو اور جو سب باتیں کہ گلاب نے رفاہ خلائق کے لیے تجویز کی ہیں تم اُنھیں انجام کو پہونچاؤ تو دیکھو کس قدر تم ان لوگوں کا بھلا کرسکتی ہو - میں کہاں تک کہوں صدہا بلکہ ہزارہا باتیں ایسی ہیں جس سے تم لوگوں کے کام آسکتی ہو -

چمبیلی نے بی بی مونگا سے صلاح کرکے جب تک کہ گلاب آئے سب کام سے کے

یے اپنے وقت مقرر کیے اور برابر اُنکی پابندی رہی یہان تک ایک ہفتہ اسی طرح گذرا
ر اسنے اپنے تئین روزبروز زیادہ خوش پایا۔ بی بی مونگا کی جانب اسکی محبت دن
ن بڑھتی جاتی تھی وہ چنبیلی کو ہر بات مین کامل نظر پڑتین اور وہ بھی اُسے بہت
ہتی تھین لڑکیون کے ساتھ چنبیلی کو بہت الفت ہو گئی تھی اور اُنکا دل نہ جو میثل
سادی تختی کے تھا نیک اور اچھی باتون کی طرف رجوع کرنے مین عجیب ایک سُرور
اصل ہوتا تھا۔

اس ہفتہ مین گلاب کا ایک اور بھی خط آگیا بی بی مونگا کو اسنے کلکتہ کا سب حال اور
پنا عزم آیندہ لکھا تھا اور لکھا تھا کہ اب مین چندروز مین یہان سے اپنی منزل مقصود
طرف کوچ کرنے والا ہون چنبیلی کے نام جو خط تھا اُسمین اُسکی کچھ باتین اور
چھ اپنے دل کے حالات لکھے تھے اور یہ بھی اسمین درج تھا کہ اَیجان عزیز تم
مجھتی ہو کہ چچی صاحبہ نے میری شروع جوانی کی باتین بیان کرکے تمسے گویا میری جدائی
ر دکو بھلا دیا لیکن مین جانتا ہون کہ تم اس خیال مین بہت بھولی ہوئی ہو درمشتبک
ریف کرینگی لیکن تم اگر دریافت کرو کہ مین اسوقت کسقدر متکبر اور مغرور تھا اور کیسا
ا ہون کے مارے مٹی ہورہا تھا تو پھر میری طرف سے وہ احترام خاص تمھارے دل
ن ہرگز باقی نرہیگا کہ جو تم اپنے محبت نامہ مین جسکے ہر حرف سے الفت کی بوآتی ہی
مجھتی ہو۔ ایک مرتبہ تمنے مجھسے یہ پوچھا تھا کہ ان سب کاروبار دنیاوی کے
رمیان انسان کیونکر اپنے سب کام ہمیشہ شرع کی ہدایت کے بموجب کرسکتا ہی
ر مین نے وعدہ کیا تھا کہ خطون کے وسیلہ سے جہان تک بن پڑیگا مین تم کو یہ بات
مجھاؤنگا حقیقت یہ ہے کہ جسکا دل دنیا کے خواب وخیال سے جاگتا ہے نہ کچھ
شرع صرف باعث اسکے بھروسے اور تسلی کا ہوتی ہی بلکہ اسی سے گویا اسکو
شی اور راحتین ملتی ہین جو کچھ کہ مجھکو اس باب مین تجربہ ہوا ہے اسکا حال مین تمکو

دوسرے خط مین لکھونگا۔

چمیلی نے گلاب کے خط کو حرف بحرف بہت غور سے پڑھا اگرچہ گلاب کی آرزو
اپنی بہ نسبت بہت کم سمجھی لیکن اُن کتابون کو بتوجہ تمام پڑھنے کا جو گلاب نے بتائی
تھین مصمم ارادہ باندھا اور یہ بھی منصوبہ کر لیا کہ چاہے وہ کتابین پر اثر کرے یا نکرے
حقیقت حال ہو صاف صاف گلاب سے بیان کردن۔

گلاب نے اپنی طرف سے جو زیادہ از حد صفائی اور بے تکلفی رکھی تو اسکا نتیجہ بھی اُسکے
من مانتا ملا یعنی چمیلی کو اپنے دل کا کوئی بھید بھی اُس پر ظاہر کرنے مین رُکاوٹ نرہی گلاب
کی یہ خواہش کہ چمیلی کو اپنی غلطیون سے مطلع کرے اور اسکے دلمین اپنی چھوٹی بڑائی کو راہ
نپانے دے موجب چمیلی کی نہایت خوشی اور تعجب کا ہو چمیلی نے بہت بے تکلفی اور صفائی
کے ساتھ اس بات کا جواب لکھا کہ مین تمہاری اس بہروسے کی بڑی قدر کرتی ہون۔

چھٹا باب

غرض پندرہ روز اسی شغل مین جو گلاب کی خواہش سے اُسنے شروع کیا گذر گئے جون
جون اُسکی واقفیت بڑھتی جاتی تھی اور جون جون بی بی ہونگا کے ساتھ گفتگو کرنیکا
اُسکو معلوم ہوتا جاتا تھا کہ گلاب کی سمجھ مین کون کونسی باتین اصلی وپندارون کو ہونی ضرور
ہین اُسکا دل زیادہ تر یقین انکے راست اور درست ہونے پر لکھا جاتا تھا جو بات اُسکے
دل کو مشکل اور مشکوک ہوتی وہ اُسے صاف بی بی ہونگا سے بیان کر دیتی اور گلاب
کہنے بموجب اس عقیدہ کو جسے وہ مانتا تھا کما ینبغی دریافت کرنے مین بدل مستعد اور
سرگرم رہتی تو بی بی ہونگا مین اُسنے مہر مادری اور صفائی قلب اور بے تکلفی محبت
دوست جانی کے پائی اور اُسکی لیاقت و واقفیت اور تجربہ کاری اس نوجوان کے
دل کو جو بیشک مضبوط اور صاف تھا روشن کرنے مین بہت کام آئی چمیلی کو گلاب کی
جدائی بہت شاق گذرتی تھی لیکن اُسکو یہ اسطرح کے ملے تھے کہ اُسکی ڈھارس بندھی لگی

ور کمال شوق سے شب روز انمین مشغول رہتی تھی۔
یک روز کا تذکرہ ہی کہ صبح کے وقت بی بی چاند جمیلی کی ملاقات کو آئین صندل نے
طلاع کی کہ بی بی چاند تشریف لائی ہین جنکے وجود مین خالق پروردگار نے الفت اور محبت
و مجسم کیا ہی نی الحقیقت وہ عورت اسی طرح کی تھی جو اُسے دیکھتا تخم اُسکی الفت اور توقیر کا
پنی مزرعہ دلمین بوتا صورت بھی اُسکی کچھ بُری نہ تھی وہ پیار سے بھری آنکھین اور دل کی
بھانیوالی مسکراہٹ عجب ایک سج دھج دکھاتی تھی لیکن ایک اثر غور و فکر کا اسکے چہرہ پر
مایان تھا بلکہ وہ مسکرانا بھی جو دل کو لُبھاتا تھا صرف باعث اخلاق تھا نہ کچھ دل سے
ور اس بات کو عیان کرتا تھا کہ وہ ایسی ناچیز اور بے حقیقت دنیا کی چیزون سے بڑھ
ڑھکر اپنا خیال رکھتی ہی بلکہ اسکے سارے چہرے سے یہ بات جھلکتی تھی۔
بی بی چاند۔ بی بی مونگا فرماتی تھین کہ ان دنون آپ بہت مشغول رہتی ہین اور ان
شغلون کو بہت پسند کرتی ہین۔
جمیلی۔ بیشک بہت پسند ہین اور امید ہی کہ ہمیشہ اسیطرح پسند رہینگے۔
بی بی۔ ہرگز نہین ایسا کبھی خیال نہ کیجیے اور اس بات پر اپنا دل پہلے سے مضبوط رکھیے
اگر کسیوقت خاطر مبارک اسکو پسند بھی کرے تو آپ گھبراکر چھوڑ نہ دین مین کئی مرتبہ
اسیطرح چھوڑتے چھوڑتے بچ گئی ہون۔
جمیلی۔ چھوڑ دینے کا تعجب نہین کیونکہ صبر و تحمل میرے دل مین بہت کم ہی لیکن مینے
ن کا مونگا کرنا کچھ اس باعث سے شروع نہین کیا کہ مجھے پسند خاطر ہین یا میری انسی
لگی ہوتی ہی بلکہ گلاب نے مجھے بتلایا ہی کہ انکو اپنے اوپر فرض سمجھون اور امید ہی کہ
قدر میری طبیعت انسے برخاستہ کیون نہو تا ہم مین اپنے معمول اور دستور کی پابند
ہونگی اب تک تو انمین میرا دل ایسا لگا ہے کہ کبھی مجکو اسکا وہم بھی نہ تھا بلکہ عمر بھر
گی کسی کام مین ایسا دل نہ لگا تھا اور باعث اسکا یہی ہے کہ ان کامون سے

جو نتیجہ کہ میری نظر ہے وہ بہت اعلیٰ ور عمدہ ہے۔

بی بی چاند اس بات کو سنکر بہت خوش ہوئین اور بولین کہ آپ بہت درست فر[illegible]
ہین تاہم مجھے خوف ہی کہ خلق اللہ کا بھلا کرنے مین بہت سی باتین آپ ایسی پا[illegible]
خواہ مخواہ خاطر کو برگشتہ کرتی ہین مثلاً لڑکون کے باپ مان ہی بعض وقت انکی تعلیم
مین ایسے ہارج ہوتے ہین کہ پھر انسان کا دل بالکل ٹوٹ جاتا ہی۔

جمیلی۔ یہ باتین مجھے بی بی مونگا نے پہلے ہی سے ایسی سمجھا رکھی ہین کہ امین وقت
ہرج واقع ہونیکا ہر گز مین تعجب نہ کرونگی بلکہ مجھکو تعجب یہی ہی کہ ابتک مین اپنی مطل[illegible]
مین کامیاب ہوئی لڑکے لڑکیون کے باب مین جو جو باتین کہ مین نے تجویز کین [illegible]
والدین نے بھی خوشی سے مان لین۔

پھر جمیلی نے اپنے سب کام اور شغل بی بی چاند سے بیان کیے اور ایسی اُس گفتگو
محو ہو گئی کہ وقت کی مطلق خبر نرہی یہانتک کہ بی بی چاند کھڑی ہوئین اور رخصت
مانگی جمیلی بہت گھبرائی دل نہ چاہتا تھا کہ انکو اپنے پاس سے اُٹھنے دے اگرچہ بہت قدر[illegible]
ہو چکی تھی تاہم بہت کچھ کہنا اور بہت سا پوچھنا باقی تھا باصرار اُس روز بی بی چاند
اپنے ہی مکان مین رکھا۔

جمیلی بی بی چاند کی صحبت سے بہت دلشاد تھی اور گویا اس امر کی بڑی جانکار تھی
کہ کونسی بات کام کی ہی اور پھیر پھار کر گفتگو کی باگ اُسی طرف موڑتی تھین اور
بے تکلفی اور اعتماد کے ساتھ جمیلی سے بات کرتی تھین کہ جمیلی کو انپر پورا اعتم[illegible]
ہو گیا۔ بی بی چاند گلاب کا بھی بہت سا تذکرہ کرتی رہین اور کہتی رہین کہ ہم د[illegible]
ہم عقیدہ ہین بلکہ اعزاز و احترام سوا وہ اسکی طرف سے اپنی بڑی جہانمت[illegible]
ظاہر کرتی رہین اور سبب اسکا یون بیان کیا کہ گلاب میرے خاوند سے بڑی د[illegible]
رکھتا تھا بستر مرگ پر اُسنے بھائی سے زیادہ خدمت کی اور اس آخری وقت مین بھی گلاب نے میر[illegible]

کے دل کی صلح اور فتح پانے کے باعث ہوا مجھ غریب بیوہ کے ساتھ بھی ہی دوستی کا
نبھاتا ہی اور وہی میرے لڑکونکا والی وارث ہے اور میں کچھ اُنکی حفاظت کرتا ہے
چمیلی بہت دل دیگر خوشی سے گلاب کی تعریفین سُناکی بعض وقت اس امر کے بیانمین
بی بی چاند کے دل پر ایسا اثر ہوتا تھا کہ زبان گویائی سے رُک جاتی تھی تاہم انھون نے
اپنی اور اپنے خاوند کی احسانمندیان گلاب کی طرف سے جہانتک بن پڑا بیان کین
اور اسکی اُن صفتون سے چمیلی کو آگاہ کیا کہ جو صرف بباعث بلا و مصیبت بی بی چاند
کو بھی کام پڑنے سے معلوم ہوئین گلاب کی یہ فیاضیان اور نرم مزاجیان سُنکر چمیلی کی
آنکھ سے بھی بی بی چاند کے ساتھ بے اختیار آنسو چل پڑے بی بی چاند کے چہرے پر
اس بات کے دیکھنے سے کہ اس گفتگو نے کسقدر چمیلی کے دل پر اثر کیا کہ اُن اشکون
مین ایک اور ہی آب و تاب نمودار ہوئی دوسرے روز کھانے کے بعد ڈاک والے
نے ایک بڑا لفافہ گلاب کا چمیلی کے حوالہ کیا بی بی چاند نے رخصت لی چمیلی اپنے کمرے کا
دروازہ بند کر کے اسے پڑھنے لگی اے جان عزیز جو جو تمھارے خط آتے جاتے ہین
جیسا مینے تمکو سمجھا تھا زیادہ تر اسپر یقین بڑھاتے ہین اور امید ہے کہ جلد
مین تمکو ویسا پاؤنگا کہ جیسا مین چاہتا ہون تم سچ کہتی ہو کہ باوجود اس محبت اور الفت
کے ایک شخص تم مین ایسا ہے کہ مین تمھارا یہ خط جو ابھی پہونچا ہی نہ پایا تھا مجھے
یقین نہ تھا کہ تم میرے مطلب کو سمجھ سکو گی تمھین اس بات نے تعجب ہوتا ہی لیکن
ایجان عزیز سکھ پورہ مین پہونچنے سے ایک ہفتہ پہلے اگر مین تمسے یہ بات کہتا کہ تم
دینداری کی اصلی حقیقت سے ناواقف ہو تو کیا تم مجھے جھوٹا نہ کہتین اور مثل اپنے رفیقون کے
مجھکو ایک متعصب مجذوب تصور کرتین تمھارے اس خط سے کہ جو میرے واسطے گویا ایک جوہر بہا
ہی مجھے ثابت ہوا کہ اب تم اس فروتنی کی بات کو مانتی جاتی ہو کہ جو کام اصلی دینداری مین
بالطبع انسکو نفرت رکھتی ہو اور قبل اسکے کہ ہملوگ دین کی خوبیونکے مقر ہون اس بات کا

اور اس سے یہ بات ثابت ہو کہ ہملوگ بالطبع خدا کی مرضی کے برخلاف کام کرنیکی طرف
مائل ہین اور اُن چیزون کے لیے محبت اور نفرت کرتے ہین اور امید و دہشت رکھتے ہین
جو ان چیزون سے مطلق جدا ہین جنکے ساتھ محبت اور نفرت کرنے کو اور امید و دہشت
رکھنے کو خدا نے حکم دیا ہو۔

جمیلی۔ میری دانست مین آپ ایسا خیال کرتی ہین کہ ہملوگ بالطبع خدا کی نافرمانی کی طرف
میلان رکھتی ہین لیکن مین جانتی ہون کہ اگر مجھے اتنا بھی معلوم ہو جاے کہ اُسکا کیا
حکم اور کیا مرضی ہو تو پھر کبھی نافرمانی نکرون اور بسر و چشم اُسکے احکامات کو بجا لاؤن
ملی بی مونگا۔ اے عزیز جمیلی اس سے زیادہ اور کوئی بات میرے دلپر ثابت نکر سکیگی
کہ تمنے اپنی عمر بھر کبھی اُسکی مرضی کے مطابق چلنے کی کوشش نہ کی یاد رکھو کہ اُسکی مرضی
مین پہلے یہی ہو کہ انسان اپنے مالک خدا کو اپنے سارے دل و جان سے مقدور بھر پیار کرے
لیکن خیر سلام اب رات بہت زیادہ گئی مین رخصت ہوتی ہون خدا کرے یہ بھاری بات
تمھاری راے مین ٹھیک ٹھیک درست جم جاوے۔

دوسرے روز صبح کے وقت جمیلی ایک گوشہ مین بیٹھکر اپنے اوضاع و اطوار کو جانچنے
لگی اور بغور سوچنے لگی کہ کونسی تدبیرین اُنکے درست کرنے کی ہین کیونکہ ان باتون کو اُسنے
اپنی دانست مین گلاب کا ساتھی ہونے کے لیے ضروریات سے سمجھا غرض اُسنے ہر ایک
کام کے لیے جو مفید خلق اللہ تھے ایک ایک وقت مقرر کیا اور اسطرح پر اپنا سارا وقت
تقسیم کر دیا کہ ایک لحظہ بھی بے شغلی کا نرکھا اور اُسی دم سے اُسکے بموجب کام کرنا شروع
کیا دو گھنٹا اسنے اُن کتابون کے پڑھنے کے لیے رکھا تھا جو گلاب نے اُسے دی
تھین اور دلمین مصمم ارادہ کیا تھا کہ چاہے ان مین دل لگے چاہے نہین لیکن پڑھنا
اُنکو ضرور چاہیے بغور پڑھنے لگی اور دل بھی لگا اُکتانے کہ کیا ذکر تھا ہر صفحہ
انتقام پر دوسرے صفحے کے پڑھنے کو دل چاہتا تھا یہانتک کہ کسی ملازم نے آکر خبر دی

کہ بی بی کندن ملاقات کو آئی ہین۔
چمیلی (دل مین) یہ خواہ مخواہ کی تضیع اوقات ہوئی بس آج ساری کام کے وقتون مین غرق آجائے گا۔
لیکن جب بی بی کندن سامنے آئین تو چمیلی کے مزاج سے وہ ناخوشی جاتی رہی بی بی کندن عمر رسیدہ تھین اور دیکھنے مین بہت نیک چہرے پر مروت اور شرافت کے آثار نمودار۔
بی بی کندن بعد ادائے سلام و استفسار خیریت مزاج بولین کہ شاید مین آپ کے شغل مین خلل انداز ہوئی چمیلی نے رُک کر جواب دیا کہ مین صرف کتاب پڑھ رہی تھی۔ بی بی کندن نے کہا اس سے بہتر اور کیا شغل ہے۔
چمیلی مسکرائی اور کہنے لگی بیشک اسوقت مین بڑا دل دیکر اس کتاب کو پڑھ رہی تھی لیکن مجھے بڑا افسوس ہے کہ مین شرائط مہانداری اس خلق سے جیسا کہ اس کتاب مین لکھا ہے آپ کی نہ بجا لاسکی اور یہ بات جب آپ آئین تو آپکو میرے چہرے اور ڈھنگا ہونسے ضرور کھل گئی ہوگی۔
بی بی کندن کے چہرے پر ایک ایسی نرمی اور خوش اخلاقی برستی تھی اور اُسکی چال ڈھال سے ایک ایسی مہر مادرانہ ٹپکی پڑتی تھی کہ چمیلی کے دلکو آناً فاناً مین محو کرلیا اور یہی باعث تھا کہ وہ اس سے ایسی بے تکلفانہ گفتگو اور اپنی خطا کا اقرار کرنے لگی۔
بی بی کندن نے ایک لحظے تک بڑے غور سے اسکے چہرے کی طرف دیکھا اور پھر گلاب کی مان کی تصویر کی طرف جو وہان لٹک رہی تھی نگاہ اُٹھائی چمیلی نے بھی اُس تصویر پر نظر کی اور بولی کہ بی بی کندن آپ تو یقین ہے کہ انسے بخوبی واقف ہین۔
بی بی کندن۔ بیشک انکو خوب جانتی تھی مین یہان بہت برسونسے رہتی ہون اور

اپنی عمر کے خوشی کے دن اسی جگہ کاٹتے ہین۔
چمیلی - مین اس بات کے سننے سے بہت ہی خوش ہوئی کیونکہ بدل آرزو رکھتی ہون
کہ اپنے تئین اپنی ساس کی طرح درست کرون اور بڑی تلاش مین تھی کہ کوئی شخص
ایسا ملے جسنے انھین دیکھا ہو اور انکے سب اوضاع و اطوار کا مجھسے بیان کرے
بی بی کندن کی گویا یہ دل کی بات ہوئی اور ایک گھنٹے مین جب بی بی ہو نگا ہو کھا
پھرین تو مکان کے دروازے پر دیکھا کہ یہ دونون ہاتھ مین ہاتھ دیئے بہلقدمی کر
ہین اور چمیلی اس غور سے بی بی کندن کی باتین سن رہی ہے کہ انکے پہونچنے سے بھی مطلع
نہوئی تھین نہایت خوش ہوئین اور بی بی کندن سے ملین بی بی کندن چمیلی سے
کہنے لگین کہ مین پھر بھی اس جگہ کو دیکھا چاہتی ہون جہان گلاب کی ماں اکثر میرے
میٹھی میٹھی دل کی لبھانے والی باتین کیا کرتی تھین اور میری سست و شرد نیوی حرکت
و سکنات کو اپنی پاکی اور نیکی کی جوشش سے گرم کرتی تھین اگرچہ وہ مجھ سے
بہت چھوٹی تھین لیکن آزمودہ کاری مین مجھسے کہین بڑھکر تھین اگرچہ وہ دنیا کی
زیبایش کا موجب تھین لیکن دنیا انکی نظر مین ہیچ و پوچ تھی وہ اسکی
فنا و نمائی سے خوب ماہر ہو گئی تھین اور ہمیشہ خاطر بر داشتہ رہتی تھین جلد یہانسے اٹھ چلنا
چاہتی تھین تاہم دنیا مین رہنے کے لیے جو سب کام کہ انسان پر واجب و فرض ہین
وہ انکو عین خوشی سے ادا کرتین۔

چمیلی - لیکن کیا وہ اپنے لڑکے کے واسطے بھی اپنے جینے کی آرزو نہین رکھتی تھین
بی بی کندن - لڑکے کو تو انسے جدا کر لیا تھا وہ جانتی تھین کہ گلاب کا باپ اس کے
دلمین کچھ بھی اثر ان باتون کا رہنے دیگا جو بچپن مین انھون نے اسکو سکھائی
تھین فی الحقیقت اسیوقت انکے بڑے امتحان کا تھا پر انھون نے اپنا توکل نچھوڑا باوجود
اس خیال کی بھی وہ اپنی کوشش اور جد و جہد مین مستعد رہین اور اکثر کہا کرتین شاید جب

مین نہونگی تو میرا خاوند اسکے دل سے اُن سب نقشون کو جو مینے بٹھائے ہین محو کرنیکی کوشش نکریگا مین نے اس لڑکیکو خدا کے حوالہ کیا اور مجھے بدل یقین ہے کہ وہ مجیب الدعوات میری دعاؤن کو جو روز تولد سے اسکے حق مین دیتی رہی ہون ضرور سنیگا خدا میرا شاہد حال ہے مجھے یہ خواہش دہی کہ اپنے لڑکے کو سچا دیندار دیکھون اور اگر وہ ادنی سرا دنی بھی میرے خداوند کا خدمتگار بن سکے تو بہ نسبت اسکے کہ وہ بادشاہ روے زمین ہوا اور مذہب کا نرکھتا ہو ہزار درجہ میری خوشی کا زیادہ موجب ہوگا جو باتین لڑکو نمین مان کی فخر و خوشنودی کا باعث ہین اللہ تعالے نے اسکو سب عطا فرمائی ہین اور جب اپنے نزدیک مناسب سمجھیگا وہ عقائد حیات بخش بھی مرحمت فرمائیگا کہ جس سے وہ اپنی ساری قوتون کو اس قادر برحق کی شان عظمت و رفعت و قدرت کے ظاہر کرنے مین کام لائیگا تب بیشک وہ خوش رہیگا۔

بی بی کندن نے یہ بھی کہا کہ گلاب کے حق مین تو جو جو دعائین اُسنے مانگی تھین خدا نے سب پوری کین اب وہ دعائین جو اُسنے اپنے صدق دلسے تمھارے حق مین مانگی ہین خدا پوری کرے۔

جمیلی ۔ میرے حق مین؟

بی بی کندن ۔ ہان تمھارے حق مین اُنکے خاوند نے اور تمھارے باپ نے جو تم دونوکی شادی کا منصوبہ ٹھہرایا تھا اُنکو معلوم تھا اور اسلیے وہ تمھاری حق مین ہمیشہ مہر مادرانہ کے ساتھ دعائین دیا کرتی ہین۔

جمیلی کے دلپر اس بات کے سُننے سے بڑا اثر ہوا اور خاموش آگے کو قدم بڑھایا۔ چہلقدمی کرتی کرتی جب اُس مقام پر پہونچی جہان گلاب نے کوچ سے پہلے روز شام کو فرائض مذہبی ادا کیے تھے اور جمیلی تب سے ہر روز وہان آیا کرتی تھی اُسکو سب سے زیادہ اپنی دلگی کا مقام سمجھتی تھی بی بی کندن کھڑی ہوگئین۔

جمیلی نے پوچھا کیا یہی وہ جگہ ہے جہان ہماری ساس اکثر تشریف رکھا کرتی تھین۔

بی بی کندن - بیشک اس جگہ کو وہ سب سے زیادہ پسند کرتی تھین اور یہان تنہائی
مین بیٹھکر یاد الٰہی مین مشغول ہوتی تھین اتنا کہکر اُداس ہوکر بی بی کندن نے
چوگرد نگاہ کی اور بولی کہ دیکھو کیا دلچسپ اور جانفزا مقام ہے یہ سب خوبیان
اس مقام کی دن بدن بڑھتی جاتی ہین اور جسنے اس جگہ کو ان خوبیون سے
آراستہ کیا -

چمیلی - اب اس سے ہزار درجہ زیادہ خوب اور آراستہ اور دلچسپ اور جانفزا مقام مین ہی
بی بی کندن مسکرا کر بولین پیاری تمھاری اس بات پر مجھکو تمھاری ساس یاد آتی ہین
وہ رُکاوٹ اور اُداسی سے بہت نفرت رکھتی تھین اور جب کبھی مجھکو منقبض اور اُداس
دیکھتین اکثر کہا کہ اے بی بی کندن مین آپ کو اُداس کبھی نہونے دونگی آپ تو خوشی
راحت کی اصل حقیقی سے واقف ہین اور جب کبھی مین اپنے عزیزون کے مرنے کا ذکر
کرتی تو وہ میرے خیالون کو کبھی گور اور مدفن کی طرف نجانے دیتین اور کہتین کہ
بی بی صاحب آپ انھین اُن لوگون کے درمیان تصور کیجیے کہ جو پاکی اور راحت
دونومین درجۂ کمال کو پہونچے ہین -

چمیلی - خوب - کیا وہ بھی یہی بات فرماتی تھین - بی بی کندن مین آپ کچھ نرکھونگی
مجھکو جو آپ تشریف لائی تھین اور مین گرمجوشی سے آپ کے ساتھ پیش نہ آئی
سبب اُسکا یہی تھا کہ تا وقتیکہ گلاب نہ پھرین مین نے اوقات اسطرح پر تقسیم کی ہے
کہ غور اور تامل سے اور ان کتابونکی مدد سے جو گلاب دے گئی ہین انپر دلگو درست
کرون اور مدرسہ وغیرہ اُن سب مکانون کی جو گلاب نے رفاہ خلائق کے
واسطے مقرر کیے ہین اور بالفعل مجھے سپرد کر گئے ہین خبرگیران ہون تقسیم اوقات کے وقت یہ بات
بالکل فراموش ہوگئی تھی کہ انکے سوا دنیا مین مجھے اور بھی کام کرنا پڑیگا بس جون ہی مینے
اس تقسیم کے بموجب کتاب بینی شروع کی تھی کہ دربان نے آپکی تشریف آوری کی خبر پہونچائی

اس خلل اندازی سے مزاج ذرہ درہم ہو گیا لیکن اب جو دیکھتی ہو تو وہ خلل اندازی نہ تھی بلکہ آپ کی تشریف آوری میرے حق مین حکم اکسیر رکھتی ہی اور عین مفید مطلب ہی اب حیران ہون کہ اپنی ذات کو کس ڈھب تقسیم کرون کیونکہ پہلے کی تقسیم تو ناقص ثابت ہو گئی اگر آپ کو تکلیف نہو اور آپ مجھے یہ تبلائین کہ میری ساس نے اپنا وقت کسطرح تقسیم کیا تھا اور کسطور پر انکو اپنے سارے کام کرنے کی وصیت ملتی تھی تو کمال مشکور ہی ہوگی کیونکہ بی بی مونگا جو انکا بیان کرتی ہین اس امر سے تو میرا دل کچھ نہین بڑھتا۔

بی بی کندن۔ البتہ مین خوشی سے یہ بات تمکو تبلاؤنگی اور اس بات سے بہت ممنون اور احسانمند ہوئی کہ تمنے پردہ تکلف بالکل درمیان سے اٹھا دیا اور صاف اس خلل اندازی سے مزاج کی برہمی کا حال بیان کر دیا تمنے جو اپنی اوقات تقسیم کا ارادہ کیا ہے یہ بہت ہی بڑی بات ہے لیکن تم اپنے خاوند کا درجہ و رتبہ دیکھو کہ اس پرگنہ والے اسکو کیسا مانتے ہین پس مہمان نوازی اور جو لوگ کہ ملاقات کو آئین ان کی خاطرداری کے لیے بھی تمکو کچھ وقت رکھنا چاہیے۔

چمبیلی۔ تب تو میرے دل کی درستی ہو چکی۔

بی بی کندن۔ کیون؟ کیا دونون کا ہونا ممکن نہین۔

چمبیلی۔ بیشک! اور مجھے یہ بات خیال سے اتر گئی تھی کہ آپ بھی اس ترکیب کو تبلائینگی جسکے سبب سے میری ساس باوجود اسقدر کم فرصت رہنے کے جو جو کام چاہتی تھین سب کو بی کر سکتی تھین۔

بی بی کندن نے مسکرا کر پوچھا کہ آپ بستر راحت سے کسوقت اٹھتی ہین۔

چمبیلی۔ کبھی کبھی جب کچھ کام پڑ جاتا ہی تو بڑے تڑکے اٹھتی ہون ورنہ چھ بجے میرے اٹھنے کا معمول ہی آدھ گھنٹہ مین ان کتابون کو پڑھتی ہون جو گلاب دے گئے ہین اور نو بجے

بی بی مونگا کے ساتھ نوکرون کو کتاب سُناتی ہون۔

بی بی کندن۔ تمھاری ساس تمسے صرف ایک گھنٹہ جلد اُٹھتی تھین۔

چنبیلی۔ صرف ایک ہی گھنٹہ۔

بی بی کندن۔ ہان! اور یہی ایک یا دو گھنٹے انکے اختیار مین تھے وہ کہا کرتی تھین کہ بی بی کندن جو کچھ خوشی اور راحت مین نے حاصل کی ہو صرف انھین دو گھنٹو ن کی

چنبیلی۔ کس طور سے؟۔

بی بی کندن۔ وہ ان دو گھنٹون مین برابر رو بآسمان کھڑی رہتین اور کتاب کھو خدا کے سامنے اپنے دل کو جانچتین اور اُسکے خیال اور خواہشون کو دیکھتین اور پھر خدا کی مرضی اور احکامات سے جو کتاب مین درج ہین مقابل کرتین انھون نے ایسے یاد کیے تھے اور انکی اطاعت کو اور اپنے دل کی خوشی اور آرام و راحت کو لازم و ملزوم سمجھا تھا کہ وہ اکثر کہا کرتین بی بی کندن! جسطرح جسم کی تندرستی کے لیے کھانا ضرور ہے اُسی طرح روح کی تندرستی کے لیے یہ صبح کے دو گھنٹے ضرور ہین دیکھو چنبیلی اکثر نوجوان آدمی صدق دل سے اپنے مالک کو راضی کرنا چاہتے ہین اُسکے واسطے ایسے ایسے کامو مین اپنی محنت ضائع کرتے ہین کہ جس سے کبھی کچھ پھل نہین اور اپنے دل کو جانچتے نہین اور کتاب کو بھی اچھی طرح نہین دیکھتے حالانکہ یہی دونو کام نجات کی راہ راست کے ہادی ہین وہ لوگ اور اور بہت سی علمی کتابین پڑھتے ہین اور انکے مضامین مین اُلجھتے ہین اور خواہ مخواہ اُن مشکلون کے حل کرنے مین مغز مارتے ہین کہ جنکا حل ہونا کبھی ممکن نہین اور خداوند کے اس فرمانے کو یاد نہین کرتے کہ میرے تو کچھ نہین کر سکتا!! تمھاری ساس کتب دینی کے سوا بہت شاذ و نادر کوئی دیکھتین اور انکے اس حکم پر کہ ہم لوگ خود بھی اچھا خیال اپنے دل مین نہین لا اور اس وعدے پر کہ جو لوگ صدق دل سے چاہتے ہین ان کی طبیعت

بالکل نئی ہو جاوے گی سیدھی طرح اعتقاد رکھکر اپنے خالق برحق سے طبیعت نئی ہو جانیکے بعد
بہت فروتنی کے ساتھ بھروسا کر کے درخواست کرتین اور جبکہ وہ اپنی ان تدبیرون مین
مشغول رہتین یعنی سمجھنے اور اسپر عمل کرنے کے ارادے سے پڑھتین اور اس طاقت کی
حاصل ہونے کی دعا مانگتین اور اپنے دل و جان کو خدا کے سامنے صرف ایک آرزو سے
جا بچتین کہ وہ رات دن اُسی معبود حقیقی کی عبادت اور عبودیت مین ہے تو انکو اُس صلح
و راحت موعودہ کا مزہ ملتا کہ جسکو نہ کوئی دے سکتا ہے اور نہ کوئی لے سکتا ہے اور
جو فہم و فراست سے گذر کر ہے اور اُن کو ان صبح کے تصورات سے کمال اطمینان اور صفائی قلب
حاصل ہوتی اُنھون نے اپنا سہارا اُسکے بازو پر کیا تھا کہ جسکا بازو ساری کائنات کو سنبھالے
ہوے ہے اُنکی ساری محبت اُسی واجب الوجود کی ذات سے تھی وہ ہمیشہ اُس سے اس بات
کی تائید اور توفیق مانگتین کہ جسمین وہ اُسی راہ پر چلین جو اللہ تعالی کو راضی کرتی ہے اور
اگرچہ انکو ہمیشہ ایسے ایسے اتفاقات پڑا کیے کہ جسمین اکثر انسان پھسل جاتے ہین پر منے ایسا
ایسا کوئی آدمی دیکھا جو سوا انکی تعریف کے دوسری طرح کی بات زبان سے نکالے گویا اس
بزرگ کا یہ وعدہ کہ جب تو دہنے اور بائین ہاتھ کو مڑیگا تیرے کان اس بات کو سنینگے کہ راستہ
یہ ہے اور تو اسمین چل تمھاری ساس کے حق مین بالکل پورا ہوا وہ ہر مجلس کی جان تھین اگرچہ
وہ اکثر گفتگو کے وقت کلام کی باگ اُن باتون کی طرف پھیرتی تھین جو عقل اور فہمید کی
ہین اور انسان کے دل کو غیرت دلاتی تھین لیکن انکا چلن لوگون کو ایسا معلوم ہو گیا تھا
اور ہر بنی آدم کی خوشی و راحت اور فائدے کے لیے صدق دل سے اُنکی آرزو کا جوش کر ایسا
سب پر کھل گیا تھا کہ جنھون نے اپنی بدیان اور بے اعتدالیان ترک نہین کی تھین وہ بھی
اپنے صدق دل سے انکے سامنے اس بات کو قبول کرتے تھے کہ راحت اور خوشی صرف
نیکی ہی سے ملتی ہے اے عزیز چمیلی یہ ہر دلعزیز تمھاری ساس جو ایسی ہوئین باعث
اُسکا یہی ہے کہ توفیق الٰہی رفیق ہوئی تھی وہ اس توفیق کی قدر جانتی تھین اور اپنے

دلمین یقین مانتین کہ بنا اس توفیق کے راحت ہرگز حاصل نہین ہوتی۔ جناب باری
توفیق کا مانگنا گویا اپنی راحت چاہنا ہے اور اسی لیے وہ ہر روز صبح کو اُٹھتے ہی اسکی
کو کر لیا کرتین اور سمجھتین کہ دن بھر کے ساری کامونکا بگڑنا سدھرنا گویا خداے بزرگ
کی مرضی پر منحصر کیا ہے اور پھر جو کچھ یاس یا راحت اُنکو دن بھر مین ملتی وہ اُسی
مان لیتین کہ خالق برحق جو مسبب الاسباب ہے میری طبیعت سے بخوبی واقف
وہ اسکے درست کرنے کی تدبیرین مجھسے زیادہ جانتا ہے پس اُسکی طرف سے
ہوتا ہے بہتر ہے۔ بی بی کندن اتنا کہکر خاموش ہوئین اور چمیلی کی طرف دیکھنے لگین
اُسوقت چمیلی کی آنکھ سے آنسو جاری تھے۔

بی بی کندن۔ اے عزیز اسکا کیا باعث۔

چمیلی آنسور و مال سے پونچھکے مسکرائی اور بولی کہ باعث تو مین کچھ بھی نہین
سکتی لیکن کاش مین اس راحت کو دریافت کرسکتی جو دینداری و تقوی
حاصل ہوتی ہے کیونکہ مین ابتک اس دینداری و تقوے کو ایک وگ سا سمجھ رہی
یا کہ پروردگار مطلق کی مخلوقات کی خوبیون کو دیکھکر اُسکی ذات پاک کی صفت
مین حیران سی رہا کرتی ہون۔

بی بی کندن کمال شفقت سے بولین کہ اے عزیز باتمیز اگر تم خداوند کی معرفت کا بھید
تو تمکو بیشک اُسکی معرفت حاصل ہوگی مجھ نحیف سب بے مقدار گنہگار کی بابت یقین جانو کہ جو
ناتوان سے ناتوان ہین اور جناب باری کی رحمت پر بھروسا رکھنا نہین چاہتی اُنکو
بھی اُسکی معرفت کا حاصل ہونا باعث صلح اور راحت کا ہے اگرچہ وہ اُن لوگون
اس گناہ و رنج سے نہ بچاوے کہ جو اُنکی بے اعتقادی کے باعث ہوتے ہین تا
صلح اور راحت ان سب چیزون سے کہ جو دنیا مین حاصل ہوسکتی ہے اسقدر بڑھکر ہے
کہ جب ایک دفعہ ملگئی تو پھر اس بات کے لیے کہ وہ خدا سے ہر کچھ دلیل درکار نہین ہوتی

ہے۔

چمیلی۔ مین آپ کی کمال احسانمند ہوئی جتنی باتین آپ نے فرمائین مین اُن پر بدل یقین رکھتی ہون اور امید ہی کہ کسی روز وہ سمجھ مین بھی آجائینگی لیکن تب تک مین اپنی فرشتہ طینت ساس کی اقتدا مین کوشش کرونگی اور کچھ نہین تو بھلا اتنا تو کرون گی کہ صبح اُٹھتے ہی اول کتب دینی پڑھا کرونگی۔

آٹھوان باب

دوسرے روز چمیلی معمول سے ایک گھنٹہ جلد اُٹھی اور جسطرح پر ہر روز اپنے دن کے جانچنے کا ارادہ باندھا اسیطرح جانچنے لگی پر حیران تھی کہ کس ڈھب سے جانچے اور کدھر سے اسکا جانچنا شروع کرے کتاب سامنے کھولکر زانو کے بل کھڑی او روہ طور یاد آیا کہ جو بی بی کندن نے گلاب کی مان کا اپنے دل جانچنے کا بیان کیا تھا نہایت غیرت کھا کر دلمین کہنے لگی کہ یہ بھی کیا بھاری کام ہے۔ گلاب کی مان جی اکو حاضر و ناظر جانکر اپنے دل کے ایک ایک خیال اور تصور کو جانچتی تھی۔ چمیلی نے بھی اسی طور پر اپنے دل کے جانچنے کی کوشش کی کتاب پڑھتی جاتی تھی اور اسکے سمجھنے کی دعا مانگتی تھی اپنی عمر گذشتہ پر خیال کرتی تھی اور احکامات دینی سے اُنکی مطابقت کرتی تھی اُسپر فوراً یہ بات روشن ہوگئی کہ ان نظرون سے وہ سارے دن عمر گرانمایہ کے جو گذر گئے صرف واہیات اور لہو ولعب اور دنیا کی ہوا وہوس مین برباد ہوئے اُس ذات پاک کا جسکی جگہ دلمین سب سے مقدم ہونی چاہیے کبھی خیال بھی نہ کیا آخر جب اپنے دل کو جانچ چکی تو نہایت عجز و انکسار اور فروتنی کے ساتھ اُٹھی اور کچھ دن تک اگرچہ اسیطرح ہر روز اپنا دل جانچا کرتی پر خوشی اُسکی کچھ نہ بڑھی بلکہ کبھی کبھی اسکا دل بحر غم مین غوطے کھانے لگتا لیکن جون جون وہ کتاب کے مضمون سے واقف ہوتی جاتی تھی اپنے دل اور زندگی کو احکامات دینی سے مقابل کرنے کے وقت یہ بات جو پہلے سوچتی تھی کہ کسقدر ان احکامات

آگاہی ہوتی ہے اسیقدر انکا عمل مین لانا زیادہ تر ناممکن معلوم ہوتا ہی اسواسطے
انسے آگاہ ہی نہونا چاہیے اسکی غلطی بخوبی کھلتی جاتی تھی پہلے وہ اکثر اپنے دلمین کہا کرتی
کہ ان احکامات پر کوئی عمل ہی نکر سکیگا پس جب انپر عمل کرنا ممکن ہے تو ان کے
اجراسے صرف یہی مراد ہے کہ ہملوگ اپنی طرف سے کوشش کرینمین قصور نہ کرین
لیکن پھیر بھی یہ کھٹکا اسکے دل سے نہ رفع ہوا تھا کہ اگر یہ احکامات غیر ممکن التعمیل ہین
تو ایسے احکامات ہملوگون کے لیے صادر کیون کیے مگر جون جون وہ اس کتاب کو صدق دل سے
پڑھتی جاتی تھی مذہب کا عقدہ روز بروز اسکے دلپر کھلتا جاتا تھا۔ گلاب نے جو اسکا
چھوٹا سا خلاصہ لکھدیا تھا وہ اُسے نہایت غور سے پڑھا کرتی اور بی مونگا سے دل کھول کر
اپنے شکوک و شبہات پوچھا کرتی بی بی مونگا بھی حق کی تلاش مین اسکی بڑی مددگار
رہتین اور جمیلی درجہ بدرجہ کتاب کے اُن سب فقرات کے جنھین دیکھکر پہلے وہ سچی
ہونے سے مطلق ناامید ہوگئی تھی اصلی معنی بالیقین صاف صاف سمجھنے لگی۔

ایک روز شام کے وقت بہت سی مفید باتونکے بعد جمیلی بی بی مونگا سے یون کہنے
لگی کہ دیکھو اب مین ان باتون کو کیا خوب سمجھ گئی ہون جنپر اس زمانہ مین جبکہ مین
احکام شرعی کی سختی اور اپنی ناتوانی دیکھکر بالکل ناامید ہوگئی مجھے متوجہ کرنے کے لیے
آپ کی ساری کوششین رائگان جاتی تھین اب صاف دیکھتی ہون کہ یہ پاک احکامات
ٹھیک ہین گویا ہملوگون کو خدا کی طرف لانے کے لیے مدرس اور معلم ہین اور بے تحقیق
بغیر خدا کے ہملوگ انمین سے ایک بات پر بھی ٹھیک عمل نہین کر سکتے آپ نے ایک
مین یہی بات کہی تھی کہ تجربہ سے تو اسبات کو سیکھیگی سواسے شفقت فرما آپکا کہنا
بجا اور درست تھا سر مو اسمین تفاوت نہ نکلا اب مجھے وہ سب باتین ایسی صاف
سوجھتی ہین کہ مین خود اُس سے حیران ہون۔

بی بی مونگا۔ تم سچ کہتی ہو بارے خدا نے تمھارے حق مین میری اور گلاب

دعا قبول فرمائی جس بات کا تمہین حاصل ہونا وہ دلسے چاہتا تھا اسکی تلاش مین جب
اُسے یہ تمہاری کوششین اور جد وجہد معلوم ہونگی کیا ہی خوش ہوگا۔
چمیلی نے ایک آہ سرد بھری اور بولی کہ جب اُنکو یہ بات معلوم ہوگی کہ مجھپر مطلق اثر نہین
کرتین تو پھر حقیقت حال پر مشکل سے اعتماد آئیگا بی مونگا مسکرائین اور جواب دیا کہ
عزیز اگر وہ میری طرح اتنا بھی دیکھنے پائیگا کہ تم اپنی طبیعت اور عادتون سے کیسا
جھگڑ رہی ہو تو خوش ہو جائیگا اور اسکے دل کی مراد تم پوری ہوگی۔
چمیلی نے جیسے کہ بی بی کندن کے ساتھ گفتگو کی صبح کو جانچنے کس وقت اپنی
عادتو نپر غور کرنے کا خیال بھی معمول رکھا تھا اور اس ترکیب سے اُسنے اپنی دل اور مزاج مین
بھتیرے ایسے عیوب پائے جنکا کبھی خواب خیال نتھا دور روز بروز ناسبات کی زیادہ تر
وریپی ہوئی اور اسی باعث وہ ہر روز درستی پر آتی گئی اسکے دل کا آرام و راحت بڑھتا
جاتا تھا اور دن بدن زیادہ تر تسکین حاصل ہوتی جاتی تھی اس انتشار اور دل برداشتگی کے
عوض جو ابتک اُسے اپنے اشغال روزمرہ اور ہر طرح کی خوشی اور دل لگیون سے حاصل
ہوا کرتی تھی اسقدر سرور و انبساط ملا کہ جو اُسکی سمجھ مین بھی نہ آیا تھا اب اُس نے
اپنی زندگی اپنے خالق کیواسطے سمجھی اور اس صلح اور فرحت دل کا مزہ چکھا جو اسی وقت
حاصل ہوسکتی ہی جب انسان کے جمیع خیالات و تصورات پر مذہب کا اثر چھا جاے
فی الواقع یہ خیال کہ جو ہم لوگو نپر گذرتا اور پیش آتا ہے سب اسی پروردگار مطلق
اور رحیم کریم کے حکم سے ہے جسکی حکمت غلطی سے مبرا اور جسکی رحمت سے یہ
بات بہت بعید ہے کہ بلا ضرورت ایک ذرہ بھی ہملوگون کی تکلیف کا روادار ہوا
اور ایسا تسلی دہ اور تسکین بخش ہی کہ پھر اُسکے سامنے رنج کے ٹھہرنے کا کیا ذکر ہی
اگرچہ وہ اور سب خوشیون سے مطلق مشابہت نہین رکھتا لیکن یقین جانو کہ وہ
ان سب سے کہین برتر اور بڑھکر ہے۔

اسی عرصے مین عین انتظار کے درمیان گلاب کا خط بھی اپہونچا چمپلی جبتک کہ اُسکا لفافہ
کھولے بے اختیار اُسکے مُنھ سے یہ الفاظ نکل آئے اے میرے پیارے گلاب ای میرے
ہادی اور رہنما اے میرے جلیل و جلیل - خط مین گلاب نے اپنے مزاج کی خیر و عافیت
کے بعد لکھا تھا کہ جس کام کے لیے مین نے سفر اختیار کیا وہ فضل الہی سے بخوبی
تمام ہوا چاہتا ہے اب مین عنقریب تمہارے پاس پہونچتا ہون لیکن تم اس عرصے
مین بنارس جاکر اپنی بہن مہتاب سے ملاقات کرآو اسمین تبدیل آب ہوا بھی ہو جا
اور تمھارا دل بھی بہلا رہیگا بلکہ مین اُسی جگہ تمسے ملونگا - اگرچہ چمپلی کے دل
سکھ پورہ کی فضا اور تنہائی اور وہ سب مفید اشغال جنمین مصروف رہتی زیادہ
بھاتے تھے اور نقل مکان ہرگز نہین چاہتی تاہم گلاب کی رضا جوئی بہر حال منظو
تھی بی بی مونگا اور لڑکیون سے بہت محبت اور شفقت سے رخصت ہو کر بنار
آن پہونچی وہان اسکی بہن بہت تپاک اور گرمجوشی کے ساتھ پیش ائی - اور اُس
پوچھنے لگی کہ بہن چمپلی مین نے سُنا ہے کہ تمنے گلاب کے مذہبی عقیدون
جنسے پہلے بہت نفرت رکھتی تھین اختیار کرلیا یہ بات فی الحقیقت سچ ہے مجھکو
تمسے بہتیری باتین پوچھنی ہین جبروز سے تم شادی کرکے اپنے شوہر کے یہان
گئین مین تمھارا سارا حال سُننا چاہتی ہون -

چمپلی - اے بہن میری نفرت کا باعث اُسے صرف یہی تھا کہ مین اُنسے واقفیت نہین
رکھتی تھی پہلے تو گلاب کے عقیدون کو صرف اُسکے لحاظ اور خاطر سے مین پسند کر
لگی لیکن اب مجھے یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ ان عقیدون کو انھین کی خاطر پیار
کرنا پڑتا ہی اگر یہ بات نہوتی تو وہ کچھ حقیقت نرکھتے اور جو لوگ اُنکو اختیار کرتے ہین
اُنپر کچھ اثر بھی نہین کرتے مگر یہ تو بتلاؤ کہ تمکو اس بات مین کیا عذر ہی

مہتاب - اے عزیز چمپلی مجھے اسمین ایک ہی بات کا عذر ہے بعضے جو لوگ کہ ا

مہتاب - اے عزیز جمیلی مجھے اسمین ایک ہی بات کا عذر ہے بعضے جو لوگ کہ ان اعتقادون
کو اختیار کرتے ہین وہ پھر کچھ عجب طرح کے بنجاتے ہین لیکن خیر یہ تو بتاؤ کہ گلاب کیا
اپنے مذہبی عقیدون کے اداس نہین اور ہنستے کھیلتے ہین -

جمیلی - یہ تو مین نہین کہہ سکتی کہ وہ نسوڑ اور کھلاڑی ہین لیکن تمنسو ہو انکے مزاج مین تحمل
اور سوچ بچار کا ہونا مذہب کے باعث تصور کیا ہے یہ غلط انکی طبیعت ہی ایسی ہے بلکہ
دینداری نے تو انکے وجود مین ایک اور بھی نئی بات دل کی لبھانیوالی پیدا کر دی ہے
جب سے انکے پاس گئی ہون وہ گھڑیان جنمین وہ تنہائی کے وقت مذہبی کتابونکا
مطالعہ کرتے ہین معلوم ہو گئین جب کبھی مین اُنسے ایسے وقت مین ملگئی ہون کہ وہ
ان کتابونکے مطالعہ سے اُٹھتے ہین اُسوقت جو کچھ تسکین و قرار انکے چہرے پر اور شیرینی اور
جانفزائی انکے کلام مین مین نے دیکھی ہے بس کچھ بیان نہین کر سکتی - اے مہتاب بھلا
کبھی صفات باری اور کمال کے درس سے بھی دل کے درست ہونے مین پھر نقص
رہ سکتا ہے کیا خدا سے لو لگنے پر بھی جان کو اُس صلح و راحت کا حاصل ہونا باقی رہ
جا سکتا ہے جس سے اندر تو جیسی چاہیے خوشی رہا کرتی ہے اور باہر سب کو فیض پہونچتا
ہے اور محبت کے شعلے کو خوب ہی گرمجوشی کے ساتھ بھڑکا دیتی ہے اسکی بزرگی
بیان سے باہر ہے اسکے تصور سے بھی دل خوش ہوتا ہے -

مہتاب - خوب! آپ بھی متشرع بن گئین اور مجھے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مجھپر بھی اپنا
سایہ ڈالینگی ؟ مین آپ کا مطلب کچھ نہ سمجھی خیر اب رات زیادہ گئی اور آپ تھکی ہوئی
ہین آرام فرمائیے - سلام -

نوان باب

دوسرے روز جمیلی معمول بموجب علے الصباح بستر راحت سے اُٹھی اور گلاب
کے حق مین دعا مانگی اور اپنی درستی کی بھی دعا مانگ کے بہت غور اور توجہ سے کتاب

پڑھنے لگی اور خدا سے توفیق چاہی کہ اسی عرصے مین جینی نے آہستہ کواڑ کھٹکھٹائے چمبیلی
نے اٹھکر کواڑ کھولے جینی نے چمبیلی کو چھاتی سے لگایا اور بولی کہ پیاری مین کل ہی شب
کو تمھارے پاس آتی تھی لیکن مہتاب نے آنے نہین دیا اور کہنے لگی ایک روز تو
چمبیلی کو اکیلی مین اپنے حصہ مین رکھونگی اسی لیے تمنے اور بی بی جواہر نے یہ صلاح
کی کہ آج صبح ہی چلی چلین جواہر بھی چمبیلی سے لپٹ گئی جواہر نے کہا چمبیلی تمھاری ملاقات
تو آج گویا نعمت غیر مترقبہ ہے اسی عرصہ مین جب جواہر کی نگاہ کتاب پر پڑی جو وہان
رکھی ہوئی تھی تو کہنے لگی کہ چمبیلی ہمارے آنے سے شاید تمھارا ہرج ہوا۔
چمبیلی۔ ہرگز نہین آپ خاطر جمع رکھین مین ہرج ہونے دونگی ابھی اس مقام کو جسے
پڑھ رہی تھی تمھارے ساتھ پڑھتی ہون۔
یہ کہکر چمبیلی نے دونون کو نزدیک کھینچ لیا اور بڑے موثر انداز سے کتاب کے چند
فقرے پڑھے۔
جواہر۔ مین آپ کی کمال احسانمند ہوئی کیا ہی خوب یہ مقام ہی جو ابھی آپ نے پڑھا۔
چمبیلی۔ بے شک خوب مقام ہی۔ جینی تمکو کیسا معلوم ہوا۔
جینی۔ مینے اسکے معنی ہی نہین سمجھے۔
چمبیلی۔ تمنے اسکے معنی اسی باعث نہین سمجھے کہ وہ دلسی سمجھے جاتے ہین اور تمنے
دینداری اور دینی باتون کے لیے اپنے دل کو کواڑ بالکل بند کر لیے بھلا یہ تو
بتلاو کہ تم اتبک یہی قصہ کہانی کی کتاب کو کتب دینی پر ترجیح دیتی ہو ایکدن تو
تمنے ایسا ہی کہا تھا۔
جینی۔ اگر مین قصہ کہانیون کو کتب دینی پر ترجیح دیتی ہون تو اب اسکے چھپانے
سے کیا حاصل طبیعت تو اپنی نہین بدل سکتی۔
چمبیلی۔ نہین نہین چھپانے کی کونسی بات ہے مگر بڑا تعجب ہی کہ تم دنیا کی ساری

بھلی چیزون سے خوش ہوتی ہو اور آدمی کی بنائی ہوئی بھلی چیزونکو پسند کرتی ہو شعر شاعری کا بہت شوق رکھتی ہو لیکن کتب دینی کی خوبی اور اسکے مضمونکی متانت تمھین نہین سوجھتی اور ان سب کی محبت کو تو جو تمھین پیار کرتے ہین بدل مانتی ہو اور اسکی محبت کا جو کہ سب سے بڑھکر ہے تم شکر ادا نہین کرتی اور اسکی طرف سے مطلق بے مہری اختیار کر رکھی ہے۔

چنی کے چہرے پر سرخی آگئی اور خاموش ہو رہی۔

چمیلی نے چنی کا گال چوما اور بولی کہ آپ مجھے معاف کرین مینے ہرگز نجانا تھا کہ آپ کو میرا کہنا گران گذریگا۔ اسمین شک نہین کہ مین آپ نے یہ بات بالکل صاف کہدی لیکن یہ جو آپ اپنی خوشی اور راحت کی تدبیر سے غافل بیٹھی ہوئی ہین اگر میرے دل کو اسکا افسوس نہو تو پھر میری تمھاری محبت کیا ٹھہری اتنا کہکر بولی مہتاب کی سی آواز آتی ہے خوب ہوا انکو بھی آجانے دو۔

اسی عرصے مین مہتاب بھی وہان آگئین اور کہنے لگین لڑکیون تم بڑون کا کہنا نہین مانتین تمنے آخر چمیلی کو ستایا۔ راستے کی تھکان بھی نہ رفع ہونے دی ذرا تو اُسے آرام کرنے دیتین۔

جواہر۔ ہم جب آئے تب وہ اٹھ چکی تھین کتاب پڑھتی تھین۔

بالاآخر کھانے کے لیے جب بیٹھین سب کی سب۔

چمیلی کے استنے دنون بعد ملاقات ہونے کے باعث نہایت خوشدل تھین۔

مہتاب۔ جواہر دو روز ہوے تم جو ایک محتاج کے گھر گئی تھین اسکا پھر کیا حال ہوا تمکو اسکا مکان مل گیا تھا۔

جواہر۔ ہان ہمنے اسکا مکان ڈھونڈھ لیا لیکن ایسا خراب مکان تو مینے عمر بھر نہین دیکھا تھا اگر ابا جان کو خبر ہوتی کہ شیو جی مجھکو ایسے مکان مین لیجائینگے تو ہرگز

نجانے دیتین لیکن خوب ہوا کہ مین گئی ورنہ صرف سنکر کبھی مجھکو یقین نہ آتا کہ وہ اسقدر
محتاج ہو اور اسکے بال بچون پر ایسی تباہی پڑی ہوئی ہے لیکن شبو جی کہتی ہین کہ اس سے
بھی زیادہ لوگ دنیا مین محتاج اور تباہ ہین-

چمیلی- کیا ہملوگون سے اُس محتاج کو کچھ مدد نہین پہونچ سکتی-

جواہر- کیون اگر دینا چاہین تو کیون نہین پہونچ سکتی لیکن مین اُسکا ٹھکانا نہین بتا سکتی
کیونکہ شبو جی مجھکو اپنی گلیون کے اندر سے لے گئی تھین کہ مین حیران ہون کسطرح انھون
نے یاد رکھین جب اسکے مکان پر پہونچے تو ایک ٹوٹی ہوئی کاٹھ کی سیڑھی پر چڑھکر اندھیرے
مین ٹٹولتے ٹٹولتے دروازہ کے پاس گئے مین نے تو اس زینے پر چڑھنے سے بہت
خوف کھایا لیکن شبو جی نے کہا کہ خوف نہ کھاؤ بلا تامل چڑھ آؤ اور ان کو دیکھو
جو بیچارے رات دن اسی ٹوٹے ہوئے زینے پر چڑھتے اُترتے ہین دروازے پر
پہونچے تو اندر سے کسی کے پڑھنے کی آواز آئی شبو جی نے کہا کہ اسی وقت مین یاد
ہونا چاہیے غرض ہم دونون چند لحظے اُسی مقام پر ٹھہرے کان لگا کر سنتے رہے
اس شخص کے دعا مانگنے کی نرمی اور خوبی سے مین تعجب کھا رہی تھی کہ آخر وہ خاموش
ہوا اور شبو جی آہستہ سے دروازہ کھولکر اندر گئین کیا دیکھتی ہین کہ ایک چھوٹی
دوچھتی ہے کونے مین ایک کھاٹ بچھی ہوئی ہے اُسپر گدڑی کے سہارے سے ایک
کم عمر عورت بیٹھی ہوئی ہے دبلی اور چہرہ اسکا زرد مگر صاف بیمار نزدیک ایک بڈھی
کہ جسکا قد بڑھاپے سے جھک کر خم ہوگیا تھا اور ڈھنگ کی ماری پڑی کانپ رہی
تھی اور بھی کئی آدمی اس کوٹھری کے اندر بیٹھے ہوئے تھے لیکن اندھیرے
باعث جاتے ہی پہلے تو کچھ دکھلائی نہ دیے جب ذرا ذرا سوجھنے لگا تو ایک
کونے مین چٹائی کے اوپر ایک چھوٹا سا لڑکا پڑا ہوا نظر آیا لیکن ایسا دبلا
سوکھا کہ مین نہین جانتی کس طور وہ جیتا تھا اس لڑکے کے پاس ایک

عورت آنکھ مین پٹی باندھے سر جھکائے بیٹھی ہوئی تھی وہ آدمی جسکو دعا مانگنے کی دا زہم
دونون نے باہر سے سُنی تھی ہمارے اندر آتے ہی باہر چلا گیا شبو جی نے اس عورت
سے جو کھاٹ پر پڑی ہوئی تھی نہایت نرمی اور ملائمت سے کہا کہ بی بی مینے تمھارے
کُنبے کی محتاجی اور تباہی کا سارا حال سُن لیا ہے اور اسی واسطے یہان آئی ہون کہ
دیکھون اگر بن پڑے تو تمھاری کچھ مدد کرون اس عورت کے چہرے پر ایک آب سی
آگئی بولی بی بی صاحب آپ نے ہملوگون کے حال پر کمال مہربانی فرمائی بے شک
ہملوگون کو محتاجی اور تباہی نے گھیر لیا ہے مگر فضل ایزدی شامل حال ہے اُس
رحیم کریم نے جسقدر اس محتاجی اور تباہی کا بوجھ اپنے نزدیک مناسب سمجھکر ہمارے
ہمارے سر پر رکھا اُسکے اُٹھانے کے لیے استقلال کا زور بھی کافی عطا فرمایا اُسکے
وعدے کبھی جھوٹے نہین ہوتے ہمکو کام پڑ چکا ہے اور یہ رنج و مصیبت جسمین ہملوگ گرفتار
ہین ہماری بہتری کا موجب ہے شبو جی اس طور کا توکل اور شکر و سپاس ایسی تباہی
اور مصیبت مین دیکھکر نہایت خوش ہوئین پھر اُس عورت نے تبلایا کہ وہ بڈھی میری
مان ہو گئی سال تک مین اور میری بہن دونون کسی نہ کسی ڈھب سے اسکی پرورش
کر سکے اسی اثنا مین اُسکی مان بول اُٹھی کہ بی صاحب اس نکبخت لڑکی نے کچھ دور
پر ایک گانون مین بہت اچھی نوکری حاصل کر لی لیکن صرف میری خبر گیری کے
لیے اسے چھوڑ کر یہان چلی آئی اس حالت بیماری مین اب اسکو دیکھکر میرا کلیجا ٹھنڈا ہوتا
ہے لیکن امید ہے کہ وہ رنج کو اپنے دلمین ہرگز راہ نہ دیگی اور ہمیشہ اس کلام کو یاد رکھے
کہ جسکو خدا پیار کرتا ہے اُسکو تنبیہ کرتا ہے پھر اُسکی لڑکی کہنے لگی کہ قریب آٹھ مہینے کے
گذرتے ہین میری مان کو ایسی تپ آگئی کہ دن بھر تو اسی کی خدمتمین گذر جاتا رات کو
پیٹ بھرنے کے لیے محنت کرتی لیکن اس قلیل آمدنی سے بیچاری بڑھیا کی احتیاجین کب
رفع ہو سکتی ہین ناچار ہم لوگون نے اپنے پہننے اوڑھنے کا اسباب ایک ایک کر کے

بیچنا شروع کیا یہانتک کہ اس نوبت کو پہونچ گئے مین نے سوچا کہ جب مان کو آرام
ہوجائیگا تو محنت مزدوری کرکے پھر کچھ اسباب بہم پہونچا لونگی اور انکی پرورش بھی کرتی ہونگی
لیکن قبل اسکے کہ مان کو شفاء کلی حاصل ہو مین خود ہی تپ مین گرفتار ہو گئی اور اس
حالت کو پہونچی تپ کے درمیان کھانسی بھی ہو گئی ہو سو اس کھانسی سے تو حکیم صاحب
جناب بھی تھک گئے اور کہہ گئے کہ دم کے ساتھ ہو وہ عورت جو لڑکے کے پاس بیٹھی ہے میری
بہن ہے اسکا خاوند سفر کو گیا تھا لیکن خبر نہین کہ مر گیا یا جیتا ہے کیونکہ آج د
برس سے اسکا کوئی خط نہین آیا جب مین بیمار ہو گئی تو ہم دونون کی خدمت کے
وہ اپنا لڑکا لیکر یہان آئی مگر ہم لوگون کے پیٹ بھرنے کے لیے دن کے سوا رات کو بھی
اتنا کام کرتی تھی کہ آخر قریب ہو کہ اندھی ہوجائے غرض جب وہ بھی آنکھ نہ رہنے کے باعث
ہم لوگون کی پرورش سے معذور ہوئی تو پروردگار کارساز نے بی بی صاحب آپ کو یہان بھیجا
اس دم ہمارے گھر مین ایک کوڑی بھی نہین ہو اور نہ ایک ٹکڑا روٹی کا۔ کوئی دم مین
میری بہن کی دونون لڑکیان مدرسہ سے آتی ہونگی بیچاریان بھوکھ سے بلبلا رہی ہونگی
اس غم و اندوہ مین خدا نے یہ بڑا رحم کیا کہ وہ ایک خیراتی مدرسے مین بھرتی ہو گئی ہین
وہان تعلیم و تربیت پاتی ہین اور ترس خند ا سیکھتی ہین وہ یہ کہہ ہی رہی تھی کہ د
دونون لڑکیان بھی آگئین کپڑے اگرچہ انکے موٹے تھے مگر قرینے سے پہنائے ہو
آنکھون سے ضعف اور سستی نمودار تھی شبو جی نے اس مہربانی اور شیرینی سے
انکے ساتھ گفتگو کی کہ وہ لڑکیان مطلق نہ جھجکین اور جو بات پوچھی سبکا بیخوف جواب
دیا چھوٹی لڑکی آہستہ آہستہ اپنی مان کے پاس گئی اور کان مین کچھ بات کہی لڑ ن
سر ہلایا وہ لڑکی کچھ دیر تو خاموش اسی جگہ کھڑی رہی لیکن آخر آنسو اسکی آنکھون سے جاری
ہوے اور اسکے رخسارون پر ڈھل کر مان کے کندھے پر گرنے لگے۔
مان نے پیار سے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور چھاتی سے لگا کر آہستہ آہستہ کان مین تسلی

باتین کہنے لگی مینے نزدیک جاکر حال پوچھا لیکن اسکی مان نے بات ٹالدی اور لڑکی
سے کہا بیٹی وہ حمد کا گیت تو سناو جو صابر نے بچے گایا تھا لڑکی نے فی الفور اپنی مان کا
حکم مانکر گانا شروع کیا اور آنکھ آسمان کی طرف اُٹھائی لیکن چھاتی اُسکی بھری ہوئی تھی
اور منھ سے بمشکل نکلتی تھی مین اس لڑکی کا ہاتھ پکڑکر علحدہ ایک کونے مین لیگئی اور پوچھا
کہ بیٹی پہلے تم اپنا حال مجھے کہ سُناؤ کہ کیا ماجرا ہے اُس بیچاری معصوم نے غم کی بھری
ہوئی آواز سے جواب دیا کہ بی بی صاحب مجھے بھوک بہت شدت سے لگی ہی اور گھر
مین کھانے کو کچھ بھی نہین پھر آنسو اُسکی آنکھ سے دونے بہنے لگے۔

یہ حال پُر درد سنکر جمیلی کی آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے پکار اُٹھی کہ جواہر
بس خدا کے واسطے اب اور زیادہ حال انکا بیان نہ کرو جون کا یہ درد و رنج سنکر کلیجا
پھٹتا ہی اس سے بڑھکر اور کیا تباہی اور مصیبت ہوگی۔

جمیلی۔ ای عزیز جواہر آپ ان باتونسے گویا ہم لوگون کو سکھاتی ہین کہ ذرہ ذرہ سے
دکھ درد مین جو ہم لوگ آہ و زاری کرنے لگتے ہین تو وہ محض ناشکری اور گنہگاری ہی ذرا
ان بیچارونکی مصیبت پر خیال کرو ادھر تو اُسکا خاوند سفر کو گیا ہے کہ جسکے دو برس
سے مرنے جینے کی خبر نہین ملی اُدھر اُسکا لڑکا مرنے کو پڑا ہے اور لڑکی بھوک سے
بلبلاتی ہے فی الحقیقت ہم لوگون کو اپنی آنکھین کھولنا چاہئین اور جاننا چاہیے کہ
دنیا مین لوگونپر ایسی مصیبت بھی پڑتی ہی لیکن جواہر انکا حال جو کچھ باقی رہا ہو وہ بھی
کہہ سُناؤ۔

جواہر۔ تم یقین کرکے مانو کہ اگرچہ ان لوگون کی تباہی اور مصیبت دیکھکر میرے دل کو
کمال درد ہوا تھا لیکن وہ بہشتیون کا سا چہرہ اس بیمار بہن کا اور وہ توکل اور دوسری
بہن کا وہ شکر و سپاس جو انھون نے ہم لوگون کا ادا کیا اور وہ محنت اور
خبرداری کہ جسکے ساتھ وہ اپنی لڑکیون کو تعلیم و تربیت کرتی تھین دیکھکر میرے دل کو

ایک عجیب خوشی سی پیدا ہوئی اسی عرصے مین شبوجی نے ان لڑکیونکے واسطے کچھ
کھانا منگوالیا جبتک کہ کھانا آئے ہملوگون نے ایکڈرسرے محتاج کو جو اسی مکان مین
رہتا تھا جاکر دیکھا جب کھانا آگیا تو اس لڑکی نے پھر کئی گیت حمد باری کی بہت خوشی سے
سے گاکر سنائی اور چند ورق اپنی کتاب کے پڑھے شبوجی کو شبہہ تھا کہ آیا جو گاتی اور پڑھتی ہے
اُسکے معنی اور مطلب بھی سمجھتی ہے یا نہین لیکن جو سوالات پوچھے تو اُس لڑکی نے ایسے
صحیح جواب دیے کہ ہم لوگ کمال تعجب مین آئے وہ جو اُن لوگونکی مصیبت دیکھکر
دل گھبرایا تھا ان جوابون کو سنکر ذرا تسکین حاصل ہوئی اور مجھے بخوبی ثابت ہوگیا
کہ انسان چاہے جیسی آفت مین کیون نہ پڑے مذہب وہی تسلی اور تسکین بخشی کی طاقت
رکھتا ہے جب ہم دونون وہان سے اپنے گھر کی طرف مڑے وہ لوگ ہر طرح پر خوش
اور رزاق مطلق کے شکرگزار نظر پڑے اور اُنکو اس بات کا یقین تھا کہ جو کچھ مصیبتین
اس دنیا مین اُنکو جھیلنی پڑتی ہین صرف اُنکی عاقبت سدھرنے کیلیے اُنپر نازل ہوتین ہین
چمپلی - یہ شبوجی کون ہین -

جواہر - وہ زور آور زمیندار کی بہو ہین - چند سال گذرے انکا شوہر سفر مین انتقال کرگیا
شبوجی نے دنیا کی خوب سیر کی ہے اور ایک زمانہ دیکھا ہے واقفکار بھی وہ خوب ہین
اور اخلاق نہایت پسندیدہ رکھتی ہین ہر شخص انکی ملاقات کی آرزو رکھتا ہے اور ایسا
کوئی نہین جو انسے ناخوش ہو دو انکی چھوٹی بہنین ہین مان کی طرح ان دونونکی پرورش
کرتی ہین فیاض اسطرح کی ہین کہ اپنا سارا وقت اور اپنی ساری دولت دوسرون
کے کام مین لاتی ہین اگرچہ وہ اُن ہنرون کی جو عورتونکی زیبایش کا موجب
ہین کچھ قدر نہ کرتی تھین تاہم کمال انھین سب مین حاصل ہے اور یہی باعث ہے
جو امان جان مجھے انکے یہان جانے آنے کی ممانعت نہین کرتین ورنہ اُنکے
دستورات مذہبی سے امان جان بہت خائف اور ترسان ہین کہ مبادا مین بھی کبھی

انکو بے اختیار کرہون -
چمبیلی - مین یقین جانتی ہون کہ شبوجی کے ساتھ میرا مزاج موافق پڑیگا -
جواہر - بہت بہتر - شبوجی بھی آپ کی ملاقات کی کمال مشتاق اور ماں جان بھی ابھی آپ سے اس بات کی استدعا کرنے کے لیے کہ آج شام کو جو کنبے کے لوگون کی ضیافت ہوگی آمین آپ شبوجی سے ملاقات کرین آتی ہی ہونگی -
چمبیلی - مین اس بات سے کمال خوش ہونگی اور تم مجھکو ان اپنے محتاجون کے دیکھنے کے لیے بھی لے چلنا -
شام کے وقت چمبیلی مہتاب اور جینی کے ساتھ جواہر کی دعوت مین گئی لیکن وہان آدمی جسقدر کہ تصور کیے تھے اس سے زیادہ پاکر چمبیلی کی طبیعت اس بات سے دق ہوگئی اور شبوجی بھی تنگ ہوگئین مہتاب نے شبوجی سے پوچھا کہ آپ ضیافتون مین زیادہ آدمیونکا ہونا پسند کیون نہین کرتین -
شبوجی - اے جناب اگر مین اسکے باعث بیان کرنے لگون تو شاید رات بھر مین بھی ختم نہو سکینگے لیکن مین آپ سے پوچھتی ہون کہ ضیافت مین زیادہ آدمیون کے بلانے سے فائدہ کیا نکلتا ہی اور اس سے خوشی کونسی ملتی ہی -
مہتاب مسکرائین اور بولین کہ ایسا سوال پوچھکر جسکا جواب دینا مجھے مشکل پڑے آپ میرے سوال کا جواب دینے سے بچا چاہتی ہو یہ کبھی نہین ہوگا -
شبوجی - خیر جہان تک بن پڑتا ہے مین آپ کے سوال کا جواب دیتی ہون سنیے اسقدر آدمیون کی ضیافت مین ایسی کوئی بھی بات دیکھنے یا سننے مین نہین آتی جس سے انسان کا دل سدھرے یا کچھ فائدہ ہو جدہر دیکھو خود آرائی خود نمائی اور ناز و ادا اور نخرے تھے کے سوا اور کچھ دکھلائی نہین دیتا ہان کچھ تھوڑی بہت گپ شپ البتہ سننے مین آتی ہی سو محض ہنسی کے لائق ہی دیکھو وہ چار عورتین

بیٹھی جو سر کھپا رہی ہین بھلا کہو انکے حال پر افسوس آئے یا نہین خواہمخواہ بیٹھی ہوئی
وقت گرانمایہ کو مفت برباد کر رہی ہین ماسوا اسکے اسمین کچھ دلگی بھی نہین ہے کیونکہ اس
بھیڑ مین ہر شخص کو مین اُکتایا ہوا پاتی رہون۔

دسوان باب

دوسرے روز صبح ہی چمبیلی روز گذشتہ کے واقعات اور جو کچھ حال گذرا تھا جانچنے
لگی اُسکو معلوم تھا کہ جو لوگ اُسکا سا درجہ رکھتے ہین اسی طور پر اپنا وقت کاٹتے ہین
کہ جیسا اُسکو وہ ایک روز گذرا۔

کھانے کے بعد جب شبو جی چمبیلی سے ملین تو مسکرا کر پوچھنے لگین کہ فرمائیے کل کی
اس صحبت سے کچھ آپکا نقصان تو نہین ہوا۔

چمبیلی۔ نہین ایک دن مین تو کیا نقصان ہونا تھا لیکن خدا پھر کبھی مجھے ایسی بھیڑ بھاڑ
مین نہ ڈالے۔

مہتاب۔ مین نہین جانتی کہ تم ان ضیافتو مین کس چیز کا نقصان سمجھتی ہو۔

چمبیلی۔ مین اپنے حق مین تو جتنی باتین نیک ہین سب مین اُسی پر منحصر سمجھتی ہون۔

مہتاب۔ لیکن باعث اسکا کیا ہے۔

چمبیلی۔ باعث اسکا یہی ہے کہ جیسی حالت دینداری مین ہملوگون کو اپنا دل رکھنے کے
لیے کتاب مین لکھا ہے اور جو حالت اگر کچھ بھی حاصل ہو جائے اسقدر راحت بخش
ہے کہ دنیا کی ساری نعمتون سے مین اسکی زیادہ قدر کرتی ہون وہ باتین اس حالت
سے مجھے برعکس اور خلاف معلوم ہوتی ہین۔

مہتاب۔ لیکن میری دانست مین کتاب ہملوگون کو ایسی کسی حالت مین بھی اپنا دل
لانے کو حکم نہین دیتی کہ جسکو اپنے بھائی بندون کو خوش دیکھنے سے ضرر یا
نقصان پہونچے۔

چمیلی - میری دانست مین کتاب ہملوگون کو اپنی درستی اور اصلاح کرلینے کا حکم دیتی ہے کہ اپنے خالق پروردگار کے ہر جگہ موجود ہونے اور اُسکے فرضون کا جو ہم پر واجب لازم ہین اسطرح ہروقت خیال رکھنا چاہیے کہ جو کچھ ہم کرین یا کہین یا سوچین صرف اُسکے راضی کرنے اور جہانتک کہ مخلوق سے ممکن ہو اُسکی عظمت دکھلانیکے لیے کرین اور کہین اور سوچین اب فرمائیے کہ کل کونسی ایسی بات دیکھنے مین آئی جس سے اسطرح کی حالت دل کو حاصل ہو بلکہ اسکے برعکس دوسرون کی بےوقوفی سے تو البتہ ہم لوگ اپنا دل بہلاتے تھے کوئی بھی یہ بات کہیگا کہ ہملوگون کا دل بہنڈاری کے مطابق اور موافق تھے تم تو مہتاب اس بات کے خیال ہی سے مسکراتی ہو لیکن مین پوچھتی ہون کہ کسیطرح بھی ایسی صحبت مین ہملوگون کو اپنا وقت ضائع کرنا وہین جسمین اس بات کی ذکر ہی سے کہ دین بھی کچھ اثر رکھتا ہے -

گیارھوان باب

دوسرے روز شبو جی چمیلی اور مہتاب کو اُسی محتاج کے مکان مین لے گئین جسکا جواہر نے بیان کیا تھا وہ ان غریبون کے محلہ سے مثل اپنے گھر کے واقف تھین جب مکان کے نزدیک پہونچین تو شبو جی نے اسکا دروازہ کھولا اور اُن دونون کو اُس کوٹھری مین لے گئین جہان وہ محتاج بیٹھے تھے جسقدر اس چھوٹی سی کوٹھری کی گنجایش تھی اب اُنکے آرام کے لیے سب سامان مہیا ہو گیا تھا وہ بیمار عورت تکیون کے سہارے سے پلنگ پر بیٹھی ہوئی تھی اور اُسکی مان اور بہن بیچاری اپنے چھوٹے سے بچے کو گود مین لیے ہوے اُسکے پاس بیٹھی تھین کیسر کے بچھونے پر ایک کتاب بھی رکھی ہوئی تھی -

شبو جی - کہو کیسر اب تمھاری طبیعت کیسی ہے -

اتنا کہکر بہن کے مانند محبت اور شفقت کے ساتھ دست بوسی کے لیے

ہاتھ بڑھایا۔

کیسر نے دونون ہاتھون سے اسکے ہاتھ پکڑے خوشی کے آثار اسکی آنکھونسے
نمودار تھے اور ای پیاری متبرک بی بی شبوجی کہکر چُپ ہوگئی۔

شبوجی۔ مین تمھاری ملاقات کے لیے اپنے دوستون کو لائی ہون یہ بی بی چمیلی ہین
جنھون نے تمھارے واسطے یہ سب چیزین بھیجی تھین۔

چمیلی نے دست بوسی کے لیے ہاتھ بڑھایا کیسر نے بڑی چاہ کی نظرونسے اسے دیکھا
چمیلی مسکراکر بولی کہ آپ کے دیکھنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شاید آپ پیشتر سے
مجھے جانتی ہین۔

کیسر۔ اے نہین بی بی ہم غریبون کو ایسے آدمیون کی ملاقات کہان نصیب ہے
پھر اُسنے مہتاب کو بہت خوشی کے ساتھ دیکھا اور شبوجی سے اس سے بھی زیادہ خوشی
کے ساتھ مخاطب ہوکر بولی کہ دیکھو بی بی ایسی ایسی بیبیون کا اس نوجوانی کی حالت
مین خالق پروردگار جلشانہ کو یاد رکھنا دیکھکر دلکو کیسی خوشی حاصل ہوتی ہے اے
بیبیو تم لوگون کو بھی نیکی کرنے کا کسقدر اختیار حاصل ہے چمیلی اس بیچاری بہن کا جو لڑکی
لیے ہوے تھی مونڈھا لیکر کیسر کے پلنگ پر بیٹھ گئی شبوجی اور مہتاب بھی اُسی پر
بیٹھ گئیں چمیلی نے کتاب اُٹھائی کیسر بولی کہ مین ابھی یہ کتاب اپنی مان اور بہن کو سُنا
رہی تھی لیکن پڑھنے کے باعث کھانسی اور درد پہلو نے ایسا زور کیا کہ ناچار کتاب
بند کرکے رکھدی چمیلی نے کہا اگر کہو تو مین پڑھکر سُناؤن انھون نے اس مہربانی کا شکریہ
ادا کیا چمیلی جب اُس مقام پر پہونچی جہان صلح و راحت کا مذکور تھا کیسر نے ہاتھ جوڑ کر
آہستہ سے بول اُٹھی ہان بیشک کامل صلح کامل راحت ہے چمیلی ٹھہر گئی اور پوچھنے لگی
کیسر تم اس فقرے کے معنی کیا سمجھتی ہو۔

کیسر۔ اے بی بی یقین ہے کہ آپ اس فقرے کے میٹھے تجربہ سے سمجھی ہون لیکن

اگر آپ مجھسے اس گران قدر وعدے کے صدق کی شہادت طلب کرین تو مین یہ کہ سکتی ہون کہ جب مین اپنی روح کی نجات اور تاریکی اور گناہ سے مخلصی پانے کے لیو صرف اپنے خداوند رحیم وکریم پر بھروسا رکھتی ہون اور اپنی سارے تردوات اور رنج و ملال اُسی پر چھوڑتی ہون تو مجھے اسطرح کی کامل اور راحت بخش صلح حاصل ہوتی ہو کہ مین اُسکو کیا تندرستی اور کیا دوست اور کیا دولت وحشمت کسی کے واسطے بھی ہاتھ سے نہ دونگی اگر ساری دنیا بھی اسکے عوض سے ملے ہرگز ہرگز معاوضہ نہ کرونگی۔ کیسر کے چہرے سے اور بھی اس بات کی زیادہ صداقت معلوم ہوتی تھی مہتاب کی آنکھون سے بے اختیار آنسو بہنے لگے چھپانے کے لیو منھ پھیر لیا شبوجی اور جمیلی کمال خوشی سے آپسمین مسکرائین جمیلی کچھ دیرتک اُن لوگون کو کتاب سناتی رہی اور اُن سبھون کے چہرے پر برابر اسکا اثر ظاہر ہوتا رہا جب جمیلی نے کتاب بند کی کیسر نے اس موثر طور سے جمیلی کا شکر ادا کیا کہ جمیلی کو اُسمین اپنا ہی فائدہ معلوم ہوا۔

جمیلی دوسری بہن سے گفتگو کرنے لگی اور پوچھا کہ تمکو ان دنون مین اپنے خاوند کی بھی خبر ملی ہے اُسنے جواب دیا کہ بی بی مین نے تو دو برس سے اُسکی کچھ خبر نہین سُنی لیکن شبوجی نے میرے لیو یہ بات دریافت کی ہو کہ وہ حیدرآباد مین ہے اور اب تک زندہ ہے جمیلی نے کہا کہ اس بات کے سننے سے نہایت خوش ہوئی اور تمکو تو جسقدر خوشی ہوئی ہوگی اُسکا بیان ہی نہین ہے کیا تم اپنے خاوند کے پاس جانا چاہتی ہو؟ اگر چاہو تو جانے کا بخوبی بند وبست ہو جاے گا۔ اُسنے جواب دیا کہ بی بی دل تو میرا بہت چاہتا ہے لیکن اب اس بات کا خیال ہی نہ کرنا چاہیے اور آپ بھی مہربانی فرماکر بار دگر اسکا تذکرہ نہ کرین کیونکہ مین اپنی ماں و بہن کو ہرگز نہین چھوڑ سکتی مجھکو جو اتنا معلوم ہوگیا کہ وہ زندہ ہے یہی خدا کا ایک بہت بڑا رحم ہو کیا ہی مشکل سے مین نے وہ دن کاٹے ہین جب اُسے مردو مین خیال کیا تھا اور اس بات سے

مطلق بے علم تھی کہ آیا اُسنے اپنے انتقال دار العقبے کی تیاری بھی کر لی ہے یا نہیں
میری چھاتی پر بہت ہی بڑا بوجھ تھا اوبی بی صاحب اگر مین جانتی کہ اُسو اپنے روح
دوامی فائدون کا لحاظ ہے تو مین سہل مین ساری باتین برداشت کر سکتی میرے
خیال مین ایسا ہی آتا ہو کہ خدا مجھے سہارا دیگا۔

جب چمیلی اور اُسکے ساتھیون نے ان محتاجون سے رخصت لی دیکھا کہ ہر بشر
اُنمین سے اصلی راحت حاصل ہو دونون لڑکیان بھی اس عرصہ مین آگئی تھین ان
خوش اور تندرست نظر پڑتی تھین بچاری کیسر نے جب اپنی منعم یعنے کریم چمیلی
صدق دل سے دعا دینے کے لیے آسمان کی طرف آنکھین اُٹھائین وہ درد دنیا
کی رسائی سے باہر معلوم ہوتی تھی اُسکے دل کے سکون و آرام نے اسکے چہرے
ایسے بہشت کے آثار دیے تھے کہ شبو جی رخصت ہوتے وقت یہ بات زبان پر
لائین کہ اب اسکو اس حالت سے باز رہنے کی آرزو کرنا جسمین وہ ان پاک خوشیو
کو پا سکتی ہے کہ جسکا مزہ اُسکی روح اسوقت چکھتی ہوئی معلوم دیتی ہو دوستی ا
مہربانی کا کام نہین ہے۔

بارھوان باب

علے الصباح جب چمیلی اُٹھی تو اُسکا دل ایسا ہلکا تھا کہ کبھی نہ ہوا تھا پہلے اُٹھتے ہی
اُسنے یہ دعا مانگی کہ جناب باری تو کہ اپنے محبت اور دانائی سے جو کبھی خطا نہین کر
سب کام مین اپنے بندون کی رہنمائی کرتا ہے مجھے یہ طاقت بخش کہ اپنے سارے
تردداَت اور خوف تیرے ہاتھ مین چھوڑ دون مجیب الدعوات نے اُسکی دعا قبول کی
کھانے کے وقت جب وہ مہتاب اور موتی کے شامل ہوئی تو دیکھا کہ موتی کا چہرہ
بھاری اور اُداس ہو مہتاب کا دھیان انہین کے چہرے کی طرف تھا چمیلی نے پوچھا
کہ مزاج تو آپ کا اچھا ہے موتی نے اس ڈھب اپنا چہرہ پھیرا کہ چمیلی کو یقین ہو گیا کہ

ت ایسی ہوئی ہے جسکو یہ چھپانا چاہتی ہے کلیجہ اُسکا دھڑکنے لگا آخر مہتاب بولی کہ اے
صاحب آپ مجھسے کیون چھپاتی ہین کیا ہوا ہے بتلا دیجیے مجھسے کوئی بات نہ چھپایئے
کیا کوئی شخص بیمار ہو گیا ہے۔
موتی نے مہتاب کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا ذرا ادھر آئیے دل کو تسکین رکھیے۔ موتی
مہتاب کو کمرے سے باہر لے گئی پہلے تو جمیلی نے سوچا کہ شاید یہ کچھ بات مہتاب سے
پوشیدہ رکھنا چاہتی ہین لیکن پھر گلاب کی طرف سے دھڑکا پیدا ہوا غرض وہ بھی جلد جلد
کے پیچھے چلی آئی دروازے کے نزدیک آکر موتی نے مہتاب کے کان مین کچھ بات
کہی لیکن پھر جمیلی کو دیکھکر اُسے وہان سے ہٹا دیا۔
جمیلی نے جبر اپنے دل کو تھاما مگر کہا کہ دوستون مین سمجھ گئی کیا ماجرا ہے مجھے کہنے
مین خوف نہ کھاؤ مین مستعد ہون یا بار خدا مجھپر رحم کر۔
کہو مہتاب کیا حال ہے؟ بولو!
جمیلی۔ میری خاطر جمع ہے آپ جلد کہیے وہ کیا بات ہے۔ آپ بولتین کیون نہین
خاموشیکی کیا وجہ ہے۔
مہتاب۔ یہ خط نھو کا آیا ہے آپ اسکو پڑھ لیجیے۔
جمیلی۔ نھو کا! یا اللہ مجھے بخش۔ یا اللہ مجھپر رحم کر۔ آمین۔ کیا گلاب کو لکھنے کی بھی طاقت
نہین۔ میرا ہاتھ کانپتا ہے مجھے کچھ بھی نہین سوجھتا۔ اے مہتاب تمھین اس خط کو
پڑھکر سُنا دو۔
مہتاب نے خط پڑھنا شروع کیا مضمون اُسکا یہ تھا۔
میرے دل کو اس بات کے لکھنے مین کمال درد ہوتا ہے کہ میرا پیارا دوست گلاب
جب کٹک سے لوٹ کر آیا اور راستے مین جلد جلد جا رہا تھا کہ جمیلی سے ملنے کے لیے
اس کو روانہ ہوئے یکایک ایک مکان کی باڑ ٹوٹکر اسکے اوپر گری اور ایسی ضرب شدید

پہونچاؤگی کہ کہیں ہڈیان ٹوٹ گیئن مجھے خوف ہو کہ اگر اور کچھ نہیں تو اسکے آرام ہونیکو ایک
بڑا عرصہ چاہیے اور باعث بڑی تکلیف کا ہوگا جمیلی کا خیال اُسکی بیماری کو بڑھا دیگا
جمیلی- مین ابھی اسیدم اُسکے پاس جاتی ہون اب ایک لحظہ کی بھی دیر کرنی کیا ہو-
مہتاب- جیسی آپ کی مرضی مین بھی آپ کے ہمراہ ہون-
جمیلی- ہرگز نہیں- تم عزیز کہان جلوگی؟ مین تمکو ہرگز تکلیف دینی نہیں چاہتی- مین
اکیلی ہی جاؤنگی- موتی صاحب آپ مہربانی فرماکر حکم دیجیے کہ میرے جانے
فوراً تیاری کرین-

پھر جمیلی دوڑکر اپنے کمرے مین گئی اور دریاے خوف وغم مین ڈوبی ہوئی روبآسمان
ہوکر جناب باری سے یون دعا مانگی کہ اے رحیم کریم باپ ایسا نہ کرکہ اُسکی
جان بخش- اُسسے بچا- اور دل ہی دل مین دعا مانگتے مانگتے کچھ دیر اُسمین محو ہوگئی
اُس کارساز مطلق کی رحمت اور شفقت پر ایک ایسا بھروسا پیدا ہوا کہ بے اختیار آنکھو
آنسوؤن کی دھار بہ چلی اور دل کچھ ہلکا ہوا لیکن جب یہ بات یاد آئی کہ ابھی کل ہی شا
کو مین نے جناب باری سے یہ دعا مانگی تھی کہ خدا کے سچے بھروسے کا تجربہ ہو جو سخت
سے سخت مصیبت مین بھی سہارا دیتا ہے تو اکبارگی کانپ اُٹھی اور بکمال عجز و انکسا
اور بصدق دل سے دعائین مانگنے لگی یہان تک کہ کسی نے آہستہ سے دروازہ کھٹکھٹا
جمیلی نے اُدہر رخ کیا شبوجی آہستہ سے دروازہ کھولکر اندر آئین اُنکے دلکو بھی ا
بات کے سننے سے کمال رنج ہوا کہنے لگین کہ جمیلی مین اسوقت تمھارے کام مین
ہوئی لیکن ایک بات مانگنے کو آئی ہون-
جمیلی نے بہت نرمی سے پوچھا کہ شبوجی ایسی کونسی بات ہی جو آپ مجھسے مانگنا چاہتی ہ
شبوجی کے مُنہ سے بات نہ نکلتی تھی جمیلی کا ہاتھ پکڑلیا اور کہنے لگین کہ دیکھو جو باتین
کل سنی تھین آج کیسا جلد اُنکے امتحان کا نہین کام پڑا-

چمیلی - اے شبوجی مجھسے نہین ہوسکتا مین گھبراتی ہون مجھسے نہین ہوسکتا لیکن مین ہرگز باور نہ کرونگی - یہ کہکر کانپ اُٹھی -

شبوجی - لیکن جسقدر ضرور ہے اس سے زیادہ کیون پیش بینی کرتی ہو مین آپکے پاس صرف یہی بات مانگنے کے لیے آئی ہون کہ آپ مجھکو اپنے ہمراہ چلنے کی اجازت دین -

چمیلی - کیا میرے ساتھ چلوگی - سارے عزیزون کو تکلیف دینے سے کیا حاصل ہو آپ مجھکو تنہا جانے دین خدا میری نگہبانی کریگا -

شبوجی - اے عزیز چمیلی اگر تم اپنے عزیزون کو اس بات کی اجازت نہ دوگی جو انھون نے تمھاری طرف سے اپنا تردد وتفکر گھٹانے کے لیے نکالی ہے تو تم بے شک ان کی تکلیف بڑھاؤگی مجھے یقین ہے کہ تم اپنے ہمراہ چلنے کی اجازت دوگی اور ہرگز اس بات سے انکار نہ کروگی -

چمیلی - یہ آپ کی کمال مہربانی ہو لیکن پھر اب چلنے مین دیر کرنی کیا ضرور ہے -

شبوجی - اسی دم چلد بجیے -

چمیلی - شبوجی مین راستے مین ٹھہرونگی ایک لحظہ بھی نہین -

شبوجی - ٹھہرنے کا کام کیا ہے خدا سے چلنے کی طاقت ملنی چاہیے -

صندل نے جھٹ پٹ چلنے کی سب تیاری کرلی اور مہتاب بھی جلد آگئین -

چمیلی اپنی دوست بی بی مہتاب سے ہمکنار ہوئی اور رخصت مانگی -

چمیلی - اے عزیز مہتاب اپنے دوست کے حق مین دعا مانگو - لو اب تمھین خدا کو سونپا خدا تمھین برکت دے - سلام - صندل گاڑی تیار ہے ؟

صندل - تیار ہے -

شبوجی چمیلی کے ساتھ فی الفور سوار ہوگئین گاڑی بھی ایسی تیز چلی کہ گھوڑے ہوا سے باتین کرتے تھے چمیلی ہاتھ بھینچکر پکار اُٹھی کہ ہان اب تک بھی امید ہو اور پھر بے خیتار اُسکی

آنکھون سے آنسو بہنے لگے شبو جی کی طرف مخاطب ہو کر بولی کہ بہن یکھو مین اپنی جینے کسقدر خدا کی مرضی سے سرکش باقی ہون مین ہر گز تن تبقدیر نہین دے سکتی مین خیال مین بھی یہ بات نہین لا سکتی۔

کچھ دیر تو شبو جی بھی اُسکے ساتھ روتی رہین لیکن آخر چمیلی کو تسکین اور دلاسا دینے لگین چمیلی بیشک آپکا فرمانا بہت بجا ہی اگر خدانخواستہ کوئی بات نو عدیگہ ہوئی تو یہ بلا اور مصیبت صرف اُسکے پس ماندون کے لیے ہے ورنہ اُسکو تو موت کی دہشت نہین وہ تو پوری خوشی کا حصول مرنے کے بعد ہی سمجھتا ہی۔

اتنا کہکر اپنے دل کو صحراے اضطراب و تردد سے منزل قرار و تسکین کی طرف لائی اور اپنے خاوند کے بہشت نصیب ہونے کے خیال مین پڑکر دل ہی دلمین یہ دعا مانگنے لگی کہ یا بار خدا اگر تیری ایسی ہی مرضی ہی تو خیر لیکن اتنا تو کر مجھے بھی اسکے ساتھ اُٹھا لے۔

غرض اسی طرح دو روز گذر گئے تیسرا دن منزل مقصود پر پہونچنے کا تھا چمیلی نے اور شبو جی کا سب کچھ کہنا مانا لیکن سونے کے واسطے راستے مین ایکدم بھی نہ ٹھہری اور اس بات کے لیے شبو جی نے دو دن تو کچھ ایسی ہٹ نہ کی تھی لیکن تیسرے روز البتہ کہنے لگین کہ اب چند ساعت ٹھہر کر آرام نہ کرلوگی تو بہن تم وہان بہت تھکی ہوئی پہونچوگی اور پھر تم متحمل تسکین کسی امر کی نہ ہو سکوگی۔

چمیلی۔ اے پیاری اگر وہ ابتک زندہ ہی اور تم خیال کرتی ہو کہ مین بدون آرام کیے کسی امر کی متحمل نہ ہو سکونگی تو خیر مضایقہ نہین مین وہان پہونچکر کچھ دیر سو رہونگی اور اگر وہ کوچ کر گیا تو پھر مین کسی امر کی بھی متحمل ہونا نہین چاہتی۔

شبو جی خاموش ہو رہین۔

چمیلی۔ شبو جی تم مجھکو بر سر غلط سمجھتی ہو لیکن تھوڑی دیر میرے ساتھ اور بھی صبر کرو مین اس بات مین خدا کی درگاہ سے بھی امید عفو کی رکھتی ہون اگر اسدم بیان ٹھہرون تو

یقین ہر کہ میری عقل بالکل جاتی رہیگی اور خبط ہو جائیگا۔

شبو جی۔ تو تم ہرگز نہ ٹھہرو لیکن اپنے دل کو ذرا سمجھائے رہو اور یقین رکھو کہ جسقدر خدا تمھارا امتحان لیگا اسیقدر اس امتحان کے لیے تمکو طاقت بھی بخشیگا توکل کا سہارا ہرگز ہاتھ سے نہ دو۔

چمبیلی۔ مجھے اس بات پر یقین ہر مین ہرگز توکل چھوڑنا نہین چاہتی لیکن دل میرا بحر اضطراب مین غوطہ زن ہے اور گھبراہٹ چھاتی ہر مہربانی فرماکر پیاری اسوقت مجھسے کچھ بات نہ کہو۔

شبو جی نے اُسکا سر اپنی چھاتی سے لگا لیا ازبسکہ فکر و سفر سے تھکی ہی تھی جھپکی لگ گئی شبو جی کمال تردد کے ساتھ اسکے چہرے کو دیکھ رہی تھین اس چھوٹے سے پیارے پیارے چہرہ مین آثار تردد و تفکر کے بالکل نمودار ہو آئے اسکے گالونکا زرد ہونا اور ہونٹون کا خشکی سے پھٹ جانا اور نیند مین بھی چہرے پر کمال تردد و تفکر کے نشانونکا ہویدا ہونا شبو جی کے نہایت تشویش کا موجب ٹھہرا مگر چارہ کیا تھا اسیطرح اسکے سر کو اپنی چھاتی پر لیے رہین یہانتک کہ گاڑی کلکتہ کے شہر مین پہونچی اور یکبارگی سڑک کی گھڑگھڑاہٹ سے چمبیلی چونک پڑی۔

چمبیلی۔ کہان آئے۔

شبو جی۔ قریب اپنی منزل مقصود کے پہونچے۔

چمبیلی۔ الحمد للہ والمنۃ۔

شبو جی خاموش رہین چمبیلی اپنے دلمین خدا سے دعا مانگنے لگی بازار اور راستون کی کچھ انتہا نہ تھی۔ ہر طرف آدمیون اور گاڑیونکا ہجوم دکھلائی دیتا تھا۔

چمبیلی۔ یہی کلکتہ ہے۔ کیسا اُداس معلوم ہوتا ہر کیا ہی بڑا شہر ہے درد و غم بھی اسکے اندر کتنا ہی ہوگا ابھی تک سو تھا مازار نہین آیا۔

شبوجی - ابھی وہ یہان سے دو میل ہے -

چمبیلی خاموش رہی گاری اڑی جاتی تھی تھوڑے عرصہ مین وہ سوار بھی جسے آگے
دوڑا دیا تھا لوٹ کر آملا اور بڑی خوشی سے بول اُٹھا کہ آج تو ہمارے آقا کی طبیعت
کچھ رو باصلاح ہی شبوجی نے شکرانہ ادا کیا چمبیلی پہلے تو تحفظ ایک غش سا کھا گئی لیکن آخر
شبوجی کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگی کہ اللہ تعالی نے مجھپر بڑا کرم کیا اے پیاری شبوجی میری بدی
اور سرکشی پر خیال نہ کرکے اُسنے میری دعائین قبول کین -

گاڑی کھڑی ہوئی نتھوان دونون کو اُتارنے کے لیے دروازہ کے باہر نکل آئے -

نتھو - آج گلاب کی طبیعت کو فرصت ہی چمبیلی نے کمال اشتیاق سے پوچھا کہ اب کچھ خطرہ
تو باقی نہ رہا؟

نتھو خاموش رہے چمبیلی سست پڑ گئی -

چمبیلی - اے صاحب جو ہو سچ بتلا دو -

نتھو - یقین ہی کہ بی بی چمبیلی اب آپ کے پہونچنے سے اُنکو جلد شفا ہو جایگی - آپکا سوچ
اُنکو رہا کرتا تھا اس باعث سے بڑا خیال تھا کہ مبادا تپ نہ آجاے اور تپ کا اسوقت مین
آنا نہایت مضر ہے -

چمبیلی - لیکن اُنکو اب تک ہمارے پہونچنے کی کچھ خبر نہین کیا انھین کچھ ہملوگو نکے آنے
بھروسا تھا؟ اب یہ کہو کہ مین اُنکے پاس کب چلون -

نتھو - اُنکو ابھی کئی دن تک تمھارے پہونچنے کا بھروسا نہ تھا جراح اُنکو تمھاری ملاقات
کے لیے تیار کر رہا ہی مین جا کر دیکھتا ہون -

شبوجی تو کمال محبت کے ساتھ چمبیلی سے ہمکنار ہو کر اپنے ایک عزیز کے مکان کی طرف
سوار ہو گئین اور چمبیلی کمال اشتیاق سے نتھو کی معاودت کا انتظار کھینچ رہی تھی آخر وہ جراح
کو لیے ہوے وہان آئے -

جمیلی - اب گلاب مجھسے ملاقات کر سکینگے یا ابھی اور کچھ دیر ہے -
جراح - حرکت اور جوش تو کسیطرح کا بھی ہو اسوقت مین گلاب کی دلکو مضر ہوگا لیکن وہ سکون آرام بھی جو اسوقت انکی واسطے درکار ہی آپ سی زیادہ اور کسی سے انکو حاصل نہوگا اگر آپ کی مرضی ہو تو مین انکے کمرے تک آپ کے ہمراہ رہون نتھو آگے بڑھجا بینگے اور جب گلاب کو آپ کے آنیکی خبر دیکے تب آپ جلی جائیگی آپکو چھوڑکر نتھو کی ساتھ باہر چلا آؤنگا.
جمیلی نے یہ بات قبول کی اور اپنے دل کے جوش کو ضبط کرکے نتھو کی پیچھے پیچھے گلاب کے کمرے مین گئی خاموش کھڑی رہی مارے خوف کے دم بھی نہ لیتی تھی گلاب کی مسہری کا پردہ گرا ہوا تھا اور مکان اندھیرا تھا سنسان اور اداسی چھارہی تھی نتھو آہستہ سی مسہری کے پیچھے گئے جمیلی گلاب کی آواز سننے کی منتظر تھی لیکن جب سنی تو اسکی چھاتی ایسی بھر آئی کہ سارے اعضا تھرانے لگے اور دل بھی اسقدر دھڑکنے لگا کہ دم لینا مشکل پڑگیا گلاب کی آواز بہت دھیمی اور صاف تھی لیکن کلام اسکی زبان سے بدقت نکلتے تھے -
گلاب - نتھو شفیق -
نتھو - مین ابھی صرف اسی بات کے دیکھنے کو آیا کہ جمیلی کے آ پہونچنے کی خبر سنکر آپ کر ولپہ کیسا اثر ہوا -
گلاب - ای نتھو مین دیکھتا ہون کہ ابتک میرا دل زندگانی کی ہوس رکھتا ہی جب مجھے جمیلی کا خیال آتا ہی اور اسکی محبت کی اس نئی دلیل پر دھیان جاتا ہی موت سے طبیعت رکتی ہی -
اس بات کے کہنے مین اسکی آواز بالکل بدلگئی جراح بھی آگیا -
جراح - آپ جمیلی سے ملنے کے واسطے تیار ہین آپ مجھسی ہمیشہ سچ کہلانے کی آرزو رکھتے ہین مین پھر بھی آپ کو بخوبی جتائے دیتا ہون کہ آپ کی شفا کا مدار صرف اسی بات پر ہی کہ کسیطرح جوشش دلمین نہ آنے دیجئے -
گلاب - مین جسطرح پر آپ جو بات کہین گے اسیطرح پر اسی عمل مین لاؤنگا لیکن جناب

میری شفا کا مدار اللہ تعالے کی مرضی پر منحصر ہے۔

چمیلی (اپنے دل مین) پیارا گلاب۔

نھو۔ اے دوست ہم چاہتے ہین کہ تمکو چمیلی کے ملنے کے لیے تیار کرین۔

گلاب۔ بہت بہتر مین تیار ہون لیکن چمیلی ابھی کیونکر پہونچ سکتی ہے اتنا جلد وہ ک
ڈھب یہان آجاویگی۔

نھو۔ وہ یہان آگئی۔

گلاب۔ یا پروردگار رحیم ہم دونون کو اپنا سہارا دے۔

چمیلی نے بھی جوشش عاج سفید اور بے خون مگر سکون و قرار کے ساتھ نزدیک
آگئی تھی یہی دعا مانگی۔

جراح اور نھو وہان سے باہر نکل گئے چلتے وقت پھر بھی چمیلی کے کان مین
اتنا کہتے گئے کہ دیکھنا ایسی کوئی بات نہ کرنا جس سے دلمین جوش آئے جب چمیلی
گلاب کے سامنے آئی۔

گلاب۔ اے میری چمیلی تمنے بڑی مہربانی کی تم بہت جلد آئین۔

چمیلی ایک لفظ بھی منھ سے نہ نکال سکی نہ گلاب کے چہرے کی طرف آنکھ اٹھا سکی
لیکن گلاب نے جو دست بوسی کے لیے ہاتھ بڑھایا پکڑکر اپنی پیشانی پر رکھا او
بہتیرا چاہا کہ آنسوون کو روکے پر وہ کب رک سکتے تھے۔

گلاب۔ ای جان جان ای لخت جگر ای مہربان چمیلی مین کس زبان سے تمہار
شکر نہ ادا کرون۔

چمیلی۔ اے گلاب اسوقت محبت اور مہربانی کے کوئی کلام زبان سے نہ نکالیے خو
دلمین جوش آویگا اسوقت اور سب بات بھول جائیے میرے تئین صرف اپنی
تصور کیجیے۔

گلاب - لیکن پیاری تمنے قطع منازل مین اسقدر شتابی کیون کی تمھارے ساتھ کون آیا ہو تمھین آنے کسنے دیا کیا راہ مین کہین بھی نہین ٹھہرین -

چمیلی نے گلاب کی باتون کا جواب نیچو کو جو آنکھ اُٹھائی تو اُسکے چہرے کا وہ تبدل دیکھتے ہی منھ سے آواز جاتی رہی گلاب مسکرایا اور بولا کہ چمیلی تم اپنے دلمین کسیطرح کا خوف نہ کھاؤ خون کے نکلنے ہی سے مین اسقدر زیادہ بیمار دکھلائی دینے لگا ہون اے پیاری صرف یہی بات ہو ورنہ تکلیف مجھ کچھ بہت نہین ہو -

چمیلی رو پڑی اور آنسوؤن کے چھپانے کو منھ پھیرا گلاب نے اُسکا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ پیاری چمیلی جو کچھ پیش آوے اُسے برداشت کرنے کی ہمت رکھنی چاہیے ہملوگون کو زمانہ استقبال کی طرف بھی ہر آئینہ نگاہ رکھنی چاہیے اپنے دل کے ساتھ اُسکی حالت کو کیون ناحق لڑ رہی ہو -

چمیلی نے جو دیکھا کہ گلاب کو بولنے مین کمال تکلیف ہوتی ہو نہایت دردگی آواز سے پکار اُٹھی کہ اے گلاب تم کیون اپنے اوپر ضعف طاری کرتے ہو میری عرض قبول کر کے کچھ دیر آرام کرو مین تمھارے پاس بیٹھی ہون -

گلاب - نہین چمیلی تمکو آرام کرنا چاہیے مجھے تمکو اپنے پاس سے ہٹانا پڑا - یہ تمھارے چہرے کی سُستی میرے دل کو گھائل کیے ڈالتی ہو مجھے تم اب نھتو کے پاس چھوڑ جاؤ جب تم ذرا آرام کر لوگی اور میرے پاس پھر آوگی تو مجھے تمھارے ساتھ بہت سی باتین کرنی ہین اور اُن سب کو ابھی کہ طاقت ہو مین تمسے کہدینا واجب سمجھتا ہون -

چمیلی یہ سنتے ہی چونک پڑی -

گلاب - پیاری تمسے مین کچھ بھی نہین چھپاؤنگا خطرہ اب تک کچھ باقی ہو کچھ ہڈیان تو بیٹھ گیئن لیکن ابھی ایک علاج اور ہونا باقی ہے اسکے بغیر صحت کی ہرگز امید نہین ذرا طاقت آنے سے وہ علاج عمل مین آئے گا شاید کل ہو جاے اب یہ کون جانتا ہو

کہ وہ علاج راست ہمین پڑیگا۔ مبادا اگر جاوے اسواسطے مین چاہتا ہون کہ جب ذرا آرام
کرلین تو جو جو کچھ مجھے تم سے کہنا ہے کہدون اب ہم دونون کو لازم ہے کہ آپس کی
سے کچھ آرام کرلین۔ اس بات کے کہنے سے خود گلاب کے دل پر بھی اثر ہوا اور چمیلی
تو بے قابو ہوگئی لحظہ ایک تو اُسکے ہاتھ سے چمٹی رہی پھر آخر جھپٹ کر باہر نکل آئی
اور غش کھاکر بیہوش ہوگئی۔

جب ہوش مین آئی تو اپنے تئین پلنگ پر پایا اور دیکھا کہ صندل متاہل پاس
بیٹھی ہے۔

چمیلی۔ تو بھی صندل ذرا جاکر آرام کر مجھے یہان اکیلی رہنے دے۔

جب چمیلی اکیلی ہوئی تو پھر گلاب کا چہرہ آنکھون کے سامنے گھومنے لگا وہ بیماری
کی ضعیفی اور وہ درد و کم طاقتی سے جو ہل نہ سکتا تھا اس حالت مین چہرے پر بہشت والون
کے آثار سارے اس ڈھب سے دکھلائی دینے لگے کہ آخر چمیلی غم و اندوہ کی مغلوب
ہوکر رو پڑی اور بے اختیار دلمین یہی بات آگئی اب اسکو آرام نہین ہوگا اور جب یہ خیال آیا
کہ نہ معلوم ابھی اور بھی کسقدر اسکو تکلیف اُٹھانی پڑیگی خوف سا کھاکر خاموش رہ گئی
بجز اسکے اور کسی بات مین بھی کچھ امید اور پناہ یا قرار نہ پایا یا رضاے ربانی پر توکل اور
اپنی سب ہواے نفسانی پر غالب ہونیکی طاقت عطا ہونے اور اس بات کی چاہ ہے جو
کچھ پیش آئے اُسے رنج و تردد کے عوض وہ گلاب کے آرام موجب اور سہارا ہوئی درگاہ کبریا
سے بعجز و نیاز اور صدق دلسے دعا مانگنے لگی دعا کے مانگتے ہی اُسکا دل بڑھا اور خیال مین
عظمت سمائی ان چیزون کے سامنے جو باقی رہینگی یہ دنیا کی ناپائدار چیزین اسکی نظر مین
ایسی ہیچ و پوچ و بیحقیقت معلوم ہونے لگین کہ خود اُسے تعجب سا معلوم ہوا اسکو دلمین
اس بات کی آرزو پیدا ہوئی کہ گلاب کے ساتھ آپ بھی اُٹھ جاے لیکن ساتھ ہی خیال گذرا کہ آیا تیری بابت
اُس سفر کا سامان بھی تیار ہے یا نہین اور اس بات کی یاد آتے ہی صرف ایک اسی ہی متجسس

مخلوق کی محبت سے اُسنے مرنے پر کمر باندھی اور یکبارگی تھر اُٹھی فوراً جبین نیاز جناب
باری مین گھسکر دعا مانگنے لگی کہ یا پروردگار رحیم تو میرے دل کو اس ہوائے دنیاوی سے
مخلصی بخش اور اس طور اپنی طرف رجوع کردے کہ جسمین تیری محبت سب سے بڑھکر
دلمین جگہ پاوے اور اسی دم اسکے دل مین گویا کسی نے سرگوشی کی کہ اس بات کا
ذریعہ ہرائینہ گلاب کا مرنا ہونا۔

آخر بہت سی تضرع وزاری وتکسیر نفس کے بعد یہی بات اُسکے زبان دل سے نکلی
کہ جو کچھ تیری مرضی ہو وہی ہونے دے اور پھر اُسی وقت سے اسکے دل کو ایک
گونہ تسکین اور قرار اور توکل حاصل ہوا اور جلدی آرام مین آگئی۔

دوسرے روز صبح ہی جب اسکی آنکھ کھلی فوراً پلنگ سے اُٹھی اور خدا سے توفیق ملنے
کی کمال عجز و نیاز سے دعا مانگ کر اپنے کمرے سے باہر نکلی اور آہستہ سے گلاب کے
رے کا دروازہ کھولا چمپیلی کے جاتے ہی نوکر باہر نکل گئے گلاب کی آنکھ بند تھی چمپیلی
ڑی اسکا مُنھ دیکھا کی اس خوف سے کہ مبادا وہ جاگ اُٹھے نہ ہل سکتی تھی نہ دم لینے
ی جرات کرتی تھی اپنے مالک سے لو لگائے اُسی پر توکل کیے ہوے تھی۔

آخر گلاب کو نیند مین بے چینی ہوئی اور آثار درد کے لحظہ ایک اُسکی پیشانی پر نمودار
وے چمپیلی جھک کر دیکھنے لگی لیکن وہ وہین رفع ہوگئے اور چہرے پر بہشت والون کی
رح نشان علم اور ملائمت کے ظاہر ہوآئے مگر جلدی اسکو پھر بیچینی ہوئی اور
وٹ لینے مین آنکھ بھی کھلگئی چمپیلی کو دیکھتے ہی چونک پڑا اور پیشانی پر بشاشت آگئی۔

یلی۔ گلاب تمھین اسوقت بیچینی معلوم ہوتی ہے۔

اب۔ نہین پیاری چمپیلی اسوقت مجھے سواے خوشی کے اور کچھ نہین معلوم ہوتا پیاری
نے بھی آرام کیا۔

یلی۔ البتہ لیکین اب گلاب مین تمھاری بیمار داری مین حاضر رہونگی وہ سواے تمھارے

صحت شفا کے ہم دونون سے کسی کو بھی اور کچھ خیال دلمین نہ لانا چاہیے اب سونت
تمھاری واسطے یہی دوا ہے کہ کچھ دیر اور سو رہو صرف درد کے باعث تمھاری
آنکھ کھل گئی ہے چمبیلی اسکے تکیے کر رہی تھی اور وہ اُداسی سی بھری ہوئی خوشی کے
ساتھ اُسکا چہرہ دیکھ رہا تھا۔

گلاب۔ ای پیاری بیمار دار تمھارے آنے سے کیا ہی آرام اور قرار میرے دل کو
حاصل ہوا ہے۔

چمبیلی۔ اے گلاب تمکو کیا وہ بات یاد نہیں کہ کسیطرح اسوقت دل مین جوش
نہ لانا چاہیے۔

گلاب۔ بے شک چمبیلی مجھے وہ بات یاد ہی لیکن عمل اسپر اسیقدر ہوگا جسقدر ممکن ہی
جو ہو جب تک کہ مجھ مین طاقت ہی اپنے دلکی باتین تمسے ضرور کہونگا۔

چمبیلی۔ جو کچھ تمھارے دلمین ہو ایک ہی بات مین کہہ ڈالو۔

گلاب۔ بہت اچھا ایسا ہی کرونگا اب تک مجھے یہی بھروسا ہی کہ اچھا ہو جاؤن گا
لیکن شاید اگر اچھا نہوا تو تمھارا حافظ اس دنیا مین سوا تمھاری ہوشیاری اور دانائی کے
اور مین کسیکو نہین دیکھتا یہ خیال ایسا ہی کہ اُسکا برداشت ہونا مجھسے مشکل ہی مگر اسمین
بھی اپنی غلطی دیکھتا ہون مین تمکو اُس قادر مطلق کی حفاظت مین چھوڑتا ہون کہ جسپر
تم بھی امید اور بھروسا رکھتی ہو۔

چمبیلی۔ ای پیارے اس بات کا تم ہرگز خوف نہ کھاؤ ہم دونون کبھی جدا نہونگے
مجھے کوئی حافظ نہین چاہیے خدا میری دعا قبول کریگا اس وجہ کے واسطے کہ جو بین
ایک روز بھی گوارا نکرسکونگی کیون مجھے آمادہ کرتے ہو ای پیارے مجھے صاف
معلوم پڑتا ہے کہ ہم دونون جدا نہونگے۔

یہ بات چمبیلی نے ایک ایسی اُداسی کے ساتھ کہی کہ گلاب بے اختیار ہو جاتا تھا

مگر پھر اسنے اپنے تیئن سنبھالا اور کہنے لگا کہ خیر اس بات کی تو مین تمھارے ساتھ تکرار
نہین کرتا لیکن شاید تمھارا یہ گمان غلط ٹھہرے تو اس حالمین تمھین اپنے پیارے
کے دم واپسی کی آرزو اور باتون کی یاد سے ایک طرح کی خوشی گو اسمین اُداسی بھری
ہو حاصل ہوگی جمیلی سے آنسو نہ رُک سکے اُنکے چھپانے کو گردن نیچی کر لی گلاب جمیلی اور
بی بی مونگا اور انگریزین اور سکھ پورہ کے آدمیون کی بہ نسبت جو کچھ اُنپے دل مین
رکھتا تھا بیان کرتا رہا۔

گلاب۔ اگرچہ اپنے منصوبون کو تمھین سمجھانے کے لیے کاغذ پر لکھنے کی مجھے طاقت نہ تھی
لیکن ضرورت کے موافق مجھے یقین ہے کہ تمکو میرے کاغذونسے سارا حال دریافت
ہو جائیگا جسقدر اختیار کہ بہ نسبت اُن آدمیون کے ہم دونون کے جناب باری سے
عطا ہوا تھا اب جمیلی تمھارے ہاتھ مین رہی گا اب یہ سب تمھارا ہے تمھارے اختیار
مین بہتیری باتین ہین بہتیری نیکیان ہین پیاری میرے اس قول کو یاد رکھنا
اے جان اے عزیز از جان جمیلی ابھی ایک بات اور بھی تمسے کہنی ہے وہ ضرور کہنی چاہیے
وہ یہ ہے کہ خدا صنم اور تمثال کبھی گوارا نکریگا اس بات مین میرا دل اُسکے سامنے گنہگار
ہے ہملوگون کو اپس کی محبت سے اُسکے ساتھ زیادہ محبت رکھنا سیکھنا چاہیے یہ سبق
چاہے جیسا درد انگیز کیون نہو۔

بس پیاری جو کچھ مجھے منظور تھا کہ کہا صرف اتنا کہنا رہگیا ہے کہ میری روح کو صلح
کامل حاصل ہے آیندہ کا کچھ بھی خوف نہین جبکہ موت دور معلوم ہوتی تھی اُسوقت
جن عقیدونپر مین اعتقاد رکھتا تھا اب اسوقت کہ خدا کے سامنے جانے کا وقت
نزدیک معلوم ہوتا ہے وہ عقیدے میرے سہارے کے واسطے بالکل کافی ہین میرا
اعتقاد اور بھی زیادہ ہوتا ہے صرف ایک صورت کے لیے میرا دل اب بھی اس دنیا مین کچھ
دن رہنے کے واسطے چاہتا تھا لیکن اگر وہ صورت ایک بھی ان فرائض سے جو سکھے

حق مین واجب ہین میرے دلسے بھلاتی اسمین کچھ نہین کہ مین اس صورت کی ساتھ
بھی ملول و رانده و بگین رہتا مین نے بار ہا یہ دعا مانگی ہی کہ ہم دونونکی محبت و الفت
انداز سے رہی کہ ہم دونون جئین اور اُسکی چاکری بجالائین لیکن ہم اپنی آن داُسی کی
رضامندی پر چھوڑتے ہین اور اسی کی رضا سے راضی ہین ہان اتنا البتہ کہہ سکتی ہین
اے رحیم تو ہم دونون کو جدا نہ کر ہم دونون کو عقبی مین بھی نیا وجود ساتھ ہی بخش یا یہ کہ ہم دونون
اپنی پوری محبت عطا کر اور اسی دنیا مین ہم لوگون کی زندگی سے اپنی عظمت بڑھا لیکن
مین ہرگز نہین جانتا کہ انمین کون سی بات بہتر ہی اور کونسی بات وہ ہم لوگون کو اپنے لائق
پاک کرنے کو ضرور سمجھتا ہی۔
اتنا کہکر گلاب خاموش ہوا ضعف شدت سے طاری ہو گیا تھا چمیلی نے مطلق سر
اُٹھایا گلاب کے آخری کلام نے اسکے دل کو خالق کی طرف رجوع کر دیا تھا صدق دل سے
اپنے اور گلاب دونونکے لیے دعائین مانگتی تھی کہتی تھی کہ یا پروردگار رحیم ہم دونون کو
اپنی رضا پر راضی اور شاکر رکھ اور کبھی کہتی کہ یا رحیم کریم مجھے اس واقعہ کا جسکا وقوع ہو
آنا تو مناسب سمجھے بے گناہ دہشت کے مغلوب کرنے کی توفیق بخش اور جو کچھ نازل ہو
اُسے مہربانی ماننے کو آمادہ رکھ۔
چمیلی کے دلمین اسوقت نہایت پریشانی تھی اور منہ سے بے اختیار آواز آہ بھرنے کی
نکل آتی گلاب نے کچھ دیر تو اُسے اسی حالت مین رہنے دیا لیکن آخر آہستہ اُسکے سر پر
ہاتھ رکھکر کہنے لگا (آواز گلاب کی اٹک اٹک کر نکلتی تھی)
گلاب۔ اے عزیز چمیلی اگر بالضرور ہم دونون کو جدا بھی ہونا پڑے تو اس جدائی کی عمر
بہت تھوڑی ہی اس وصال دوامی کی بقا کو خیال کرو کہ جو آخر ہم دونون کو نصیب ہو گا
بقا کے سامنے یہ زمانہ کچھ بھی حقیقت نہین رکھتا اے عزیز چمیلی اس حالت کی تیاری
مین تم بدل مصروف ہو اپنے معلم آسمانی کے سامنے اپنا دل کھولو وہی تمہارے

دل کو اپنی مرضی مطابق درست کریگا وہی تمہارے دل کی ساری خواہشین اور محبتین اپنی طرف رجوع کریگا اور تب تم دنیا مین بھی یہ بات کہ سکوگی کہ ہمکو جسقدر دکھ ہوا وہ ہمارے ہی بھلے کے واسطے تھا اور جب ہم دونون دوسری دنیا مین ملاقی ہونگے الے جمیلی اسوقت ہماری خوشی کا کیا عدد و حساب ہو کیسی حقیقی وہ دنیا اسدم مجھے دکھلائی دیتی ہے۔

جمیلی گلاب کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین پکڑکر کمال آرزومندی سے کہنے لگی کاش مین ایسا ہی کرسکتی جیسا تم چاہتے ہو کاش مین اپنے تئین بالکل خدا ہی کی مرضی پر چھوڑ سکتی

گلاب۔ ای پیاری وہ تمھاری اس آرزو پر لحاظ کریگا اب تم ذرا میری روح کی بھی بیزاری ار مجھ مین پڑھنیکی طاقت مطلق نہین اتبک تو تھوڑا پڑھکر مجھے سناتی تھے لیکن اب پیاری مجھے تمھارا بھروسا ہے۔

جمیلی۔ لیکن گلاب تم تھک گئے ہو ذرا آرام کرلو۔

گلاب۔ بہت بہتر اب پیاری جو تم بتلاوگی وہی مین کرونگا۔

جمیلی گلاب کے پاس بیٹھ گئی گلاب خاموش تھا مگر نگاہ اسکی جمیلی پر تھی جمیلی اسکے چہرے کے آثار دیکھ رہی تھی کہ جسمین درد کو تخفیف رہی جب گلاب کو سننے کی طاقت ہوئی تو جمیلی کتاب کے وہ سب مقامات جو انسان کو موت اور دنیا کی ناپایداری اور جنرون کی گذر کر آگے کو لیجاتے ہین پڑھکر سنانے لگی جمیلی کو بھی انکے پڑھنے سے تسکین اور قرار اور توکل کی زیادتی ہوئی۔

تیرھوان باب

غرض اسی طرحسے وہ دن گذرا شام کو جراح نے آنے کا وعدہ کیا تھا جمیلی اسکی منتظر تھی اور دمبدم اسکے قدم کی آہٹ لیتی تھی آخر وہ جراح اپنے وقت موعود پر آکر حاضر ہوا جمیلی وہان سے اٹھکر باہر نکل آئی جراح نے گلاب کے زخم دھوئی پٹی بدلی

جب جراح باہر نکلا چمیلی اسے ایک گوشے مین لیگئی اور بہت منت کرکے پوچھنے لگی کہ
حال ہو مجھے سچ سچ بتلادو۔
جراح۔ آج گلاب کی تپ کو تخفیف ہی کل مین ہڈی بٹھلاؤنگا۔ گلاب کا عجب مزاج
عجب طبیعت ہی درد برداشت کرنے کے لیے تو ایسا استقلال مینے آجتک کسی بیمار مین
نہین دیکھا گو مین کبھی پوچھتا ہون کہ آپ کو درد تو نہین ہوتا تو مسکرا کر فرماتے
کہ ای میان جراح معالج حقیقی میرا ادری ہی وہ تمسے زیادہ حکمت رکھتا ہی اور حکمت نہین
کہ کبھی خطا کرے ای چمیلی وہ ہمیشہ مہربانی کے ساتھ مجھے اسیطرح جواب دیتا ہی۔
چمیلی کی آنکھین بھر آئین۔
چمیلی۔ لیکن کیون میان جراح کیا ہڈی بٹھانے مین کچھ خطرہ ہوا کرتا ہی۔
جراح۔ ہڈی بٹھانے مین اسقدر خطرہ نہین ہی کہ جیسا اسکے نتیجے ہوا کرتا ہی لیکن گلاب
ہم لوگون کو ہمارا کام سکھلاتے ہین وہ فرماتے ہین کہ ہملوگون کو وہی کام چاہیے
مناسب معلوم ہون پیچھے جو کچھ کہ اُنسے نتیجہ نکلے وہ خدا کے بھروسے پر چھوڑنا چاہیے
آیندہ کی ساری باتین خدا کی حکمت عملی کاملہ نے ہملوگونسے چھپا رکھی ہین حال مین جو
کام کرنا چاہیے یہ صاف ہی۔
چمیلی۔ آپ سچ فرماتے ہین آپ نے میری بات کا جواب نہ دیا خیر شاید اسوقت یہی مناسب
جراح۔ اب آپ اور گلاب دونون آج رات بھر خوب آرام فرمائین اور اس محنت کے
واسطے جو درپیش ہی آمادہ ہو رہین پرسون کے روز گلاب کیواسطے چپ چاپ آرام
سو رہنا ضرور ہوگا ہرگز کسیطرح کی ہلچل نہونے پاوے اور آپ کو بی بی خوب جتنا بڑی خبردار
سے اسکی بیمارداری کرنی پڑیگی چمیلی نے زیادہ اس بات مین کچھ سوچ بچار نہ کیا وہان
گلاب کے کمرے کی طرف چلی جراح کے اُسے اگرچہ بالکل ناامید تو نہ کردیا تھا تاہم اسکی
شک آمیز گفتگو سے چمیلی کے دلمین ایک ملال سا پیدا ہوا جو کچھ کہ جراح نے کہا تھا اس

ہرگز وہ آیندہ کا کچھ خیال نہ کر سکتی تھی اور جو کرنا بھی چاہتی تھی تو دل بیٹھا جاتا تھا۔
گلاب کی وہ بیمار آنکھین جمیلی کو دیکھتے ہی خوشی سے روشن ہوگئین نتھو اسوقت
سکے پاس بیٹھے تھے جمیلی کو دیکھتے ہی اُٹھ کھڑے ہوے۔
یلی۔ ای صاحب آپ کیون اُٹھتے ہین آپ اسجگہ رہیے اگر میری آنے سے گلاب کی
وست اُسے اسطور پر چھوڑ کر اُٹھنے لگین گے تو پھر گلاب کو میرا یہان آنا نہایت
ناق گذرے گا۔
لاب۔ پیاری آج رات بھر نتھو ہی میرے پاس رہینگے تم میری اس بات سے بُرا نما نو
گر مین تمھین اپنی بیمار داری مین دیکھونگا کہ تھک کر ماندی ہوئی جاتی ہو تو پھر تم کیا
ممکن سمجھتی ہو کہ تندرست ہو جاونگا دیکھو میری اتنے دوست مجھپر مہربانی فرماتے ہین
در میرے پاس رہنا چاہتے ہین کہ میری بیمار داری بھی ہو جاویگی اور کیسکو تھکاوٹ
ور ماندگی بھی نہ آئے گی۔
یلی گھنٹے ایک تک مضطرب سی خاموش بیٹھی رہی مگر جب گلاب نے بہت اصرار کیا
ب اُسنے نتھو اور اُنکے ملازمون کی خبرداری مین وہان چھوڑ دیا اور اُٹھی اور یہ
کئی کہ خیر پیارے آج تو مین تمھارا کہنا مانتی ہون لیکن پھر کبھی مجھے اسطرح جدا ہونے کا
کم نہ دینا جمیلی اپنے کمرے مین آئی اور اس ارادہ سے کہ اگر بن پڑے تو کچھ دیر آرام کر لے
ہمین دوسرے روز کام کرنے کی خوب طاقت رہے چاہا کہ فکر و تردد کے سب
یالون کو اپنے دل سے باہر نکالے اور آنکھ بند کر کے سو رہے کچھ دیر تک تو یہ کوشش
سکی بیفایدہ رہی لیکن آخر تھکاوٹ کے باعث نیند نے اسکے اضطراب طبیعت پر غلبہ
یا اور خواب مین آگئی کیا دیکھتی ہے کہ سکھ پورہ مین ہی گلاب بھی اسی جگہ ہے شروع
مار ہوا اور ہر طرف گل گلزار کھل رہا ہے آنکھ جو کھلی تو یاد آیا کہ تو کہان اور سکھ پورہ کہان موسم
ہار کہان اور یہ رنج و تیمار بیمار داری کا کہان دل گھبرا گیا پلنگ سے اُتر پڑی کھڑکی کھولکر

جو باہر نگاہ کی سکھ پورہ کے گلزار کے بدل کلکتہ کے مکانات دکھلائی دیتے ہنوز
باقی تھی لیکن اُسنے فرائض مذہبی ادا کیے اور بعد از دعا و مناجات گلاب کی کمرہ کی
مکان مین اسوقت بالکل سنسان تھا دروازہ کمرہ کا آدھا کھلا ہوا تھا جمیلی
آہستہ دبے پانون نزدیک گئی نتھو گلاب کے پاس بیٹھے تھے پیٹھ اُنکی جمیلی کی طرف
فاصلہ پر ایک لالٹین جل رہی تھی اُسی کی چمک سے کتاب پڑھ رہے تھے جب
آہستہ سے لوٹتے تو نظر بھر کر گلاب کو دیکھتے پھر پڑھنا شروع کرتے گلاب تب تک
مین تھا جمیلی نے دعا مانگی کہ جناب باری تو گلاب کو آرام بخش اور برکت دے
دروازہ سے اندر نکل آئی اور پاس ہی بیٹھ گئی خدا سے دعا مانگتی تھی اور گلاب کی
کا انتظار کھینچ رہی تھی گلاب آرام سے سوتا رہا جمیلی کی دعا قبول ہوئی جمیلی
روح پاک کو تسکین اور قرار معلوم ہوا اور رو بآسمان ہو کر شکرانہ ادا کرنے
جون جون وہ جناب کبریا مین اپنی پیشانی گھستی تھی اسکے دل کو تسلی اور صلح کل حاصل
ہوتی تھی اور اسکی طرف جو تمام نیکی اور تمام پاکی اور تمام خوشبوؤن کا منبع اور مصدر
میلان طبیعت اور محبت زیادہ بڑھتی گئی آخر جمیلی کو گلاب کی آواز سنائی دی فی الفور
اُسکے پاس گئی اور کمال الفت سے پوچھنے لگی کہ کہو اسوقت طبیعت کیسی ہے نیند کیسی آئی۔
گلاب کا جواب اُسنے اپنی امید سے زیادہ پایا اور گلاب کے چہرے سے بھی فراغت اور
تازگی جو نیند آجانے کے باعث حاصل ہوئی ظاہر تھی اُسکی نگاہون سے دل کی حالت
تسکین و قرار اور بلند ہمتی ہویدا تھی۔
گلاب۔ ای دوست نتھو جب تک کہ جناب باری مین ہم لوگون کی طرف سے شکر و سپاس
ادا نہ کرو میرے پاس سے نہ ہٹو نتھو فی الفور رو بآسمان ہوئے اور جمیلی بھی سیدھی کھڑی ہوئی
نتھو نے بہت موثر زبان مین شکر و سپاس ادا کیا پھر اُٹھکر بچون کی طرح الفت کے ساتھ
گلاب سے رخصت مانگی اور کہنے لگے کہ گلاب آج تو دن بھر تم مجھے اپنے پاس

رہنے کی اجازت ہو۔
گلاب۔ جیسی تمھاری مرضی لیکن اتنا دیمین یقین رکھو کہ مجھے دنیاوی دمطلق درکار نہین
چمیلی نہقو کا مطلب سمجھ گئی اور جب وہ چلے گئے تو اس بات سے نہایت خوش ہوئی
کہ اس روز وہ گلاب کے پاس دن بھر حاضر رہیگی۔
گلاب۔ ای چمیلی مجھے اس بات سے صرف رنج حاصل ہوتا ہے لیکن مین جانتا ہون کہ
اگر مین اُنکی جگہ پر ہوتا تو میرے دلکا بھی وہی حال ہوتا اسوجہ سے مین نے کچھ عذر نکیا
لیکن مجھے بخوبی یقین ہے کہ وہ میری تکلیف کے خیال سے حالانکہ مجھے اسقدر تکلیف نہوگی
مجھے زیادہ تکلیف اٹھاوینگے اس دنیا مین محبت صادق کا یہی نتیجہ ہے پر چمیلی وہ بھی
وقت آتا ہے کہ جب ہلوگ ایک دوسرے کو پیار کرینگے اور تکلیف اور تجاوز اور تبدل
کی کچھ دہشت نرہیگی۔
چمیلی۔ بیشک پیارے لیکن اس خودغرضی کو کیا کرون کہ ہم مین سے صرف ایک کیلیے
اس خوش زمانہ کا نزدیک ہونا میرے دل کو نہین بھاتا اگر دونو کے واسطے ہوتا تو مجھے
بھی موجب کمال خوشنودی کا تھا۔
گلاب۔ تم کیا خوش ہو تین کیا تمھین کسی بات کی دہشت نہین ہے کیا تمھین آیندہ کے
بنسبت کچھ شبہہ نہین۔
چمیلی۔ کیا مجھے خوف اور شبہہ ہونا چاہیے۔ گلاب سچ بتلادو کیا تمھاری سمجھ مین صرف
خیال انجام لکاتی ہون کیا تمھاری سمجھ مین میری امید محض بے بنیاد۔
گلاب۔ پیاری مجھے امید ہے کہ تمھاری امید بے بنیاد نہین اور مجھے بھروسا ہے کہ
تمنے اُسکا سہارا لیا ہے جو روح کے واسطے صرف ایک ہی پناہ ہے موت کی تیاری کے
واسطے پیاری اپنے مالک خدا تعالیٰ سے ہملوگون کو ایسی دلی محبت رکھنی چاہیے کہ
اگر وہ ہملوگون کو زندہ رکھے تو اس زندگی کے واسطے بھی وہ محبت سب سے بہتر

کار آمد ہو۔

گلاب کے چہرے پر تھکاوٹ بہت معلوم ہونے لگی ناچار چمبیلی کے بہت کہنے سے گھنٹے ایک سو گیا۔ چمبیلی خاموش پلنگ کے پاس بیٹھی رہی اسی عرصے مین کسی شخص کے قدم کی آہسٹ ملی وہ جراح تھا چمبیلی اسکی صورت دیکھتے ہی زرد ہوگئی اور غش مین آگئی

گلاب آپ جناب آج تو کچھ سویرے تشریف لائے۔

جراح۔ نہین اپنے معمولی وقت پر آیا ہون

گلاب۔ ہان تو آج چمبیلی دن بہت جلد چڑھ آیا۔

جراح نے نبض دیکھی۔

گلاب۔ کیسے نبض آپ کی مرضی مطابق ہی۔

جراح۔ خوب مین اپنے بھائیون کو بھی بلالون۔

گلاب۔ جب چاہیے۔

جراح اُٹھکر باہر گیا۔

گلاب نے چمبیلی کے گال کہ اسوقت بالکل زرد ہو گئے تھے چومے اور کہا کہ پیاری اب اسوقت تم یہانسے ہٹ جاؤ۔

چمبیلی۔ ای گلاب کیا مین کچھ بھی کام نہ کر سکونگی یہانسے ہٹ ہی جانا پڑیگا۔

گلاب۔ اے پیاری تم میرے حق مین دعا دو اس سے ہم دونون کو سہارا ملیگا۔

چمبیلی کو جراح کے قدمون کی پھر آہسٹ ملی کمال بیتابی کی حالت مین گلاب کے ہاتھ کو اپنے لبون پر لگایا اور جون ہی جراح کو اپنے کمرے مین آتے دیکھا اُٹھکر دوسرے کمرے مین چلی گئی چلتے وقت تھوڑے دیکھنے کو مڑکر نگاہ کی وہ اسی جگہ موجود تھے اور اُنکے چہرے سے سکون و قرار اسقدر پایا گیا کہ چمبیلی کے دلکو اور بھی زیادہ اطمینان ہوا۔

گلاب - اے عزیز نھتو نزدیک وراپنے سینہ پر میرا سر رکھو-

نھتو نے گلاب کا سر اپنی چھاتی پر رکھ لیا اور جراح اپنے اوزار نکالکر چیر پھاڑ کے لیے مستعد ہو گئے چمیلی بمشکل تمام اپنے کمرے تک پہونچی جاتے ہی غش کھاکر مردہ سی زمین پر گر پڑی اور بہت دیر تک اسیطرح بیہوش پڑی رہی آخر جب کچھ ہواس درست ہوے دم آیا تو آنکھ کھولی دیکھتی کیا ہے کہ بیچاری صندل اسکے پاس کھڑی ہے اور آثار تفکر اسکے چہرے سے ہویدا ہین چمیلی چونک پڑی اور بے اختیار پکار اٹھی کہ مین کہان ہون یہ کیا ہو گیا پھر جب اپنا ہوش سنبھالا اور جو کچھ گذرا تھا اسے یاد کیا تو بولی کہ ہاے یہ جراح ابھی کام سے فارغ نہ ہوے بعد ازان منھ ڈھانک کر خدا سے گلاب کے حق مین دعا مانگنے لگی آواز اسکے منھ سے بمشکل تمام رک رک کر نکلتی تھی-

چمیلی - کسقدر ان لوگون نے دیر لگائی ہے جاکر دیکھتی ہون-

یہ کہکر چمیلی وہان سے اٹھی اور آہستہ آہستہ گلاب کے کمرے مین گئی جراح چلے گئے تھے ایک حکیم کو چھوڑ گئے تھے نھتو وہان موجود تھے گلاب کی مسہری کے پردے پڑے ہوے تھے چمیلی کے جاتے ہی حکیم نے اسے اشارہ کیا کہ خبردار بولنا نہین چمیلی گلاب کی مسہری کے پاس بیٹھ گئی حکیم اور نھتو بھی کچھ دیر تک بیحس و حرکت بیٹھے رہے چمیلی اپنے کان مسہری کی طرف دیے ہوے تھی لیکن آواز گلاب کے تنفس تک کی بھی نہ سنی تھوڑے عرصہ مین حکیم مسہری کے نزدیک آیا اور آہستہ سے اسکے پردون کو ہٹایا چمیلی نے گلاب کو جو بجدے سست اور سفید دیکھا ایک سکتے کے عالم مین آگئی گلاب کی جب چمیلی پر نظر پڑی تو اسی نقاہت کی حالتمین مسکرایا حکیم نے کچھ دوا اسکے منھ مین دی اسنے بمشکل تمام اسے نگلا اور پھر لحظہ ایک چمیلی کی طرف دیکھکر اسطرح پر ہونٹون کو ہلایا گویا کچھ کہنا چاہتا تھا مگر بات زبان سے کچھ بھی نہ نکلی اور آنکھین اسکی بند ہو گئین چمیلی نے جو اسکی یہ نوبت دیکھی چہرے کا رنگ فق ہو گیا

کلیجہ کانپنے لگا حکیم کی نگاہ گھڑی پر تھی تھوڑی ہی دیر بعد گلاب کو مقویات
پلایا جاتا تھا۔

حکیم سارا دن اسی جگہ حاضر رہا لیکن آخر جب رات بہت گئی تو گلاب کو چمیلی کے
سپرد کیا چمیلی نے ہر ایک بات دوا دارو کی حکیم سے شرح وار پوچھ لی تھی کوئی
نکتہ باقی نہ چھوڑا تھا اور طریقہ بھی اسکے علاج کا بخوبی دل لگا کر دیکھ لیا تھا۔

جب دوا پلانے کا وقت آیا اور چمیلی نے پیالہ گلاب کے منھ لگایا اُسنے مسکرا
اور خوشی کے اثر سے کوئی لحظہ ایک اُسکی آنکھوں میں تاب سی آگئی آہستہ سے کہنے لگ
مجھکو کچھ تکلیف نہیں ہے چمیلی نے زیادہ بولنے سے اسے منع کیا اور صرف اتنا
کمال آہستگی سے کہکر خاموش ہو رہی کہ شکر خدا کا۔

حکیم اس سے گفتگو کرنے کو باصرار منع کر گیا تھا گلاب جب چمیلی اُسکے نزدیک جاتی
چاہتا تھا کہ کچھ بولے لیکن وہ آپ بولتی نہ اُسے بولنے دیتی۔

غرض کئی روز تک گلاب اسی حالت ضعف و نقاہت میں پڑا رہا حکیم چمیلی کے
تفحص و استفسار کا جواب برابر ٹالتا رہا یہانتک کہ چمیلی معلوم کر گئی کہ گلاب کی طبیعت
رو باصلاح نہیں لاتی اور حکیم اور نیز وہ دونوں دریائے یاس و ہراس میں غوطہ زن ہیں
ناچار اس شب و روز کے کشمکش پیچ اور محنت سے چمیلی کا دل بھی ٹوٹنے لگا ایک روز
شام کے وقت چمیلی گلاب کے پاس بیٹھی ہوئی تھی اور وہ خواب میں تھا ابتک تو
نیند تھوڑی ہی دیر میں اچٹ جاتی تھی لیکن اس روز کئی گھنٹے تک وہ بآرام تمام سوتا رہا
چمیلی غیر معمولی بات دیکھکر بہت ہراسان ہوئی اور اسی پر سر جھکائے کھڑی رہی چہرہ
گلاب کے سکون و قرار کے آثار نمودار تھے بلکہ ایک طرح کی مسکراہٹ نمایاں تھی
تنفس بھی اسکا بہت درست تھا اگرچہ چمیلی کو نبض کی خوب اٹکل تھی پر اسکا حیا دامن گیر
پڑا کہ اُسکی نبض دیکھے اور اُسے چھیڑے اتنا البتہ قرینے سے دریافت کر گئی کہ نبض

بھی اور روزونکی بہ نسبت بہت درست ہیں وہ جو اکثر یہ بات سنتی رہی تھی کہ مرنیکے قبل
بیمار کو ذرا سی دیر کے لیے طاقت آجاتی ہو اور اسکے آثار درست دکھلائی دیتے ہین
وہ خیال سدم موجب کمال تشویش کا ہوا جھک جھک کر اسکے چہرہ کو دیکھتی اور
ہردم یہی خیال کرتی تھی کہ بس اب جو دم باہر نکلا ہی پھر نجائیگا چمیلی کا بدن محنت سے
تھک گیا تھا اسقدر دل بھی اُسکا شب و روز کے تردد و تفکر سے سُست پڑگیا تھا
گلاب اسیطرح کئی گھنٹے تک آرام سے گہری نیند مین سوتا رہا اور جب آنکھ کھلی تو ادھر سے
حکیم بھی آپہونچا حکیم نے گلاب کی نبض ہاتھ مین لی اور چمیلی حکیم کا چہرہ دیکھنے لگی۔
حکیم کے چہرے سے نبض دیکھتے ہی خوشی ظاہر ہوئی۔

حکیم۔ لو اب تو نبض بدلی اب مہربان جبرأ آپ کو اس دنیا مین رہنا پڑا۔

چمیلی کو گویا شادی مرگ ہوئی بیہوش ہوکر قریب تھا کہ گر پڑے حکیم نے تھا مگر گلاب
کی آنکھون سے اوجھل اُسے کرسی پر بٹھایا آنکھون سے آنسوؤنکی دھار جاری تھی
جب چھاتی ذرا ہلکی ہوئی تو اُٹھکر پھر گلاب کے پاس گئی دیکھا کہ وہ منھ پھیرے ہوے
خیال مین ڈوبا ہوا ہے اور آنکھین آسمان کی طرف اُٹھائے ہی جب گلاب نے
چمیلی کو دیکھا دست بوسی کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

گلاب۔ پیاری کیا ہی تمنے میری بیمارداری کی ہی حکیم صاحب آپنے انکو کیونکر اسقدر محنت
اُٹھانے دی وہ ہمیشہ یہی کہتی تھین کہ آپ کا اسی ڈھب حکم ہی اگر مین کچھ بات کہتا
یہ سنتین نہ اُسکا جواب دیتین۔

حکیم۔ اب چمیلی جسقدر آپ فرماوینگے باتین کرینگی اور آرام بھی جتنا چاہین گے لینگی
اب میری دانست مین آپ کے پاس شب و روز حاضر رہنے کا کام نہین پڑیگا۔
حکیم تو یہ کہکر رخصت ہوا۔

گلاب۔ پیاری دیکھو تو تمہارا چہرہ کیسا سفید ہوگیا ہے اور تمہارے بدن مین کسقدر

نقاہت آگئی ہی بیماری کیون میرے دلکو ستاتی ہو جاو جا کر کچھ دیر آرام کرو اب
تمکو یہان ایک دم بھی بیٹھنے نہ دونگا۔

چمیلی۔ لیکن گلاب میری نسبت مین تم غمگین معلوم ہوتے ہو تمھین اس دنیا
رہنے کا رنج ہوا تم پیارے میری خاطر لگے رہی ہو مجھے رہنما اور صلاح کار جا
خدانے میری دعا قبول کی۔

گلاب۔ نہین چمیلی بلکہ ماجرا برعکس ہی حکیم کی بات سنکر مجھکو کمال خوشی ہوئی مین
اپنے تئین اس بات کی ترغیب دی تھی کہ مین فی الواقع موت کا خواہان ہون ور
شفا پانے کی آرزو نہین رکھتا اور مین صرف راضی برضا نہین ہون بلکہ اس دنیا
چیزون کی بہ نسبت اور اے چمیلی خود تمھاری بہ نسبت بھی ان عظمت وشوکت کی امید
کو جو دیندار دوسری دنیا مین رکھتی ہین مینے ترجیح دی لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ اب میر
بدن مین پھر طاقت آنے لگی تو تعلقات دنیاوی نے مجھکو پھر اپنے جال مین پھنسانا
شروع کیا اے جان عزیز اگر مجھے یہ معلوم ہوتا کہ دینداری بغیر یہ دنیا محض ناچیز
تو بیشک مجھے اپنے سچے دیندار ہونے مین بڑا ننگ ہوتا۔

چمیلی۔ ای پیارے گلاب جب خدا تمھین عنایت کرتا ہی تو اس زندگی کے ناز و نعمت
کی قدر کرنا کچھ بیجا نہین ہی ایک مرتبہ تمنے مجھسے کہا تھا کہ جب مین تمکو انکی قدر رتے
زیادہ کرتے دیکھون تو متنبہ کر دیا کرون مین حتے الامکان اس بات کو یاد رکھونگی
لیکن خیال مین تو اگر انسے نفرت اور ناامیدی کے ساتھ اپنا رخ پھیرتے تو یہ بات
بھی بیجا ہوتی پیارے تم مرنے کے واسطے ہر طرح مستعد تھے اب تم زندگی بھی اسطرح
بسر کر سکوگے جسمین خدا کی اس دنیا مین عظمت بڑھے تمکو اس بات کی جدوجہد مین خوشی حاصل
اور مین تو جہانتک میرا مقدور ہوگا اسکی عظمت کے بڑھانے مین تمھاری ہر ایک ارادہ مین
مددگار رہنے سے کسقدر خوش رہونگی اسکا کچھ بیان ہی نہین ہو سکتا۔

چودھوان باب

کئی دن تک چمیلی اپنا سارا وقت گلاب کے کام مین لاتی رہی کبھی کتاب پڑھکر سناتی کبھی گاتی بجاتی کبھی اپنی بھولی باتونسے اسکا دل بہلاتی اور ہر روز اسکا من لبھانے کے لیے ایک نیا اختراع و ایجاد نکالتی گلاب اگرچہ ابتک ضعف و نقاہت کے باعث اپنے کمرے سے باہر نہ نکل سکتا اور پیر بھی چوٹ کے باعث چلنے مین لنگڑاتا تھا تاہم روز بروز روبشفا لاتا جاتا تھا دن دونا رات چوگنا تھا چمیلی مارے خوشی کے پھولے نہ سماتی تھی چہرے پر بھی تازگی اور رونق سی آگئی اور قدم بھی ہلکے اٹھنے لگے وہ ناز کی بھری ہوئی خوش ادائیان اور جوانی کی اٹھکیلیان پھر ویسی کی ویسی ہوگئین۔

چمیلی۔ پیارے! اب حکیم نے اجازت دیدی ہے اگر تمھارا دل چاہے تو ایک ایک دو دو دوستون سے بھی ملاقات کیا کرو تمھاری ملاقات کے واسطے اسقدر آدمی آرزو رکھتے ہین کہ اگر دو دو آدمی کی بھی ہر روز ملاقات کیا کروگے تو کم سے کم ایک مہینہ لگے گا

گلاب مسکرایا اور حکیم کی اس اجازت سے کچھ خوش نہ دکھائی دیا۔

گلاب۔ اے چمیلی مجھے ڈر لگتا ہے کہ شاید مجھے اسقدر شفا حاصل ہونیکا افسوس کرنا پڑے وہ سب دوست چاہے جسقدر مہربان کیون نہون لیکن تمھارے مانند بیمار دار کب ہوسکتے ہین۔

چمیلی۔ اور کیا۔ جب وہ آئینگے تو تم مجھے باہر نکالدوگے۔

گلاب۔ کیا تم خود نکلجانا نچاہوگی؟ کیا کرون میری خودغرضی نہین مانتی ورنہ مین خود چاہتا ہون کہ تم اس بیمارخانہ سے جو تمھارے باعث مجھے سب جگہونسے زیادہ پیارا معلوم ہوتا ہے بھاگ جاؤ لیکن چمیلی ب رات زیادہ جاتی ہے اور۔

چمیلی۔ اور کیا تمھارا ارادہ ہے کہ مین پڑھکر سناؤن کیا کوئی بھی چیز کبھی پیارے تمھارے واسطے فرائض و واجبات مذہبی کو بھلا نہین سکتی۔

گلاب نے مُسکرا کر کہا کہ چمبیلی کیا تم چاہتی ہو کہ مین تمھارے سامنے اپنے دل
باتین ظاہر کرون۔
چمبیلی۔ ہان ایک دفعہ تو مجھے اس بات کی آرزو ہے۔
گلاب۔ بہت اچھا سنو! مجھے اسطرحکا فرض اکثر اسواسطے نہین فراموش ہوتا کہ
وقت معہودہ آ پہونچا ہے اور یاد دلاتا ہے تاہم کبھی کبھی مین ادائے فرض سے قاصر
اور شاید اب بھی ایسی کم فرصتی کے درمیان مین اس سے قاصر رہتا لیکن احسان
نہ ماننا اور شکر و سپاس ادا نہ کرنا اس بات سے میرے دل مین ایک ایسا
درد و الم اور افسوس پیدا ہوتا ہے کہ مین کچھ بیان نہین کرسکتا ہان اگر مین اب
سارے جنگ جدل کا حال جو مدت تک ایمان و تحریص اور امید و بیم اور خوشی و
غم کے درمیان ہوتے رہے ہین اور جنکے باعث میرے اس سفر کی یہ تھوڑی سی
راہ طے ہوئی ہے تھین کہ سُناؤن تو البتہ ممکن ہے۔
چمبیلی۔ بس گلاب اب بہت زیادہ نہ سُناؤ رات بہت گئی اور دل بھی اسوقت نہایت
گھبرایا ہوا ہے۔
گلاب۔ اے پیاری تم اپنے دلکو جانچنے مین اور اُسے اسکے مالک حقیقی کی طرف رجوع
کرنے مین ہرگز دیر نہ کرو اگر ہمارے یہ سب ناز و نعمت اور ہماری اس مالک حقیقی کے
درمیان فرق ڈالینگے تو یاد رکھو کہ انجام اُسکا رنج و مصیبت ہوگا۔
گلاب نے کتاب مین ایک ایسا مقام چمبیلی کے پڑھنے کو نکال دیا کہ اُسنے اسکی تمام اُسکے
دلسے پریشانی دور کردی چمبیلی کی آنکھون سے بے اختیار آنسو جاری ہوئے پھر
گلاب نے اُسکے ساتھ اس قرینے سے گفتگو کی کہ چمبیلی کو اپنے دلکی حالت بالکل
ٹھیک ٹھیک بیان کردینی پڑی اس گفتگو کے درمیان زیادہ واقفیت اور تجربہ کے
باعث کمال مہربانی اور محبت کے ساتھ بہت سی صلاحین دیتا رہا یہانتک کہ چمبیلی کو

معلوم پڑا کہ گلاب کی یہ باتین اُسکی عاقبت کے سدھارنے کو بقدر ازدیاد محبت کا باعث ہوئین کہ ویسی اور کبھی کوئی بات نہوئی تھی گلاب بھی اس بات مین جمیلی کیواسطے حد سے زیادہ دلدہی اور شفقت کرتا تھا۔

کئی روز تک شام کے بعد گلاب دیوانخانے مین اپنے دوستون کے ساتھ ملاقات کرتا رہا اور حسب الاجازت حکیم کے باہر بھی سوار ہوا کیا آخر کلکتہ سے کوچ کرنے کی سب تیاری ہو گئی جمیلی سکھ پورہ کی طرف مراجعت کرنے سے نہایت خوش تھی لیکن سچ پوچھو تو اسکو گلاب کے ساتھ ہر جگہ خوشی حاصل تھی جون جون گلاب کی بدن مین زور آتا جاتا تھا اسکی طاقت گفتگو بھی بڑھتی جاتی تھی اور اگرچہ وہ ہمیشہ اپنے کلام کی باگ ایسے مضامین کی طرف موڑتا جنکو لوگ عموماً بزم و مجلس کے انبساط کا موجب نہین سمجھتے تاہم وہ گویا اپنے سارے ہمجلیسون کی جان تھا۔

ایک روز اسیطرح بعد شام کے جب وہ اپنے ہمجولی دوستون کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا یون کہنے لگا کہ سنو جو بات خدا کے سامنے ہم لوگون کو کرنی یا کہنی یا سوچنی ناروا اور ناروا ہے اُسے کرنا کہنا اور سوچنا ہی کیون چاہیے شرع مین کوئی ایسا حکم نہین ہے کہ جو ہم لوگون کو بے گناہ دل لگیون سے منع کرتا ہو بلکہ مجھے اب تعجب ہوتا ہے کہ بے دین کیونکر کسی کا دل مفرح اور منبسط رہ سکتا ہے مجھے تو گفتگو مین جب تک کوئی ایسا تذکرہ نہ آئے کہ جس سے ہم لوگون کو اپنے خالق پروردگار کے حضور مین ہونا یاد پڑجاوے ہرگز چین نہین پڑتا ہاے وہ لوگ بھی کیا ہی بھولے ہوے ہین کہ جو دینداری کو موجب اُداسی کا سمجھتے ہین اس سے زیادہ دینداری کی خاصیت سے کیا ناواقفیت ہوگی۔

آخر کلکتہ سے چلنے کا وقت آن پہونچا۔

جمیلی ۔ کیا ہی اچھا آج شام کا وقت ہر کیا ہی دل کو لبھاتا ہے۔

جب شہر سے باہر نکل گئے اور ہر طرف پہاڑ کے پھول اور سبزہ زار دکھائی دینے لگا تو
اُدھر آفتاب کمال آب و تاب سے غروب ہوتا دکھائی دیا اور ادھر مندی مندی ٹھنڈی
خوشبو سے بھری ہوئی ہوا آنے لگی جمیلی کے دل پر کہ مدت سے شہر کے اندر بیمار خانہ مین
رہی تھی بڑا ہی اثر ہوا۔

جمیلی - وہ بھی کیسے آدمی ہین جنکا دل شہر مین لگتا ہے ہم لوگون کے دل کی تو شہر مین جاتے
ہی آدھی خوشی رہ جاتی ہے۔

غرض شفق پھولی ہوئی تھی شام کی بہار دیکھتے ہوا کھاتے دونون آدمی چلے جاتے
تھے کہ اسی عرصہ مین چاند بھی اُگ آیا چاندنی کے سبب سے کیفیت دوبالا ہو گئی
ہر طرف صلح چھا رہی تھی گلاب خاموش تھا جمیلی نے اُسے چھیڑنا مناسب نہ سمجھا
لیکن خیال جمیلی اُسی کا باندھ رہی تھی جب تک دل مین سوچتی کہ اب مین گلاب کو ان
لوگون کے درمیان جو دل سے اُسکے ساتھ محبت رکھتے ہین اسحالت مین کہ وہ
اپنی ساری عمر اُس پاک پروردگار کی چاکری مین جو اُسے سب سے زیادہ پیارا ہے
صرف کریگا خوشیان مناتے ہوئے دیکھونگی اور مین بھی اُنمین شریک ہونگی وہ بھی
سکھ پورہ اور اُسکی فضا اور بہار اور چمن اور روشون کا تصور باندھتی تھی کبھی وہ اپنے
دلمین بچارتی کہ اب پھر گلاب وہان میرے ساتھ ہوگا اور ہم دونون اپنے سب
بھاری بھاری منصوبے پورے کرنے مین اور باہم خوشیان حاصل کرنے مین
مصروف ہونگے کبھی یاد کرتی کہ بی بی مونگا گلاب کے پہونچنے کی خبر سنکر کسقدر خوش
ہونگی کبھی لڑکپن کا گلاب کے گلے سے لپٹنا اور گلاب کی بغل مین فرائض مذہبی
ادا کرنے کے لیے اپنا کھڑا ہونا آنکھون کے سامنے گھومتا اسی عرصہ مین گلاب
نے ایک آہ بھری۔

جمیلی - پیارے آہ کیون بھرتے ہو یہ تو ایسی پر فضا اور بہار کی جگہ ہے جس

صرف صلح اور خوشی دل کو حاصل ہونی چاہیے۔

گلاب۔ تم اپنے دل کا حال بتلاؤ میرا دل تو اتنے دنون تک بیمار رہنے اور خدا کی عنایت سے جان بچ جانے اور اب اس چاندنی کی رونق اور کیفیت کی دیکھنے سے اسقدر اداس ہوا جاتا ہی کہ مین ہرگز بیان نہین کرسکتا تمھارا دل جمیلی اسوقت کہان ہی۔

جمیلی۔ سکھ پورہ مین۔

یہ کہکر جمیلی نے اس لطافت کے ساتھ سکھ پورہ مین گلاب کے پہونچنے پر جو باتین ہونیوالی تھین انکا ڈول دکھلایا رفتہ رفتہ گلاب کے دل سے وہ اداسی رفع ہو گئی اور جب منزل پر پہونچی حسب معمول اُنکے چہرے پر بشاشی آ گئی روز بروز سکھ پورہ نزدیک ہوتا جاتا تھا اور آخر ایک روز وہ جمیلی کے سب خیالات سچے ہو گئے یعنی سکھ پورہ مین آن پہونچی اُسدم وہانکی فضا جمیلی کو اس سے بھی دوچند خوش معلوم ہوئی جو کہ سابق مین ہوئی تھی اور بی بی مونگا کی خوشی اس سے بھی دوچند تھی جو جمیلی نے خیال کی تھی۔

بی بی مونگا نے دونون کو چھاتی لگایا لڑکیان بھی گلاب کی گردن سے آکر لپٹ گئین جمیلی۔ تم پھوفا چھو کر یو جب گلاب کو دیکھتی ہو مجھے بھولجاتی ہو۔ اور یہ کہکر انھین پیار کرنے لگی وہ بھی اُسکے گلے سے لپٹ گئین اور پیاری تائی جمیلی پکارنے لگین۔

جمیلی کے خیالات اسوقت اور بھی ظہور مین آ گئے کہ جب وہ گلاب کے ساتھ اپنے سارے کنبہ کے درمیان جناب باری مین شکرانہ ادا کرنے کو کھڑی ہوئی اور سب کے واسطے اس رحمت و برکت کی دعا مانگی کہ جو اُن لوگون کو اس زندگی کے فرائض ادا کے لائق بنانے کو اور بہشت مین مکان لازوال کی پاک خوشیان حاصل کرنے کیلیے انکی ارواح از سر نو بدلنے کو ضرور ہے۔

تمت

خاتمۃ الطبع

گلدستہ گلہای حمد و ثنا لائق پیشکشی اُسی صناع بے ہمتا کے ہی جسنے گلہای جہان کو اپنی بہاری
سیراب فرمایا اور بوستان گیتی کو اپنے باران انعام کی ترشح سے شاداب کیا سبحان اللہ مشام عالم
کو روائح گلہائے متنوعہ مثل گلاب چنبیلی اور لالہ و نسترن سے کیا ہی معطر کیا ہی اور دماغ شایقین بانمکین
کالسائم خوش الحانی قصہ خوانان قصہ گلاب چنبیلی و اگر گل ہی کیسا معنبر کیا ہی خصوصاً قصہ توحید تو عجب
حکایت مرغوب ہے کہ ہر ایک طالب صادق کا عین مطلوب ہی غنچہ کھلکر بحمد باری ناطق ہوا اسواسطے دل بلبل آسا
عاشق ہوا مگر داستان حمد و ثنا کا ایسا افسانہ نہیں ہی جو بیان مین آئی دلکا حوصلہ تھوڑا بہت نکلجائی حق تو یہ ہی
کہ ایک شمہ بھی سکا بیان کرنا محال ہی اس جا کرو بیان کی بھی یہ بان لال ہی انسان ضعیف البنیان کا کہان یارا
کہ اسکی چھیڑ چھاڑ کر سکے یہی بہتر ہی کہ خاموشی کا دم بھرے بس اگر ہو سکے تو قصہ نعت افصح فصیحان
عرب و عجم زبانپر لائے حسن مین تقریر سے اعجاز کا جلوہ دکھائی کیونکہ فسانون مین وہی فسانہ فائق ہی
مرحق ثنائے سرور خلائق ہی لیکن جب طبیعت اسطرف آئی اس تمنا نے دلمین جگہ پائی تو معلوم ہو
کہ حکایت نعت بھی بشر کی نسبت قریب تحمید ہی اسواسطے عجز ہی یہان بھی مفید ہی بس بعد حمد و صلوۃ کے
نازکخیالان جادو تقریر کو نوید ہی اور بلاغت منشان معجز تحریر کو بشارت جاوید کہ یہ چمن نخیزان پر از
لالہ و ریحان یعنی چنبیلی گلاب کا قصہ جسکی بندش الفاظ کیا ہی گویا ہر فقرہ چنبیلی گلاب کا ایک گلدستہ
ہے خوشبوی مضامین سے دماغ قصہ خوانان و مستمعین کا مہکتا ہی اور کیون نہو نازکخیال شیرین مقال
جناب بابو شیو پرشاد نے یہ قصہ ہی ایسا تالیف فرمایا ہی کمال فصاحت سے ہر ایک کے
دل کو لبھایا ہی اور لطف یہ کہ قصہ کی سرزمین مین پند و مواعظ کے پودھے لگائے ہین سامعین
شایقین کے واسطے از بار نصایح کے بیش بہا ہار بنائے ہین القصہ یہ قصہ لاجواب مطبع فیض
منبع منشی نولکشور سی آئی ای واقع کانپور مین بسرپرستی عالیجناب معلی القاب منشی پراگ
نراین صاحب بھارگو رائے بہادر مالک مطبع دام اقبالہ باہتمام کامل منشی بھگوندیال صاحب
عاقل انجنٹ مطبع بماہ جولائی سنہ ۱۹۱۶ع ساتوین مرتبہ چھپا

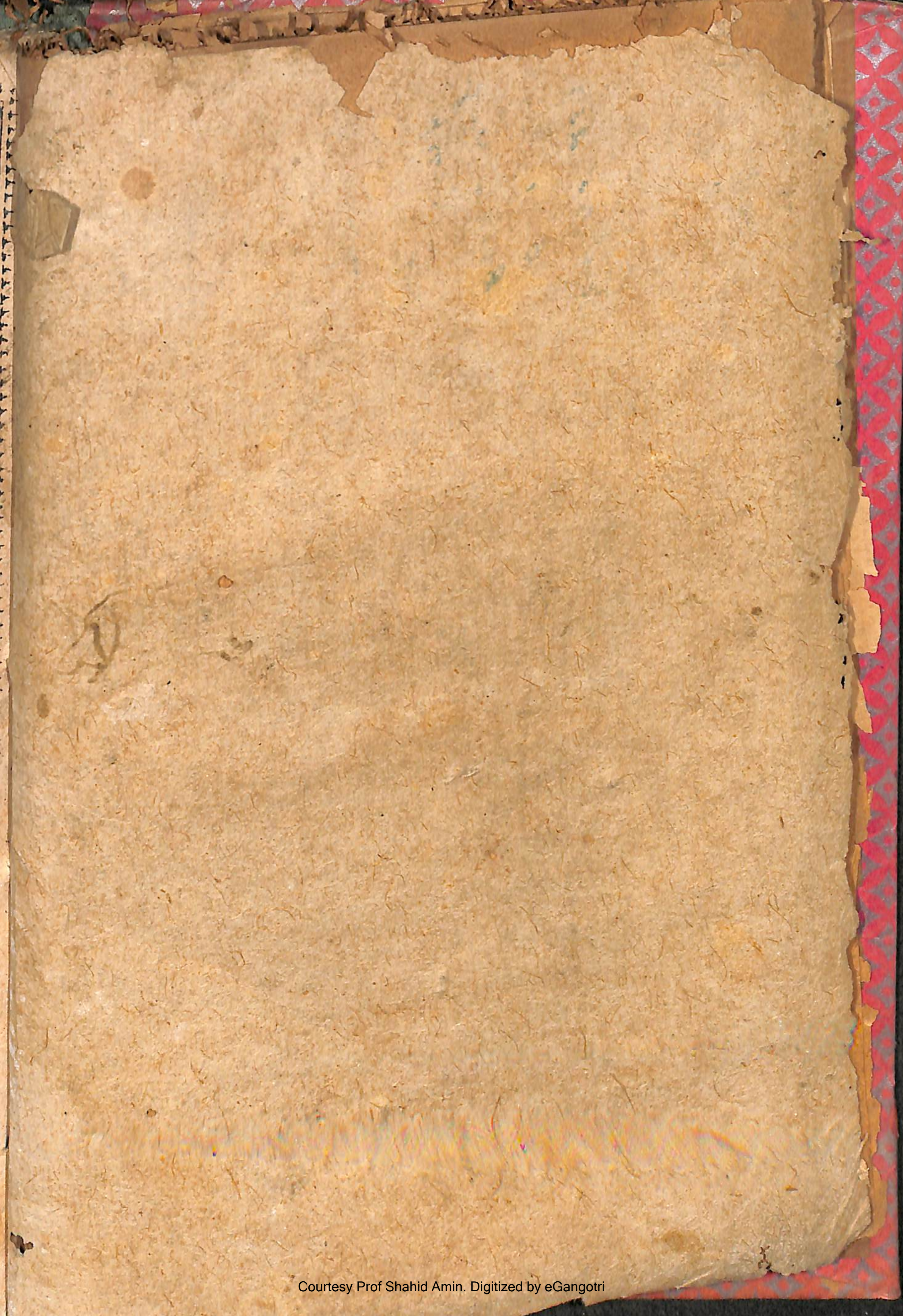
Mrs.
D. Missir.
Mrs.

Text no 287

B—1

Baldev Nagar
Camp

Master Jai



ومن یتوکل علی الله فهو حسبه

نسخهٔ صحیح گلستان

مطبع مصطفائی بطبع رسید
در سنه ۱۲۸۵ مصطفائی محمد خان

دیباچه

بسم الله الرحمن الرحیم

منت خدای را عزوجل که طاعتش موجب قربتست و بشکر اندرش مزید نعمت هر نفسی که فرو میرود ممد حیاتست و چون بر می آید مفرح ذات پس در هر نفسی دو نعمت موجودست و بر هر نعمتی شکری واجب

بیت

از دست و زبان که بر آید
کز عهده شکرش بدر آید

اعملوا آل داود شکرا وقلیل من عبادی الشکور

قطعه

بنده همان به که ز تقصیر خویش
عذر بدرگاه خدای آورد

ورنه سزاوار خداوندیش
کس نتواند که بجای آورد

باران رحمت بیحسابش همه جا رسیده و خوان نعمت بیدریغش همه جا کشیده پرده ناموس بندگان بگناه فاحش ندرد و وظیفه روزی بخطای منکر نبرد

قطعه

ای کریمی که از خزانه غیب
گبر و ترسا وظیفه خور داری

دوستان را کجا کنی محروم
توکه با دشمنان نظر داری

فراش باد صبا را گفته تا فرش زمردین

بگسترد و دایه ابر بهار را فرموده تا بنات نبات در مهد زمین بپرورد و درختان را بخلعت
نوروزی قبای سبز ورق در بر گرفته و اطفال شاخ را بقدوم موسم کلاه شکوفه بر سر
نهاده عصارهٔ تاکی بقدرت او شهد فایق شده و تخم خرمائی بتربیتش نخل باسق گشته قطعه
ابر و باد و مه و خورشید و فلک در کارند تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری
همه از بهر تو سرگشته و فرمان بردار شرط انصاف نباشد که تو فرمان نبری
در خبرست از سرور کائنات و مفخر موجودات و رحمت عالمیان و صفوت آدمیان و تتمهٔ دور زمان
شعر شفیع مطاع نبی کریم قسیم جسیم نسیم وسیم شعر
بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله حسنت جمیع خصاله صلوا علیه وآله
بیت چه غم دیوار امت را که دارد چون تو پشتیبان چه باک از موج بحر آنرا که باشد نوح کشتیبان
که یکی از بندگان گنهکار پریشان روزگار دست انابت بامید اجابت بدرگاه خداوند جل و علا
بر آرد ایزد تعالی در و نظر نکند بازش بخواند باز اعراض فرماید بازش بتضرع و زاری
بخواند حق سبحانه و تعالی گوید قول یا ملائکتی قد استحییت من عبدی ولیس له غیری
دعوتش را اجابت کردم و امیدش بر آوردم که از بسیاری دعا و گریه بنده همی شرم دارم
کرم بین و لطف خداوندگار گنه بنده کردست و او شرمسار
عاکفان کعبهٔ جلالش بتقصیر عبادت معترف که ما عبدناک حق عبادتک و واصفان
حلیهٔ جمالش بتحیر منسوب که ما عرفناک حق معرفتک قطعه گر کسی وصف او ز من پرسد
بیدل از بی نشان چه گوید باز عاشقان کشتگان معشوق اند

بر نیاید ز کشتگان آواز

یکی از صاحب‌دلان سر بجیب مراقبه فرو برده بود و در بحر مکاشفه مستغرق شده حالی که ازین معاملت باز آمد یکی از دوستان گفت ازین بوستان که بودی چه تحفه کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم که چون بدرخت گل رسم دامنی پر کنم هدیه اصحاب را چون برسیدم بوی گلم چنان مست کرد که دامنم از دست برفت

قطعه

ای مرغ سحر عشق ز پروانه بیاموز
کان سوخته را جان شد و آواز نیامد

این مدعیان در طلبش بیخبرانند
کانرا که خبر شد خبری باز نیامد

قطعه

ای برتر از خیال و قیاس و گمان و وهم
وز هرچه گفته‌اند و شنیدیم و خوانده‌ایم

دفتر تمام گشت و بپایان رسید عمر
ما همچنان در اول وصف تو مانده‌ایم

ذکر محامد پادشاه اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور الله مرقده

ذکر جمیل سعدی که در افواه عوام افتاده است و صیت سخنش که در بسیط زمین رفته و قصب الجیب حدیثش که همچو شکر میخورند و رقعه منشآتش که همچو کاغذ زر میبرند بر کمال فضل و بلاغت او حمل نتوان کرد بلکه خداوند جهان و قطب دایره زمان و قائم مقام سلیمان و ناصر اهل ایمان اتابک اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ظل الله تعالی فی ارضه رب ارض عنه وارضه بعین عنایت نظر کرده است و تحسین بلیغ فرموده و ارادت صادق نموده لاجرم کافه انام خاصه و عوام بمحبت او گراییده‌اند والناس علی دین ملوکهم

رباعی

زانگه که ترا بر من مسکین نظرست
آثارم از آفتاب مشهورترست

گر خود همه عیبها بدین بنده درست

هر عیب که سلطان بپسندد هنر است — قطعه گلی خوشبوی در حمام روزی

رسید از دست محبوبی بدستم — بدو گفتم که مشکی یا عبیری

که از بوی دلاویز تو مستم — بگفتا من گل ناچیز بودم

ولیکن مدتی با گل نشستم — جمال همنشین در من اثر کرد

وگرنه من همان خاکم که هستم — اللّهمّ متّع المسلمین بطول حیاته

وضاعف ثواب جمیل حسناته وارفع درجة اودّائه وولاته

ودمّر علی اعدائه وشناته بما تُلی فی القرآن من آیاته

واٰمن بلده یا ربّ واحفظ ولده — شعر لقد سعد الدنیا به دام سعده

وایّده المولی بالویة النصر — کذلک ینشا لینة هو عرقها

وحسن نبات الارض من کرم البذر — ایزد تعالی وتقدس خطهٔ پاک شیراز را

بهیبت حاکمان عادل وهمت عالمان عامل تا زمان قیامت در امان سلامت نگهدارد

قطعه اقلیم پارس را غم از آسیب دهر نیست — تا بر سرش بود چو توی سایهٔ خدا

امروز کس نشان ندهد در بسیط خاک — مانند آستان درت مأمن رضا

بر تست پاس خاطر بیچارگان وشکر — بر ما و بر خدای جهان آفرین جزا

یا رب ز باد فتنه نگهدار خاک پارس — چندانکه خاک را بود و باد را بقا

یکشب تأمل ایام گذشته میکردم وبر عمر تلف کرده تأسف میخوردم

وسنگ سراچهٔ دل بالماس آب دیده می سفتم واین بیتها مناسب حال خود میگفتم

دیباچه

نظم

هر دم از عمر میرود نفسی
چون نگه میکنم نماند بسی
ای که پنجاه رفت و در خوابی
مگر این پنج روزه دریابی
خجل آنکس که رفت و کار نساخت
کوس رحلت زدند و بار نساخت
خواب نوشین بامداد رحیل
باز دارد پیاده را ز سبیل
هر که آمد عمارت نو ساخت
رفت و منزل بدیگری پرداخت
وان دگر پخت همچنین هوسی
وین عمارت بسر نبرد کسی
یار ناپایدار دوست مدار
دوستی را نشاید این غدار
مادهٔ عیش آدمی شکم است
تا بتدریج میرود چه غم است
گر به بند چنانکه نگشاید
گر دل از عمر بر کند شاید
ور گشاید چنانکه نتوان بست
گو بشوی از حیات دنیا دست
چار طبع مخالف سرکش
چند روزی بوند با هم خوش
گر یکی زین چهار شد غالب
جان شیرین برآید از قالب
لاجرم مرد عارف کامل
ننهد بر حیات دنیا دل
نیک و بد چون همی بباید مرد
خنک آنکس که گوی نیکی برد
برگ عیشی بگور خویش فرست
کس نیارد ز پس تو پیش فرست
عمر برفست و آفتاب تموز
اندکی ماند و خواجه غره هنوز
ای تهیدست رفته در بازار
ترسمت پر نیاوری دستار
هر که مزروع خود بخورد بخوید
وقت خرمنش خوشه باید چید
پند سعدی بگوش جان بشنو
ره چنین است مرد باش و برو

بعد از تأمل این معنی مصلحت آن دیدم که در نشیمن عزلت نشینم و دامن صحبت فراهم چینم و دفتر از گفتهای پریشان بشویم و من بعد پریشان نگویم **بیت**

زبان بریده بکنجی نشسته صم بکم
به از کسی که نباشد زبانش اندر حکم

تا یکی از دوستان که در کجاوه انیس من بودی و در حجره جلیس برسم قدیم از در درآمد چندانکه نشاط ملاعبت کرد و بساط

مداعبت گسترد جوابش نگفتم و سر از زانوی تعبّد بر نگرفتم رنجیده نگه کرد و گفت **قطعه**

کنونت که امکان گفتار هست — بگوی ای برادر بلطف و خوشی

که فردا چو پیک اجل در رسد — بحکم ضرورت زبان در کشی

کسی از متعلقان منش بر حسب واقعه مطلع گردانید که فلان عزم کردست و نیت جزم کرده بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت پیش گیر گفتا بعزت عظیم و صحبت قدیم که دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنگه که سخن گفته شود بعادت مألوف و طریق معروف که آزردن دوستان جهل است و کفارت یمین سهل و خلاف راه صواب است و عکس رای اولوالالباب ذوالفقار علی در نیام و زبان سعدی در کام **قطعه**

زبان در دهان ای خردمند چیست — کلید در گنج صاحب هنر

چو در بسته باشد چه داند کسی — که جوهر فروش است یا پیله ور

قطعه اگر چه پیش خردمند خامشی ادبست — بوقت مصلحت آن به که در سخن کوشی

دو چیز طیرهٔ عقل است دم فرو بستن — بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

فی الجمله زبان از مکالمهٔ او در کشیدن قوت نداشتم و روی از محادثهٔ او گردانیدن مروت ندانستم که یار موافق بود و محب صادق **بیت**

چو جنگ آوری با کسی بر ستیز — که از وی گزیرت بود یا گریز

بحکم ضرورت سخن گفتم و تفرج کنان بیرون رفتیم در فصل ربیعی که صولت برد آرمیده بود و اوان دولت ورد رسیده **قطعه**

اول اردیبهشت ماه جلالی — بلبل گوینده بر منابر قضبان

برگ گل سرخ از نم اوفتاده لآلی ‌‌ ‌‌ همچو عرق بر عذار شاهد غضبان

شب ببوستان با یکی از دوستان اتفاق مبیت افتاد موضعی خوش و خرم و درختان درهم گفتی که خردهٔ مینا بر خاکش ریخته است و عقد ثریا از تاکش آویخته قطعه روضةٌ ماء نهرها سلسال ‌‌ ‌‌ دوحةٌ سجع طیرها موزون

آن پر از لاله‌های رنگارنگ ‌‌ ‌‌ وین پر از میوه‌های گوناگون

باد در سایهٔ درختانش ‌‌ ‌‌ گسترانیده فرش بوقلمون

بامدادان که خاطر باز آمدن بر رای نشستن غالب آمد دیدمش دامنی گل و ریحان و سنبل و ضیمران فراهم آورده و آهنگ رجوع کرده گفتم گل بوستان را چنانکه دانی بقائی و عهد گلستان را وفائی نباشد و حکیمان گفته اند هرچه نپاید دلبستگی را نشاید گفتا طریق چیست گفتم برای نزهت ناظران و فسحت حاضران کتاب گلستانی توانم تصنیف کردن که باد خزان را بر ورق او دست تطاول نباشد و گردش زمان عیش ربیعش را بطیش خریف مبدل نکند نظم

بچه کار آیدت ز گل طبقی ‌‌ ‌‌ از گلستان من ببر ورقی

گل همین پنج روز و شش باشد ‌‌ ‌‌ وین گلستان همیشه خوش باشد

حالی که من این حکایت بگفتم دامن گل بریخت و در دامنم آویخت که الکریم اذا وعد وفا فصلی دو همان روز اتفاق بیاض افتاد در حسن معاشرت و آداب محاورت در لباسی که متکلمان را بکار آید و مترسلان را بلاغت بیفزاید فی الجمله هنوز از گلستان بقیتی مانده بود که کتاب گلستان تمام شد والله اعلم و احکم بالصواب

ذکر پادشاهزاده جهان سعد بن ابی بکر بن سعد نور الله قبره

و تمام آنگه شود حقیقت که پسندیده آید در بارگاه جهان پناه سایه کردگار و پرتو لطف
پروردگار و ذخر زمان کهف امان المؤید من السماء المنصور علی الاعداء
عضد الدولة القاهرة سراج الملة الباهرة جمال الانام مفخر الاسلام
سعد بن الاتابک الاعظم شهنشاه المعظم مالک رقاب الامم مولی
ملوک العرب و العجم سلطان البر و البحر وارث ملک سلیمان مظفر
الدین ابوبکر بن سعد بن زنگی ادام الله اقبالهما و ضاعف جلالهما و جعل الی کل خیر مآلهما

بکرشمه لطف خداوندی مطالعه فرماید — قطعه گر التفات خداوندیش بیاراید
نگارخانه چینی و نقش ارتنگی ست — امید هست که روی ملال در نکشد
ازین سخن که گلستان نه جای دلتنگی ست — علی الخصوص که دیباچه همایونش
بنام سعد ابوبکر سعد بن زنگی ست

ذکر امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره

دیگر عروس فکر من از بی جمالی سر بر نیارد و دیده یاس از پشت پای خجالت بر ندارد
و در زمره صاحب نظران متجلی نشود مگر آنگه که متحلی گردد بزیور قبول امیر کبیر عالم عادل
مظفر منصور ظهیر سریر سلطنت و مشیر تدبیر مملکت کهف الفقراء ملاذ الغرباء مربی الفضلاء
محب الاتقیاء افتخار آل فارس یمین الملک ملک الخواص باربک فخر الدولة و الدین
غیاث الاسلام و المسلمین عمدة الملوک و السلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال الله عمره

دیباچه

و اجلّ قدره و شرح صدره و ضاعف اجره که ممدوح اکابر آفاق ست و مجموع مکارم اخلاق

بیت هر که در سایهٔ عنایت اوست / گنهش طاعت ست و دشمن دوست

بر هر یک از سایر بندگان و حواشی خدمتی متعین ست که اگر در اداء برخی از آن تهاون
و تکاسل روا دارند در معرض خطاب آیند و در محل عتاب مگر برین طائفهٔ درویشان
که شکر نعمت بزرگان واجب ست و ذکر جمیل و دعای خیر و اداء چنین خدمتی در غیبت
اولی ترست که در حضور آن بتصنع نزدیک ست و این از تکلف دور باجابت
مقرون باد **قطعه**

تا چو تو فرزند زاد مادر ایام را / پشت دوتای فلک راست شد از خرمی
خاص کند بندهٔ مصلحت عام را / حکمت محض ست اگر لطف جهان آفرین
کز عقبش ذکر خیر زنده کند نام را / دولت جاوید یافت هر که نکونام زیست
حاجت مشاطه نیست روی دلارام را / وصف ترا گر کنند ور نکنند اهل فضل

ذکر تقصیر خدمت و موجب اختیار عزلت

تقصیر و تقاعدی که در مواظبت خدمت بارگاه خداوندی میرود بنابر آنست که طائفهٔ از
حکمای هندوستان در فضائل بزرجمهر سخن همیگفتند تا آخر جز این عیبش ندانستند که در سخن گفتن
بطی ست یعنی درنگ بسیار میکند و مستمع را بسی منتظر میباید بود تا وی تقریر سخنی کند
بزرجمهر بشنید و گفت اندیشه کردن که چه گویم به از پشیمانی خوردن که چرا گفتم **نظم**

سخندان پرورده پیر کهن / بیندیشد آنگه بگوید سخن

دیباچه

مزن بی تأمل بگفتار دم | نکو گوی گر دیر گوئی چه غم
بیندیش وانگه برآور نفس | وزان پیش بس کن که گویند بس
بنطق آدمی بهترست از دواب | دواب از تو به گر نگوئی صواب

فکیف در نظر اعیان حضرت خداوندی عز نصره که مجمع اهل دلست و مرکز علمای متبحر اگر در سیاقت سخن دلیری کنم شوخی کرده باشم و بضاعت مزجات بحضرت عزیز آورده و شبه در بازار جوهریان جوی نیارد و چراغ پیش آفتاب پرتوی ندارد و مناره بلند بر دامن کوه الوند پست نماید. نظم

هر که گردن بدعوی افرازد | خویشتن را بگردن اندازد
سعدی افتاده ایست آزاده | کس نیاید بجنگ افتاده
اول اندیشه وانگهی گفتار | پای بست آمدست و پس دیوار

نخلبندی دانم ولی نه در بستان شاهدی فروشم ولی نه در کنعان لقمانرا گفتند حکمت از که آموختی گفت از نابینایان که تا جای نه بینند پای ننهند قدم الخروج قبل الولوج. مصرع

مردیت بیازمای وانگه زن کن. رباعی

گرچه شاطر بود خروس بجنگ | چه زند پیش باز روئین چنگ
گربه شیرست در گرفتن موش | لیک موش است در مصاف پلنگ

اما باعتماد سعت اخلاق بزرگان که چشم از عوارض زیردستان بپوشند و در افشای جرایم کهتران نکوشند کلمه چند بطریق اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات و سیر ملوک ماضی رحمهم الله درین کتاب درج کردیم و برخی از عمر گرانمایه برو خرج موجب تصنیف کتاب این بود و بالله التوفیق. قطعه

بماند سالها این نظم و ترتیب

زمانه هر ذره خاک افتاده جایی
که هستی را نمی‌بینم بقایی

غرض نقشیست کز ما باز ماند
مگر صاحبدلی روزی برحمت
کند در کار درویشان دعایی

امعان نظر در ترتیب کتاب و تهذیب ابواب ایجاز سخن مصلحت دید تا برین روضهٔ غنا و حدیقهٔ غلبا چون بهشت هشت باب اتفاق افتاد ازین مختصر آمد تا بملالت نینجامد والله اعلم بالصواب و الیه المرجع والمآب

باب اول در سیرت پادشاهان باب دوم در اخلاق درویشان باب سوم در فضیلت قناعت باب چهارم در فواید خاموشی باب پنجم در عشق و جوانی باب ششم در ضعف و پیری باب هفتم در تاثیر تربیت باب هشتم در آداب صحبت

نظم

درین مدت که ما را وقت خوش بود
ز هجرت ششصد و پنجاه و شش بود ۶۵۶
مراد ما نصیحت بود و گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

باب اول در سیرت پادشاهان

حکایت پادشاهی را شنیدم که بکشتن اسیری اشارت کرد بیچاره در آن حالت نومیدی ملک را دشنام دادن گرفت و سقط گفتن که گفته اند هر که دست از جان بشوید هر چه در دل دارد بگوید

بیت
وقت ضرورت چو نماند گریز
دست بگیرد سر شمشیر تیز

شعر
اذا یئس الانسان طال لسانه
کسنور مغلوب یصول علی الکلب

ملک پرسید که چه میگوید یکی از وزرای نیک محضر گفت ای خداوند همی گوید والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ملک را رحمت آمد و از سر خون او در گذشت وزیر دیگر که ضد او بود

ابناء جنس ما را نشاید در حضرت پادشاهان جز براستی سخن گفتن این ملک را دشنام داد و ناسزا گفت
ملک روی ازین سخن درهم کشید و گفت آن دروغ که وی گفت پسندیده تر آمد مرا زین راست
که تو گفتی که روی آن در مصلحتی بود و بنای این بر خبث و خیانتی و خردمندان گفته اند دروغ
مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز **بیت**

حیف باشد که جز نکو گوید　　هر که شاه آن کند که او گوید

نظم جهان ای برادر نماند بکس　　دل اندر جهان آفرین بند و بس

مکن تکیه بر ملک دنیا و پشت　　که بسیار کس چون تو پرورد و کشت

چو آهنگ رفتن کند جان پاک　　چه بر تخت مردن چه بر روی خاک

حکایت یکی از ملوک خراسان سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جمله وجود او ریخته بود
و خاک شده مگر چشمانش که همچنان در چشم خانه همی گردید و نظر میکرد سایر حکما از تأویل آن
فرو ماندند مگر درویشی که بجای آورد و گفت هنوز نگران است که ملکش با دگران است **قطعه**

بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند　　کز هستیش بروی زمین بر نشان نماند

وان پیر لاشه را که سپردند زیر گل　　خاکش چنان بخورد کزو استخوان نماند

زندست نام فرخ نوشیروان بخیر　　گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند

خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر　　زان پیشتر که بانگ برآید فلان نماند

حکایت ملکزاده را شنیدم که کوتاه بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی باری
پدر بکراهیت و استحقار در وی نظر همیکرد پسر بفراست و استبصار بجای آورد و گفت

ای پدر کوتاه خردمند به که نادان بلند نه هرچه بقامت مهتر بقیمت بهتر الشاة نظیفة والفیل جیفة

شعر اقل جبال الارض طور و انه ❊ لاعظم عند الله قدراً و منزلا

قطعه آن شنیدی که لاغری دانا ❊ گفت باری بابلهی فربه

اسب تازی اگر ضعیف بود ❊ همچنان از طویله خر به

پدر بخندید و ارکان دولت بپسندیدند و برادران بجان برنجیدند تا مرد سخن نگفته باشد ❊ عیب و هنرش نهفته باشد

هر بیشه گمان مبر نهالیست ❊ باشد که پلنگ خفته باشد

شنیدم که ملک را در آن قرب دشمنی صعب روی نمود چون لشکر از هر دو طرف روی درهم آوردند و قصد مبارزت کردند اول کسی که بمیدان در آمد آن پسر بود و گفت **قطعه**

آن نه من باشم که روز جنگ بینی پشت من ❊ آن منم گر در میان خاک و خون بینی سری

کانکه جنگ آرد بخون خویش بازی میکند ❊ روز میدان وانکه بگریزد بخون لشکری

این بگفت و بر سپاه دشمن زد و تنی چند مردان کاری بینداخت چون پیش پدر آمد زمین خدمت ببوسید و گفت

قطعه ای که شخص منت حقیر نمود ❊ تا درشتی هنر نپنداری

اسب لاغر میان بکار آید ❊ روز میدان نه گاو پرواری

آورده اند که سپاه دشمن بسیار بود و اینان اندک جماعتی آهنگ گریز کردند پسر نعره بزد و گفت ای مردان بکوشید تا جامهٔ زنان نپوشید سواران را بگفتن او تهور زیادت گشت و بیکبار حمله کردند شنیدم که هم در آن روز بر دشمن ظفر یافتند پدر سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و هر روز نظر بیش کرد تا ولی عهد خویش کرد برادران حسد بردند و زهر در طعامش کردند

خواهر از غرفه بدید و دریچه برهم زد پسر دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست که هنرمندان بمیرند و بی‌هنران جای ایشان بگیرند

بیت

کس نیاید بزیر سایهٔ بوم
ور همای از جهان شود معدوم

پدر را ازین حال آگهی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب بداد پس هر یکی را از اطراف بلاد حصهٔ مرضی معین کرد تا فتنه فرو نشست و نزاع برخاست که ده درویش در گلیمی بخسبند و دو پادشاه در اقلیمی نگنجند

قطعه

نیم نانی گر خورد مرد خدای
بذل درویشان کند نیمی دگر
ملک اقلیمی بگیرد پادشاه
همچنان در بند اقلیمی دگر

حکایت طائفهٔ دزدان عرب بر سر کوهی نشسته بودند و منفذ کاروان بسته و رعیت بلدان از مکاید ایشان مرعوب و لشکر سلطان مغلوب بحکم آنکه ملاذی منیع از قلهٔ کوهی گرفته بودند و ملجا و ماوای خود کرده مدبران ممالک آن طرف در دفع مضرت ایشان مشاورت کردند که اگر این طائفه هم برین نسق روزگاری مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد

نظم

درختی که اکنون گرفتست پای
به نیروی شخصی برآید ز جای
وگر همچنان روزگاری هلی
بگردونش از بیخ بر نگسلی
سر چشمه شاید گرفتن به بیل
چو پر شد نشاید گذشتن به پیل

سخن برین مقرر شد که یکی به تجسس ایشان برگماشتند و فرصت نگاه میداشتند تا وقتی که بر سر قومی رانده بودند و مقام خالی مانده تنی چند مردان واقعه دیده جنگ آزموده را بفرستادند تا در شعب جبل پنهان شدند شبانگاهی که دزدان باز آمدند سفر کرده و غارت آورده

سلاح از تن بگشادند و رخت و غنیمت بنهادند نخستین دشمنی که بر سر ایشان تاخت آورد
خواب بود چندانکه پاسی از شب بگذشت بیت

قرص خورشید در سیاهی شد
یونس اندر دهان ماهی شد

مردان دلاور از کمینگاه بدر جستند و دست
یگان یگان بر کتف بستند بامدادان بدرگاه ملک حاضر آوردند همه را بکشتن فرمود
اتفاقاً در آن میان جوانی بود میوهٔ عنفوان شبابش نو رسیده و سبزهٔ گلستان عذارش
نو دمیده یکی از وزیران پای تخت ملک بوسه داد و روی شفاعت بر زمین نهاد و گفت
این پسر هنوز از باغ زندگانی برنخورده است و از ریعان جوانی تمتع نیافته توقع بکرم
و اخلاق خداوندی آنست که ببخشیدن خون او بر بنده منت نهد ملک روی ازین سخن
درهم آورد و موافق رای بلندش نیامد و گفت بیت

پرتو نیکان نگیرد آنکه بنیادش بدست
تربیت نااهل را چون گردگان بر گنبدست

نسل فساد اینان منقطع کردن اولیتر است
و بیخ تبار ایشان بر آوردن که آتش نشاندن و اخگر گذاشتن و افعی کشتن و بچه نگاه داشتن کار خردمندان نیست قطعه

ابر اگر آب زندگی بارد
هرگز از شاخ بید بر نخوری

با فرومایه روزگار مبر
کز نی بوریا شکر نخوری

وزیر این سخن بشنید طوعاً و کرهاً بپسندید و بر حسن رای ملک آفرین خواند و گفت آنچه خداوند
دام ملکه فرمود عین حقیقت است که اگر در صحبت آن بدان تربیت یافتی طبیعت ایشان
گرفتی و یکی از ایشان شدی اما بنده امیدوار است که بصحبت صالحان تربیت پذیرد و خوی
خردمندان گیرد که هنوز طفلست و سیرت بغی و عناد آن قوم در نهاد او متمکن نشده و در حدیث است
كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ وَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُمَجِّسَانِهِ

قطعه با بدان یار گشت همسر لوط
خاندان نبوتش گم شد
سگ اصحاب کهف روزی چند
پی نیکان گرفت مردم شد

این بگفت و طائفهٔ از ندمای ملک با او بشفاعت یار شدند تا ملک از سر آزار او درگذشت و گفت بخشیدم اگرچه مصلحت ندیدم

نظم دانی که چه گفت زال با رستم گرد
دشمن نتوان حقیر و بیچاره شمرد
دیدیم بسی که آب سرچشمهٔ خرد
چون بیشتر آمد شتر و بار ببرد

فی الجمله پسر را بناز و نعمت بر آوردند و استاد ادیب را بتربیت او نصب کردند تا حسن خطاب و رد جواب و آداب خدمت ملوکش در آموختند و در نظر همگنان پسند آمد باری وزیر از شمائل او در حضرت سلطان شمهٔ میگفت که تربیت عاقلان در او اثر کرده است و جهل قدیم از جبلت او بدر برده ملک را ازین سخن تبسم آمد و گفت

بیت عاقبت گرگ زاده گرگ شود
گرچه با آدمی بزرگ شود

سالی دو برین برآمد طائفهٔ اوباش محلت در وی پیوستند و عقد موافقت بستند تا بوقت فرصت وزیر را و هر دو پسرش را بکشت و نعمت بیقیاس برداشت و در مغارهٔ دزدان بجای پدر بنشست و عاصی شد ملک دست تحسر بدندان گزیدن گرفت و گفت

قطعه شمشیر نیک ز آهن بد چون کند کسی
ناکس بتربیت نشود ای حکیم کس
باران که در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لاله روید و در شوره بوم خس

قطعه زمین شوره سنبل بر نیارد
درو تخم عمل ضایع مگردان
نکوئی با بدان کردن چنان است
که بد کردن بجای نیکمردان

حکایت سرهنگ زاده را دیدم بر در سرای اغلمش که عقل و کیاستی و فهم و فراستی

زاید الوصف داشت هم از عهد خردی آثار بزرگی در ناصیهٔ او پیدا بیت

بالای سرش ز هوشمندی
میتافت ستارهٔ بلندی

فی الجمله مقبول نظر سلطان آمد که جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفته اند توانگری به هنرست نه بمال و بزرگی بعقلست نه بسال ابنای جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتی متهم کردند و در کشتن او سعی بیفایده نمودند مصرع

دشمن چه زند چو مهربان باشد دوست

ملک پرسید که موجب خصمی ایشان در حق تو چیست گفت در سایهٔ دولت خداوندی دام ملکه همگنان را راضی کردم مگر حسودان که راضی نمیشوند الا بزوال نعمت من و دولت خداوند باد

قطعه

توانم آنکه نیازارم اندرون کسی
حسود را چه کنم کو ز خود برنج درست

بمیر تا برهی ای حسود کین رنجیست
که از مشقت آن جز بمرگ نتوان رست

قطعه

شوربختان بآرزو خواهند
مقبلان را زوال نعمت و جاه

گر نبیند بروز شپره چشم
چشمهٔ آفتاب را چه گناه

راست خواهی هزار چشم چنان
کور بهتر که آفتاب سیاه

حکایت یکی از ملوک عجم حکایت کنند که دست تطاول بمال رعیت دراز کرده بود و جور و اذیت آغاز کرده تا بجای که خلق از مکاید فعلش بجهان برفتند و از کربت جورش راه غربت گرفتند چون رعیت کم شد ارتفاع ولایت نقصان پذیرفت و خزینه تهی ماند و دشمنان طمع کردند و زور آوردند قطعه

هر که فریادرس روز مصیبت خواهد

کو در ایام سلامت بجوانمردی کوش — بندهٔ حلقه بگوش ار ننوازی برود

لطف کن لطف که بیگانه شود حلقه بگوش

باری در مجلس او کتاب شاهنامه میخواندند در زوال مملکت ضحاک و عهد فریدون وزیر ملک را پرسید که هیچ توان دانستن که فریدون که گنج و ملک و حشم نداشت چگونه مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکه شنیدی خلقی برو بتعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاهی یافت گفت ای ملک چون گرد آمدن خلقی موجب پادشاهی است تو خلق را برای چه پریشان میکنی مگر سر پادشاهی کردن نداری بیت

همان به که لشکر بجان پروری — که سلطان به لشکر کند سروری

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاه و رعیت و لشکر چه باشد گفت پادشاه را کرم باید تا برو گرد آیند و رحمت تا در پناه دولتش ایمن نشینند و ترا این هر دو نیست نظم

نکند جور پیشه سلطانی — که نیاید ز گرگ چوپانی

پادشاهی که طرح ظلم افگند — پای دیوار ملک خویش بکند

ملک را پند وزیر ناصح موافق طبع مخالف نیامد روی ازین سخن درهم کشید و بزندان فرستاد بسی برنیامد که بنی عمان سلطان بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و ملک پدر خواستند قومی که از دست تطاول این بجان رسیده بودند و پریشان شده و برایشان گرد آمدند و تقویت کردند تا ملک از تصرف این بدر رفت و بر آنان مقرر شد قطعه

پادشاهی کو روا دارد ستم بر زیردست — دوستدارش روز سختی دشمن زورآور است

با رعیت صلح کن وز جنگ خصم ایمن نشین — زانکه شاهنشاه عادل را رعیت لشکر است

بیت غم زیردستان بخور زینهار — بترس از زبردستی روزگار

حکایت پادشاهی با غلامی عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا را ندیده بود و محنت کشتی نیازموده گریه و زاری در نهاد و لرزه بر اندامش افتاد و ملک را عیش ازو منغص بود که طبع نازک تحمل امثال این صورت نکند و چاره ندانستند حکیمی دران کشتی بود ملک را گفت اگر فرمان دهی من او را بطریقی خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند و چند نوبت غوطه خورد ازان پس مویش گرفتند و پیش کشتی آوردند بدو دست در سکان کشتی آویخت چون برآمد بگوشه بنشست و قرار یافت ملک را عجب آمد پرسید که حکمت چه بود گفت از اول محنت غرقه شدن ندیده بود و قدر سلامتی کشتی ندانسته و همچنین قدر عافیت کسی داند که بمصیبتی گرفتار آید

قطعه ای سیر ترا نان جوین خوش ننماید — معشوق منست آنکه بنزدیک تو زشتست
حوران بهشتی را دوزخ بود اعراف — از دوزخیان پرس که اعراف بهشتست

بیت فرقست میان آنکه یارش در بر — تا آنکه دو چشم انتظارش بر در

حکایت یکی را از ملوک عجم رنجوری بود در حالت پیری امید از زندگانی قطع کرده که سواری از در درآمد و بشارت داد که فلان قلعه را بدولت خداوند بگشادیم و دشمنان اسیر آمدند و سپاه و رعیت آن طرف بجملگی مطیع فرمان گشتند ملک نفسی سرد برآورد و گفت این مژده مرا نیست دشمنانم راست یعنی وارثان مملکت

قطعه درین امید بسر شد دریغ عمر عزیز — که آنچه در دلم ست از درم فراز آید
امید بسته برآمد ولی چه فائده زانکه

امید نیست که عمر گذشته باز آید

قطعه کوس رحلت بکوفت دست اجل

ای دو چشم وداع سر بکنید

ای کف دست و ساعد و بازو

همه تودیع یکدگر بکنید

بر من اوفتاده دشمن کام

آخر ای دوستان گذر بکنید

روزگارم بشد بنادانی

من نکردم شما حذر بکنید

حکایت هرمز را گفتند از وزیران پدر چه خطا دیدی که بند فرمودی گفت گناهی معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم که مهابت من در دل ایشان بیکرانست و بر عهد من اعتماد کلی ندارند ترسیدم که از بیم گزند خویش آهنگ هلاک من کنند پس قول حکما را کار بستم که گفته اند **قطعه**

از آن کز تو ترسد بترس ای حکیم

وگر با چنو صد برآیی بجنگ

از آن مار بر پای راعی زند

که ترسد سرش را بکوبد بسنگ

نبینی که چون گربه عاجز شود

برآرد بچنگال چشم پلنگ

حکایت بر بالین تربت یحیی پیغمبر علیه السلام معتکف بودم در جامع دمشق که یکی از ملوک عرب که به بی انصافی منسوب بود در آمد و نماز و دعا کرد و حاجت خواست **بیت**

درویش و غنی بندهٔ این خاک درند

وانانکه غنی ترند محتاج ترند

آنگاه مرا گفت از آنجا که همت درویشانست و صدق معاملهٔ ایشان خاطری همراه من کنند که از دشمنی صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیت ضعیف رحمت کن تا از دشمن

نظم

به بازوان توانا و قوت سر دست / خطاست پنجهٔ مسکین ناتوان بشکست

نترسد آنکه بر افتادگان نبخشاید / که گر ز پای درآید کسش نگیرد دست

هر آنکه تخم بدی کشت و چشم نیکی داشت / دماغ بیهده پخت و خیال باطل بست

ز گوش پنبه برون آر و داد خلق بده / وگر تو می ندهی داد روز دادی هست

مثنوی

بنی آدم اعضای یکدیگرند / که در آفرینش ز یک جوهرند

چو عضوی بدرد آورد روزگار / دگر عضوها را نماند قرار

تو کز محنت دیگران بیغمی / نشاید که نامت نهند آدمی

حکایت درویشی مستجاب الدعوة در بغداد پدید آمد حجاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعای خیری بر من کن گفت خدایا جانش بستان گفت از بهر خدا این چه دعاست گفت این دعای خیرست ترا و جملهٔ مسلمانان را **مثنوی**

ای زبردست زیردست آزار / گرم تا کی بماند این بازار

بچه کار آیدت جهانداری / مردنت به که مردم آزاری

حکایت یکی از ملوک بی انصاف پارسائی را پرسید که کدام عبادت فاضلتر است گفت ترا خواب نیمروز تا در آن یک نفس خلق را نیازاری **قطعه**

ظالمی را خفته دیدم نیمروز / گفتم این فتنه است خوابش برده به

وانکه خوابش بهتر از بیداریست / آنچنان بد زندگانی مرده به

حکایت یکی از ملوک شنیدم که شبی در عشرت روز کرده بود و در پایان مستی میگفت **بیت**

ما را بجهان خوشتر ازین یکدم نیست
کز نیک و بد اندیشه و از کس غم نیست

درویشی برهنه بسرما برون خفته بود گفت

بیت ای آنکه باقبال تو در عالم نیست
گیرم که غمت نیست غم ما هم نیست

ملک را خوش آمد صرهٔ هزار دینار از روزن برون کرد و گفت دامن بدار ای درویش گفت دامن از کجا آرم که جامه ندارم ملک را بر ضعف حال او رحمت زیادت شد و خلعتی بران مزید کرد و پیش درویش فرستاد درویش آن نقد و جنس را باندک مدت بخورد و پریشان کرد و باز آمد **بیت**

قرار در کف آزادگان نگیرد مال
نه صبر در دل عاشق نه آب در غربال

درحالتی که ملک را پروای او نبود حال بگفتند بهم برآمد و روی ازو درهم کشید و ازینجا گفته اند اصحاب فطنت و خبرت که از حدت و صولت پادشاهان برحذر باید بودن که غالب همت ایشان بمعظمات امور مملکت متعلق باشد و تحمل ازدحام عوام نکنند **مثنوی**

حرامش بود نعمت پادشاه
که هنگام فرصت ندارد نگاه

مجال سخن تا نه بینی ز پیش
به بیهوده گفتن مبر قدر خویش

گفت این گدای شوخ چشم مبذر را که چندین نعمت بچندین مدت برانداخت برانید که خزینهٔ بیت المال لقمهٔ مساکین است نه طعمهٔ اخوان الشیاطین **فرد**

ابلهی کو روز روشن شمع کافوری نهد
زود بینی کش بشب روغن نماند در چراغ

یکی از وزرای ناصح گفت ای خداوند مصلحت آن بینم که چنین کسان را وجه کفاف

بتفاریق مجری دارند تا در نفقه اسراف نکنند اما آنچه فرمودی از زجر و منع مناسب ارباب همت نیست یکی را بلطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خسته کردن **بیت**

بروی خود در طماع باز نتوان کرد — چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

قطعه کس نبیند که تشنگان حجاز — بلب آب شور گرد آیند

هر کجا چشمه بود شیرین — مردم و مرغ و مور گرد آیند

حکایت یکی از پادشاهان پیشین در رعایت مملکت سستی کردی و لشکر بسختی داشتی لاجرم دشمنی صعب روی نمود همه پشت بدادند

مثنوی چو دارند گنج از سپاهی دریغ — دریغ آیدش دست بردن بتیغ

چه مردی کند در صف کارزار — که دستش تهی باشد و کار زار

یکی را از آنان که غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دونست و بی سپاس و سفله و ناحق شناس که باندک تغیر حال از مخدوم قدیم برگردد و حقوق نعمت سالیان درنوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید که اسبم بی جو بود و نمد زینم بگرو و سلطان که بزر با سپاهی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتوان کرد **فرد**

زر بده مرد سپاهی را تا سر بنهد — وگرش زر ندهی سر بنهد در عالم

حکایت یکی از وزرا معزول شده بحلقه درویشان درآمد و برکت صحبت ایشان دروی سرایت کرد و جمعیت خاطرش دست داد ملک بار دگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت معزولی به که مشغولی

رباعی آنان که بکنج عافیت بنشستند — دندان سگ و دهان مردم بستند

کاغذ بدریدند و قلم بشکستند

ور دست و زبان حرف گیران بندند — ملک گفت هر آینه ما را خردمندی کافی باید

که تدبیر مملکت را بشاید گفت نشان خردمند کافی آنست که بچنین کارها تن در ندهد **بیت**

همای بر همه مرغان از آن شرف دارد — که استخوان خورد و جانور نیازارد

مثل سیاه گوش را گفتند ترا ملازمت صحبت شیر بچه وجه اختیار افتاد گفت تا فضلهٔ

صیدش میخورم و از شر دشمنان در پناه صولتش زندگانی میکنم گفتندش اکنون که بظل

حمایتش در آمدی و بشکر نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیکتر نیائی تا بحلقهٔ خاصانت

در آرد و از بندگان مخلصت شمارد گفت از بطش وی همچنان ایمن نیستم **بیت**

اگر صد سال گبر آتش فروزد — اگر یکدم درو افتد بسوزد

افتد که ندیم حضرت سلطان را زر بیاید و باشد که سر برود و حکما گفته اند از تلون

طبع پادشاهان بر حذر باید بود که وقتی بسلامی برنجند و دیگر وقت بدشنامی

خلعت دهند و گفته اند ظرافت بسیار هنر ندیمان است و عیب حکیمان **بیت**

تو بر سر قدر خویشتن باش و وقار — بازی و ظرافت بندیمان بگذار

حکایت یکی از رفیقان شکایت روزگار نامساعد بنزد من آورد که کفاف اندک

دارم و عیال بسیار و طاقت بار فاقه نمی آرم و بارها در دلم آمد که باقلیمی دیگر نقل

کنم تا در آن صورت که زندگانی کنم کسی را بر نیک و بد من اطلاع نباشد **بیت**

بس گرسنه خفت و کس ندانست که کیست — بس جان بلب آمد که برو کس نگریست

باز از شماتت اعدا بر اندیشم که بطعنه در قفای من بخندند و سعی مرا در حق عیال بر عدم مروت حمل کنند و گویند

قطعه

ببین آن بی حمیت را که هرگز — نخواهد دید روی نیکبختی
که آسانی گزیند خویشتن را — زن و فرزند بگذارد بسختی

و درین علم محاسبت چنانکه معلومست چیزی میدانم اگر بجاه شما شغلی معین شود که موجب جمعیت خاطر باشد بقیت عمر از عهدهٔ شکر آن بیرون آمدن نتوانم گفتم عمل پادشاه ای برادر دو طرف دارد امید و بیم یعنی امید نان و بیم جان و خلاف رای خردمندان باشد بدان امید متعرض این بیم شدن **قطعه**

کس نیاید بخانهٔ درویش — که خراج زمین و باغ بده
یا بتشویش و غصه راضی شو — یا جگربند پیش زاغ بنه

گفت این موافق حال من نگفتی و جواب سوال من نیاوردی نشنیده که هر که خیانت ورزد دستش از حساب بلرزد **بیت**

راستی موجب رضای خداست — کس ندیدم که گم شد از ره راست

حکما گویند که چهار کس از چهار کس بجان برنجند حرامی از سلطان و دزد از پاسبان و فاسق از غماز و روسپی از محتسب و آنرا که حساب پاکست از محاسب چه باک **قطعه**

مکن فراخ روی در عمل اگر خواهی — که روز رفع تو باشد مجال دشمن تنگ
تو پاک باش و مدار ای برادر از کس باک — زنند جامهٔ ناپاک گازران بر سنگ

گفتم حکایت روباهی مناسب حال تست که دیدندش گریزان و بیخویشتن افتان و خیزان کسی گفتش چه آفتست که موجب مخافتست گفتا شنیدم که شتر را بسخره میگیرند گفت ای سفیه ترا با شتر چه مناسبت است و او را با تو چه مشابهت گفت خاموش

و اگر حسودان بغرض گویند این شیرست گرفتار آیم کرا غم تخلیص من دارد که تا تفتیش حال

من کنند و تا تریاق از عراق آورده شود مارگزیده مرده بود ترا هم چنین فضلست و دیانت

و تقوی و امانت ولیکن متعنتان در کمین اند و مدعیان گوشه نشین اگر آنچه حسن سیرت تست

بخلاف آن تقریر کنند و در معرض خطاب پادشاه آئی دران حالت کرا مجال مقالت

باشد پس مصلحت آن بینم که ملک قناعت را حراست کنی و ترک ریاست گوئی **بیت**

بدریا در منافع بیشمارست | اگر خواهی سلامت بر کنارست

رفیق این سخن بشنید و بهم برآمد و روی از حکایت من درهم کشید و سخن رنجش آمیز گفتن گرفت

که این چه عقل و کفایتست و فهم و درایت قول حکما درست آمد که گفته اند دوستان در

زندان بکار آیند که بر سفره همه دشمنان دوست نمایند **قطعه**

دوست مشمار آنکه در نعمت زند | لاف یاری و برادر خواندگی

دوست آن دانم که گیرد دست دوست | در پریشان حالی و درماندگی

دیدم که متغیر میشود و نصیحت من بغرض می شنود نزدیک صاحب دیوان رفتم

بسابقه معرفتی که درمیان ما بود و صورت حالش بگفتم و اهلیت و استحقاقش بیان

کردم تا بکاری مختصرش نصب کردند چندی برین برآمد لطف طبعش را بدیدند

و حسن تدبیرش را بپسندیدند کارش ازان درگذشت و بمرتبه والاتر ازان ممکن شد

همچنان نجم سعادتش در ترقی بود تا باوج ارادت برسید و مقرب حضرت سلطان

و معتمد علیه گشت بر سلامت حالش شادمانی کردم و گفتم **فرد**

ز کار بسته میندیش و دل شکسته مدار | که آب چشمهٔ حیوان درون تاریکی ست

بیت الا لا یجارنّ اخو البلیه | فللرحمن الطاف خفیه

فرد منشین ترش از گردش ایام که صبر | تلخ ست ولیکن بر شیرین دارد

دران قربت مرا با طایفهٔ یاران اتفاق سفر افتاد چون از زیارت مکه باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاهر حالش دیدم پریشان و در هیئت درویشان گفتم چه حالت ست گفت آنچنانکه تو گفتی طایفهٔ حسد بردند و بخیانتم منسوب کردند و ملک دام ملکه در کشف حقیقت آن استقصا نفرمود و یاران قدیم و دوستان حمیم از کلمهٔ حق خاموش شدند و صحبت دیرین فراموش کردند **قطعه**

نه بینی که پیش خداوند جاه | ستایش کنان دست بر بر نهند
اگر روزگارش در آرد ز پای | همه عالمش پای بر سر نهند

فی الجمله بانواع عقوبت گرفتار شدم تا درین هفته که مژدهٔ سلامت حجاج برسید از بند گرانم خلاص کرد و ملک موروثم خاص گفتم دران نوبت اشارت من قبولت نیامد که گفتم عمل پادشاهان چون سفر دریاست خطرناک و سودمند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری **بیت**

یا زر بهر دو دست کند خواجه در کنار | یا موج روزی افکندش مرده بر کنار

مصلحت ندیدم ازین بیش ریش درویش بملامت خراشیدن و نمک بر جراحت پاشیدن برین کلمه اختصار کردم **قطعه**

ندانستی که بینی بند بر پای | چو در گوشت نیاید پند مردم

دگر ره گر نداری طاقت نیش | مکن انگشت در سوراخ کژدم

حکایت تنی چند از روندگان در صحبت من بودند ظاهر ایشان بصلاح آراسته و یکی را از بزرگان در حق این طایفه حسن ظنی بلیغ بود و ادراری معین کرده تا یکی از ایشان حرکتی کرد نه مناسب حال درویشان ظن آن شخص فاسد شد و بازار اینان کاسد خواستم تا بطریقی کفاف یاران مستخلص گردانم آهنگ خدمتش کردم دربانم رها نکرد و جفا کرد معذورش داشتم که لطیفان گفته اند **قطعه**

در میر و وزیر و سلطان را | بی وسیلت مگرد پیرامن

سگ و دربان چو یافتند غریب | این گریبانش گیرد آن دامن

چندانکه مقربان حضرت آن بزرگ بر حال من وقوف یافتند و باکرام درآوردند و برتر مقامی معین کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم **بیت**

بگذار که بنده کمینم | تا در صف بندگان نشینم

گفت الله الله چه جای سخن است **بیت**

گر بر سر و چشم ما نشینی | بارت بکشم که نازنینی

فی الجمله بنشستم و از هر دری سخن پیوستم تا حدیث زلت یاران در میان آمد و گفتم **قطعه**

چه جرم دید خداوند سابق الانعام | که بنده در نظر خویش خوار میدارد

خدای راست مسلم بزرگواری و حلم | که جرم بیند و نان برقرار میدارد

حاکم این سخن را عظیم بپسندید و اسباب معاش یاران فرمود تا باز بر قاعده

ما حضر مهیا دارند و مؤنت ایام تعطیل وفا کنند شکر این نعمت بگفتم

و زمین خدمت ببوسیدم و عذر جسارت بخواستم و گفتم **قطعه**

چو کعبه قبلهٔ حاجت شد از دیار بعید — روند خلق بدیدارش از بسی فرسنگ

ترا تحمل امثال ما بباید کرد — که هیچکس نزند بر درخت بی بر سنگ

حکایت ملکزاده گنج فراوان از پدر میراث یافت و دست کرم بگشاد و داد

سخاوت بداد و نعمت بیدریغ بر سپاه و رعیت بریخت **قطعه** نیاساید مشام از طبلهٔ عود

بر آتش نه که چون عنبر ببوید — بزرگی بایدت بخشندگی کن

که دانه تا نیفشانی نروید

یکی از جلسای بی تدبیر نصیحتش

آغاز کرد که ملوک پیشین مر این نعمت را بسعی اندوخته اند و برای مصلحتی نهاده دست

ازین حرکات کوتاه کن که واقعها در پیش است و دشمنان از پس نباید که بوقت

حاجت فرومانی **قطعه**

اگر گنجی کنی بر عامیان بخش — رسد هر کدخدائی را برنجی

چرا نستانی از هر یک جوی سیم — که گرد آید ترا هر روز گنجی

ملکزاده روی ازین سخن درهم آورد

و موافق طبعش نیامد و مر او را زجر فرمود و گفت خداوند تعالی مرا مالک این

مملکت گردانیده است تا بخورم و ببخشم نه پاسبان که نگهدارم **بیت**

قارون هلاک شد که چهل خانه گنج داشت — نوشیروان نمرد که نام نکو گذاشت

حکایت آورده اند که نوشیروان عادل را در شکارگاهی صیدی کباب کردند

و نمک نبود غلامی به روستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیروان گفت بقیمت بستان تا رسمی نگردد و ده خراب نشود گفتند ازین قدر چه خلل زاید گفت بنیاد ظلم اندر جهان اول اندک بوده است و هر کس که آمده بران مزید کرده تا بدین غایت رسیده **قطعه**

اگر ز باغ رعیت ملک خورد سیبی ‏ ‏ برآورند غلامان او درخت از بیخ

به پنج بیضه که سلطان ستم روا دارد ‏ ‏ زنند لشکریانش هزار مرغ بسیخ

حکایت عاملی را شنیدم که خانهٔ رعیت خراب کردی تا خزینهٔ سلطان آبادان کند بیخبر از قول حکما که گفته اند هر که خدای عز و جل را بیازارد تا دل خلقی بدست آرد خداوند تعالی همان خلق را برو گمارد تا دمار از روزگارش برآرد **بیت**

آتش سوزان نکند با سپند ‏ ‏ آنچه کند دود دل مستمند

سر جملهٔ حیوانات گویند که شیر است و اذل جانوران خر و باتفاق خر باربر به که شیر مردم در **مثنوی**

مسکین خر اگرچه بی تمیز است ‏ ‏ چون بار همی برد عزیز است

گاوان و خران باربردار ‏ ‏ به ز آدمیان مردم آزار

باز آمدیم بحکایت وزیر غافل گویند ملک را طرفی از ذمائم اخلاق او بقرائن معلوم گشت در شکنجه کشید و بانواع عقوبت بکشت **قطعه**

حاصل نشود رضای سلطان ‏ ‏ تا خاطر بندگان نجوئی

خواهی که خدای بر تو بخشد ‏ ‏ با خلق خدای کن نکوئی

آورده اند که یکی از ستمدیدگان بر سر او بگذشت و در حال تباه وی تأمل کرد و گفت

قطعه هر که قوت بازوی منصبی دارد | بسلطنت بخورد مال مردمان بگزاف
توان بحلق فرو بردن استخوان درشت | ولی شکم بدرد چون بگیرد اندر ناف

بیت نماند ستمکار بد روزگار | بماند برو لعنت پایدار

حکایت مردم آزاری را حکایت کنند که سنگی بر سر صالحی زد درویش را مجال انتقام نبود سنگ را نگاه میداشت تا زمانیکه ملک را بر آن لشکری خشم آمد و در چاه کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و این سنگ چرا زدی گفت من فلانم و این همان سنگست که در فلان تاریخ بر سر من زدی گفت چندین روزگار کجا بودی گفت از جاهت اندیشه میکردم اکنون که در چاهت دیدم فرصت غنیمت دانستم

مثنوی ناسزائی را که بینی بخت یار | عاقلان تسلیم کردند اختیار
چون نداری ناخن درنده تیز | با بدان آن به که کم گیری ستیز
هر که با فولاد بازو پنجه کرد | ساعد مسکین خود را رنجه کرد
باش تا دستش به بندد روزگار | پس بکام دوستان مغزش برآر

حکایت یکی را از ملوک مرضی هائل بود که اعادت ذکر آن ناکردن اولی طائفه از حکمای یونان متفق شدند که مرین درد را دوائی نیست مگر زهره آدمی که بچندین صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دهقان پسری را یافتند بران صورت که حکیمان گفته بودند پدر و مادرش را بخواندند و بنعمت بیکران خشنود گردانیدند و قاضی فتوی داد که خون یکی از رعیت ریختن سلامت

نفس پادشه زار و ابا شد جلاد قصد کرد پسر سر سوی آسمان بر آورد و تبسم کرد ملک پرسید که درین حالت چه جای خندیدن است گفت ناز فرزندان بر پدر و مادر باشد و دعوی پیش قاضی برند و داد از پادشاه خواهند اکنون پدر و مادر بعلت حطام دنیا مرا بخون در سپردند و قاضی بکشتن فتوی داد و سلطان مصالح خویش اندر هلاک من می بیند بجز خدای عز و جل پناهی نمی بینم **بیت**

پیش که بر آورم ز دستت فریاد — هم پیش تو از دست تو گر خواهم داد

سلطان را دل ازین سخن بهم بر آمد و آب در دیده بگردانید و گفت هلاک من اولی تر که خون چنین طفلی ریختن بیگناه سر و چشمش ببوسید و در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمت بی اندازه بخشید و گویند هم دران هفته صحت یافت **قطعه**

همچنان در فکر آن بیتم که گفت — پیلبانی بر لب دریای نیل

زیر پایت گر بدانی حال مور — همچو حال تست زیر پای پیل

حکایت یکی از بندگان عمرو لیث گریخته بود کسان در عقبش بر فتند و باز آوردند وزیر را با وی غرضی بود اشارت بکشتنش کرد تا دیگر بندگان چنین فعل نیارند بنده سر پیش عمرو لیث بر زمین نهاد و گفت **بیت**

هر چه رود بر سرم چون تو پسندی رواست — بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست

لیکن بموجب آنکه پروردهٔ نعمت این خاندانم نخواهم که در قیامت بخون من گرفتار آیی اجازت فرمای تا وزیر را بکشم پس آنگه بقصاص او بفرمای

خون من بریختن تا بحق کشته باشی ملک را خنده گرفت وزیر را گفت چگونه مصلحت می بینی وزیر گفت ای خداوند جهان مصلحت آن می بینم که از بهر خدا و صدقهٔ گور پدر آزادش کنی تا مرا نیز در بلائی نیفگند گناه از منست و قول حکیمان معتبر که گفته اند

قطعه

چو کردی با کلوخ انداز پیکار — سر خود را بنادانی شکستی

چو تیر انداختی بر روی دشمن — چنان دان کاندر آماجش نشستی

حکایت ملک زوزن را خواجهٔ بود کریم النفس نیک محضر که همگنان را در مواجهه حرمت داشتی و در غیبت نکو گفتی اتفاقاً از وی حرکتی در نظر ملک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرهنگان پادشاه بسوابق نعمت او معترف بودند و بشکر آن مرتهن در مدت توکیل او رفق و ملاطفت کردندی و زجر و معاقبت روا نداشتندی

قطعه

صلح با دشمن اگر خواهی هر گه که ترا — در قفا عیب کند در نظرش تحسین کن

سخن آخر بدهان میگذرد موذی را — سخنش تلخ نخواهی دهنش شیرین کن

آنچه مضمون خطاب ملک بود از عهدهٔ بعضی بیرون آمد و ببقیتی در زندان بماند آورده اند که یکی از ملوک نواحی در خفیه پیغامش فرستاد که ملوک آن طرف قدر چنان بزرگوار ندانستند و بی عزتی کردند اگر رای عزیز فلان احسن الله خلاصه بجانب ما التفاتی کند در رعایت خاطرش هرچه تمامتر سعی کرده آید و اعیان این مملکت بدیدار او مفتقرند

وجواب این حروف را منتظر خواجه چون برین وقوف یافت از خطر اندیشید

در حال جوابی مختصر که اگر بر ملا افتد فتنه نباشد بر قفای ورق نوشت و روان

کرد یکی از متعلقان که برین واقف بود ملک را اعلام کرد که فلان را که حبس

با ملوک نواحی سر اسلت دارد ملک بهم بر آمد و کشف این خبر فرمود قاصد را

بگرفتند و رسالت بر خواندند نبشته بود که حسن ظن بزرگان بیش از

فضیلت ماست و تشریف قبول که فرمودند بنده را امکان اجابت آن

نیست بحکم آنکه پروردهٔ نعمت این خاندانست و باندک مایه تغیر خاطری با ولی

نعمت قدیم بیوفائی نتوان کرد بیت

آنرا که بجای تست هر دم کرمی	عذرش بنه ار کند بعمری ستمی

ملک را سیرت حق شناسی او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست که خطا کردم که ترا بی جرم و خطا

بیازردم گفت ای خداوند بنده درینحالت مر خداوند را خطائی نمی بیند

بلی تقدیر خداوند تعالی چنین بود که مرین بنده را مکروهی رسد پس

بدست تو اولیتر که سوابق نعمت برین بنده داری و ایادی

منت و حکما گفته اند مثنوی

گر گزندت رسد ز خلق مرنج	که نه راحت رسد ز خلق و نه رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست	که دل هر دو در تصرف اوست
گرچه تیر از کمان همی گذرد	از کماندار بیند اهل خرد

حکایت یکی را از ملوک عرب شنیدم که با متعلقان میگفت که مرسوم
فلان را چندانکه هست مضاعف کنید که ملازم درگاه است و مترصد
فرمان و دیگر خدمتگاران بلهو و لعب مشغول و در ادای خدمت متهاون
صاحبدلی بشنید فریاد و خروش از نهادش برآمد پرسیدندش
که چه دیدی گفت مراتب بندگان بدرگاه خدای تعالی همین مثال دارد **بیت**

دو بامداد گر آید کسی بخدمت شاه — سوم هر آینه دروی کند بلطف نگاه

قطعه مهتری در قبول فرمانست — ترک فرمان دلیل حرمانست
هر که سیمای راستان دارد — سر خدمت بر آستان دارد

حکایت ظالمی را حکایت کنند که هیزم درویشان خریدی بحیف
و توانگران دادی بطرح صاحبدلی برو گذر کرد و گفت **بیت**

ماری تو که هر که را ببینی بزنی — یا بوم که هر کجا نشینی بکنی

قطعه زورت ار پیش میرود با ما — با خداوند غیب دان نرود
زورمندی مکن بر اهل زمین — تا دعایی بر آسمان نرود

حاکم از گفتن او برنجید و روی از نصیحتش درهم کشید و برو التفات نکرد
تا شبی آتش مطبخ در انبار هیزمش افتاد و سایر املاکش بسوخت و از بستر نرمش
بر خاکستر گرمش نشاند اتفاقاً همان شخص بروی بگذشت دیدش که
با یاران همیگفت ندانم که این آتش از کجا در سرای من افتاد گفت از

دود دل درویشان قطعه

خذر کن ز دود درونهای ریش
که ریش درون عاقبت سر کند

بهم بر مکن تا توانی دلی
که آهی جهانی بهم بر کند

لطیفه بر تاج کیخسرو نوشته بود قطعه

چه سالهای فراوان و عمرهای دراز
که خلق بر سر ما بر زمین بخواهد رفت

چنانکه دست بدست آمدست ملک بما
بدستهای دگر همچنین بخواهد رفت

حکایت یکی در صنعت کشتی گرفتن سر آمده بود سیصد و شصت بند فاخر
دانستی و هر روز از آن نوعی کشتی گرفتی مگر گوشهٔ خاطرش با جمال یکی از شاگردان
میلی داشت سه صد پنجاه و نه بندش در آموخت مگر یک بند که در تعلیم آن
دفع انداختی و تاخیر کردی فی الجمله پسر در قوت و صنعت سر آمد و کسی را در زمان
او با او امکان مقاومت نبودی تا بحدیکه پیش ملک آن روزگار گفته بود که استاد
را فضیلتی که بر منست از روی بزرگیست و حق تربیت واگرنه بقوت ازو کمتر نیستم
و بصنعت با او برابرم ملک را این سخن دشوار آمد فرمود تا مصارعت کنند مقامی
متسع ترتیب کردند و ارکان دولت و اعیان حضرت و زورآوران روی زمین
حاضر شدند پسر چون پیل مست در آمد بصدمتی که اگر کوه روئین
بودی از جای بر کندی استاد دانست که جوان بقوت ازو برترست
بدان بند غریب که ازوی پنهان داشته بود با وی در آویخت پسر دفع
آن ندانست بهم بر آمد استاد از زمینش بدو دست بالای سر برد

و بر زمین زد غریو از خلق برخاست ملک فرمود استاد را خلعت و نعمت
دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت کرد که با پرورندهٔ خویش دعوی
مقاومت کردی و بسر نبردی گفت ای پادشاه روی زمین بزور آوری
بر من دست نیافت بلکه مرا از علم کشتی دقیقهٔ مانده بود و همه عمر از من
دریغ میداشت امروز بدان دقیقه بر من غالب آمد گفت از بهر چنین روزی
نگه میداشتم که زیرکان گفته اند دوست را چندان قوت مده که اگر دشمنی
کند تواند نشنیدهٔ که چه گفت آنکه از پروردهٔ خویش جفا دید قطعه

یا وفا خود نبود در عالم　　یا مگر کس درین زمانه نکرد
کس نیاموخت علم تیر از من　　که مرا عاقبت نشانه نکرد

حکایت درویشی مجرد بگوشهٔ صحرائی نشسته بود پادشاهی بروی
بگذشت درویش از انجا که فراغ ملک قناعت ست بدو التفات نکرد
سلطان از انجا که سطوت سلطنت ست برنجید و گفت این طائفهٔ خرقه پوشان
امثال حیوانند و اهلیت و آدمیت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت ای
جوانمرد سلطان روی زمین بر تو گذر کرد خدمتی نکردی و شرائط ادب بجا
نیاوردی گفت سلطان را بگوی تا توقع خدمت از کسی دارد که توقع نعمت از و دارد
و دیگر بدانکه ملوک از بهر پاس رعیت اند نه رعیت از بهر طاعت ملوک
قطعه پادشه پاسبان درویش است　　گرچه رامش بفر دولت اوست

گوسپند از برای چوپان نیست — بلکه چوپان برای خدمت اوست قطعه

یکی امروز کامران بینی — دیگری را دل از مجاهده ریش

روزکی چند باش تا بخورد — خاک مغز سر خیال اندیش

فرق شاهی و بندگی برخاست — چون قضای نبشته آمد پیش

گر کسی خاک مرده باز کند — نشناسد توانگر از درویش

ملک را گفتن درویش استوار آمد گفت از من تمنائی بکن گفت آن همی خواهم که دگرباره زحمت من ندهی گفت مرا پندی بده گفت . بیت

دریاب کنون که نعمتت هست بدست — کین دولت و ملک میرود دست بدست

حکایت یکی از وزرا پیش ذوالنون مصری رفت و همت خواست که روز و شب بخدمت سلطان مشغول میباشم و بخیرش امیدوار و از عقوبتش ترسان ذوالنون بگریست و گفت اگر من خدای عز و جل را چنین پرستیدمی که تو سلطان را از جملهٔ صدیقان بودمی قطعه

گر نه امید و بیم راحت و رنج — پای درویش بر فلک بودی

گر وزیر از خدا بترسیدی — همچنان کز ملک ملک بودی

حکایت پادشاهی بکشتن بیگناهی اشارت کرد گفت ای ملک موجب خشمی که ترا بر منست آزار خود مجوی که این عقوبت بر من بیک نفس بسر آید و بزه آن بر تو جاوید بماند قطعه

دوران بقا چو باد صحرا بگذشت

تلخی وخوشی وزشت وزیبا بگذشت   پنداشت ستمگر که جفا بر ما کرد

در گردن او بماند و بر ما بگذشت   ملک را نصیحت او سودمند آمد و از سر خون او بر خاست

حکایت وزرای نوشیروان در مهمی از مصالح مملکت اندیشه همی کردند و هر یک از ایشان دگر گونه رای همی زدند و ملک همچنین تدبیری اندیشه کرد بزرجمهر رای ملک اختیار آمد وزیران در نهانش گفتند رای ملک را چه مزیت دیدی بر فکر چندین حکیم گفت بموجب آنکه انجام کار معلوم نیست و رای همگنان در مشیت ست که صواب آید یا خطا پس موافقت رای ملک اولی ترست تا اگر خلاف صواب آید بعلت متابعت از معاتبت ایمن باشم که گفته اند مثنوی

خلاف رای سلطان رای جستن   بخون خویش باشد دست شستن

اگر خود روز را گوید شب ست این   بباید گفت اینک ماه و پروین

حکایت شیادی گیسو بافت یعنی علویست و با قافله حجاز بشهر در آمد و چنان نمود که از حج می آید و قصیده نیکو پیش ملک برد و دعوی کرد که وی گفته است نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکران فرمود تا یکی از ندمای حضرت پادشاه که در ان سال از سفر دریا آمده بود گفت من ورا

عبد ضحی در بصره دیدم معلوم شد که حاجی نیست دیگرے گفت من اورا
شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیه بدانستند که شریف نیست و
شعرش را در دیوان انوری یافتند ملک فرمود تا بزنندش و نفی کنند
تا چندین دروغ درهم چرا گفت گفت ای خداوند روی زمین سخنی مانده ا
در خدمت بگویم اگر راست نباشد بهر عقوبت که خواهی سزاوارم
گفت آن چیست گفت **قطعه** غریبے گرت ماست پیش آورد
دو پیمانه آب ست و یک چمچه دوغ اگر راست میخواهی از من شنو
جهاندیده بسیار گوید دروغ ملک را خنده گرفت گفت ازین راست تر
سخن تا عمر او باشد نگفته است فرمود تا آنچه مامول اوست مهیا دارند و بدل خوشی او را گسیل کنند

حکایت یکی از پسران هارون الرشید پیش پدر آمد خشم آلوده
که مرا فلان سرهنگ زاده دشنام مادر داد هارون الرشید
ارکان دولت را گفت جزای چنین کسے چه باشد یکی اشارت بکشتن
کرد و یکی بزبان بریدن و دیگری بمصادرت و نفی هارون گفت ای پسر
کرم آنست که عفو کنی و اگر نتوانی تو نیزش دشنام مادر ده چندانکه
از حد درنگذرد پس آنگه ظلم از طرف تو باشد و دعوی از قبل خصم **قطعه**
نه مردست آن بنزدیک خردمند که با پیل دمان پیکار جوید
بلی مرد آن کس ست از روی تحقیق که چون خشم آیدش باطل نگوید

حکایت با طایفهٔ بزرگان بکشتی نشسته بودم زورقی در پی ما غرق شد دو برادر بگردابی درافتادند یکی از بزرگان گفت ملاح را که بگیر این هر دوان را که بهر یکی پنجاه دینارت بدهم ملاح در آب رفت تا یکی را برهانید آن دیگر هلاک شد گفتم بقیت عمرش نمانده بود ازین سبب در گرفتن او تاخیر کردی و در آن دیگر تعجیل ملاح بخندید و گفت آنچه تو گفتی یقین است و سببی دیگر هست گفتم آن چیست گفت میل خاطر من برهانیدن این یکی بیشتر بود که وقتی در بیابانی مانده بودم مرا بر شتری نشانده و از دست آن دیگر تازیانه خورده بودم در طفلی گفتم صدق الله تعالی من عمل صالحا فلنفسه ومن اساء فعلیها

قطعه
تا توانی درون کس مخراش — کاندرین راه خارها باشد
کار درویش مستمند برآر — که ترا نیز کارها باشد

حکایت دو برادر یکی خدمت سلطان کردی و دیگر بسعی بازو خوردی باری این توانگر گفت درویش را که چرا خدمت نکنی تا از مشقت کار کردن برهی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلت خدمت رستگاری یابی که خردمندان گفته اند که نان خود خوردن و نشستن به که کمر زرین بخدمت بستن

بیت
بدست آهک تفته کردن خمیر — به از دست بر سینه پیش امیر

قطعه
عمر گرانمایه درین صرف شد — تا چه خورم صیف و چه پوشم شتا
ای شکم خیره بنانی بساز — تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت کسی مژده پیش انوشیروان عادل برد و گفت شنیدم که فلان دشمن ترا خدای تعالی برداشت گفت هیچ شنیدی که مرا بگذاشت

بیت

اگر بمرد عدو جای شادمانی نیست — که زندگانی ما نیز جاودانی نیست

حکایت گروهی حکما در بارگاه کسری بمصلحتی در سخن همیگفتند و بزرجمهر که مهتر ایشان بود خاموش بود سوال کردندش که با ما درین بحث چرا سخن نگویی گفت وزیران بر مثال اطبا اند و طبیب دارو ندهد مگر بسقیم پس چون بینم که رای شما بر صواب است مرا بر سر آن سخن گفتن حکمت نباشد

مثنوی

چو کاری بی فضول من برآید — مرا در وی سخن گفتن نشاید

وگر بینم که نابینا و چاه است — اگر خاموش بنشینم گناه است

حکایت هارون الرشید را چون ملک مصر مسلم شد گفت بخلاف آن طاغی که بغرور ملک مصر دعوی خدائی کرد نبخشم این ملک را الا بخسیس‌ترین بندگان سیاهی داشت خصیب نام ملک مصر بوی ارزانی داشت آورده اند که عقل و درایت او تا بجایی بود که طایفهٔ حراث مصر شکایت آوردندش که پنبه کاشته بودیم برکنار نیل باران بی وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستی کاشتن حکیم درویش گفت

مثنوی

اگر دانش بروزی در فزودی — ز نادان تنگ روزی تر نبودی

بنادانان چنان روزی رساند — که دانایان دران حیران بمانند

مثنوی
بخت و دولت بکاردانی نیست — جز بتائید آسمانی نیست
کیمیاگر بغصه مرده و رنج — ابله اندر خرابه یافته گنج
اوفتادست در جهان بسیار — بی تمیز ارجمند و عاقل خوار

حکایت یکی را از ملوک کنیزکی چینی آوردند خواست تا در حالت مستی با وی جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک در خشم رفت و مر او را بسیاهی بخشید فرانس که لب زبرینش از پرهٔ بینی درگذشته بود و زیرینش بگریبان فروهشته هیکلی که صخر جنی از طلعتش برمیدی و عین القطر از بغلش بگندیدی **بیت**

تو گوئی تا قیامت زشت روئی — برو ختمست و بر یوسف نکوئی

قطعه
شخصی نه چنان کریه منظر — کز زشتی او خبر توان داد
وانگه بغلی نعوذ بالله — مردار بآفتاب مرداد

آورده اند که دران مدت سیاه را نفس طالب بود و شهوت غالب مهرش بجنبید و مهرش برداشت تا بامدادان که ملک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتند خشم گرفت و فرمود تا سیاه را با کنیزک استوار ببندند و از بام جوسق بقعر خندق دراندازند یکی از وزرای نیک محضر روی شفاعت بزمین نهاد و گفت سیاه بیچاره را درین خطائی نیست که سایر بندگان بنوازش خداوندی متعود اند گفت

اگر در مفاوضت او شبی تاخیر کردی چه شدی که من او را افزون تر از بهای کنیزک
برادمی گفت ای خداوند انچه فرمودی معلوم ست لیکن نشنیدے که
حکما گفته اند درین معنے قطعه

تشنهٔ سوخته در چشمه روشن چو رسید
تو مپندار که از پیل دمان اندیشد
ملحد گرسنه در خانهٔ خالی بر خوان
عقل باور نکند کز رمضان اندیشد

ملک را این لطیفه پسند آمد و گفت
اکنون سیاه را بتو بخشیدم کنیزک را چکنم گفت کنیزک را هم بسیاه بخش که
نیم خوردهٔ او هم او را شاید قطعه

هرگز آن را بدوستی مپسند
که رود جاے ناپسندیده
تشنه را دل نخواهد آب زلال
نیم خورد دهان گندیده

حکایت اسکندر رومی را پرسیدند دیار مشرق و مغرب را بچه گرفتی
که ملوک پیشین را خزائن و عمر و ملک و لشکر بیش ازین بود و چنین فتحی میسّر
نشد گفت بعون خدای عز و جل هر مملکتے را که بگرفتم رعیتش را نیازردم و
رسوم خیرات گذشتگان باطل نکردم و نام پادشاهان جز به نیکوئی نبردم بیت

بزرگش نخوانند اهل خرد
که نام بزرگان بزشتی برد

قطعه
این همه هیچست چون می بگذرد
تخت و بخت و امر و نهی و گیر و دار
نام نیک رفتگان ضائع مکن
تا بماند نام نیکت پایدار

باب دوم در اخلاق درویشان

حکایت یکی از بزرگان گفت پارسائی را چه گوئی در حق فلان عابد که دیگران در حق وی بطعنه سخنها گفته اند گفت بر ظاهرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمیدانم

قطعه
هر کرا جامه پارسا بینی — پارسا دان و نیکمرد انگار
ور ندانی که در نهانش چیست — محتسب را درون خانه چه کار

حکایت درویشی را دیدم که سر بر آستان کعبه همی مالید و همی نالید که یا غفور و یا رحیم تو دانی که از ظلوم و جهول چه آید

قطعه
عذر تقصیر خدمت آوردم — که ندارم بطاعت استظهار
عاصیان از گناه توبه کنند — عارفان از عبادت استغفار

عابدان جزای طاعت خواهند و بازرگانان بهای بضاعت من بنده امید آورده ام نه طاعت بدریوزه آمده ام نه بتجارت اِصْنَعْ بِی مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ

بیت
گر کشی ور جرم بخشی روی و سر بر آستانم — بنده را فرمان نباشد هرچه فرمائی برآنم

قطعه
بر در کعبه سائلی دیدم — که همی گفت و میگرستی خوش
می نگویم که طاعتم بپذیر — قلم عفو بر گناهم کش

قطعه
خلق در ملک خدای از همه جنسی باشد — صالحان خرده نگیرید که ما رندانیم
گر کسی را عملی هست و امیدی دارد — ما گدائیم درین ملک نه بازرگانیم

حکایت عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمة الله علیه در حرم کعبه روی بر حصا نهاده بود و میگفت ای خداوند ببخشای و اگر مستوجب

عقوبتم مرا در قیامت نابینا برانگیز تا در روی نیکان شرمسار نباشم **قطعه**

روی بر خاک عجز می‌گویم — هر سحرگه که باد می‌آید

ای که هرگز فرامشت نکنم — هیچت از بنده یاد می‌آید

حکایت دزدی بخانهٔ پارسایی درآمد چندانکه طلب کرد چیزی نیافت دلتنگ شد پارسا را خبر شد گلیمی که بران خفته بود در راه دزد انداخت تا محروم نشود **قطعه**

شنیدم که مردان راه خدا — دل دشمنان را نکردند تنگ

ترا کی میسر شود این مقام — که با دوستانت خلافست و جنگ

مودت اهل صفا چه در روی و چه در قفا نه چنان کز پست عیب گیرند و پیشت میرند **نظم**

در برابر چو گوسفند سلیم — در قفا همچو گرگ مردم خوار

هر که عیب دگران پیش تو آورد و شمرد — بی گمان عیب تو پیش دگران خواهد برد

حکایت تنی چند از روندگان متفق در سیاحت بودند و شریک رنج و راحت خواستم که مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم این از کرم اخلاق بزرگان بدیعست روی از مصاحبت درویشان بگردانیدن و فائده دریغ داشتن که من در نفس خویش اینقدر قوت و سرعت همی شناسم که در خدمت مردان یار شاطر باشم نه بار خاطر **شعر**

ان لم اکن راکب المواشی — اسعی لکم حامل الغواشی

یکی از آن میان گفت ازین سخن که شنیدی دل تنگ مدار که درین روزها دزدی بصورت درویشان برآمده بود خود را در سلک صحبت ما منتظم کرد بیت

چه دانند مردم که در جامه کیست · نویسنده داند که در نامه چیست

از آنجا که سلامت حال درویشان ست گمان فضولش نبردند و بیاری قبولش کردند

نظم

صورت حال عارفان دلق ست · اینقدر بس چو روی در خلق ست

در عمل کوش و هر چه خواهی پوش · تاج بر سر نه و علم بر دوش

ترک دنیا و شهوت ست و هوس · پارسائی نه ترک جامه و بس

در قزاگند مرد باید بود · بر مخنث سلاح جنگ چه سود

روزی تا بشب رفته بودیم و شبانگه در پای حصاری خفته که دزد بی توفیق ابریق رفیق برداشت که بطهارت میرود و بغارت میرفت بیت

پارسا بین که خرقه در بر کرد · جامهٔ کعبه را جل خر کرد

چندانکه از نظر درویشان غائب شد ببرجی بر رفت و درجی بدزدید تا روز روشن شد آن تاریک مبلغی راه رفته بود و رفیقان بیگناه خفته بامدادان همه را بقلعه در آوردند و بزدند و بزندان کردند از آن تاریخ ترک صحبت گفتیم و طریق عزلت گرفتیم که السلامة فی الوحدة قطعه

چو از قومی یکی بیدانشی کرد · نه که را منزلت ماند نه مه را

می بینی که گاوی در علف خوار
بیالاید همه گاوان ده را

گفتم سپاس و منت خدایرا عز و جل که از فواید درویشان محروم نماندم اگرچه بصورت از صحبت جدا افتادم بدین حکایت که گفتی مستفید گشتم و امثال مرا همه عمر این نصیحت بکار آید **نظم**

بیک ناتراشیده در مجلسی
برنجد دل هوشمندان بسی

اگر برکه پر کنند از گلاب
سگی در وی افتد شود منجلاب

حکایت زاهدی مهمان پادشاهی بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد که ارادت او بود و چون بنماز برخاستند بیشتر ازان کرد که عادت او بود تا ظن صلاح در حق وی زیادت کنند **بیت**

ترسم نرسی بکعبه ای اعرابی
کاین ره که تو میروی بترکستان است

چون بمقام خود آمد سفره خواست تا تناولی کند پسری داشت صاحب فراست گفت ای پدر در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزی نخوردم که بکار آید گفت نماز راهم قضا کن که چیزی نکردی که بکار آید **قطعه**

ای هنرها نهاده بر کف دست
عیب ها را گرفته زیر بغل

تا چه خواهی خریدن ای مغرور
روز درماندگی بسیم دغل

حکایت یاد دارم که در ایام طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مولع زهد و پرهیز تا شبی در خدمت پدر رحمة الله علیه نشسته بودم و همه شب دیده بر هم نبسته

و مصحف عزیز برکنار گرفته و طایفه گرد ما خفته پدر را گفتم ازین جماعت یکی
سر بر نمیدارد که دوگانه بگزارد چنان خواب غفلت برده اند که توگویی نخفته اند
که مرده اند گفت جان پدر اگر تو نیز بخفتی ازان به که در پوستین خلق افتی **قطعه**

نه بیند مدعی جز خویشتن را — که دارد پردهٔ پندار در پیش
گرت چشم خدابینی ببخشند — نه بینی هیچکس عاجزتر از خویش

حکایت یکی را از بزرگان بمحفلی اندر همی ستودند و در اوصاف
جمیلش مبالغه همیکردند سر برآورد و گفت من آنم که من دانم **شعر**

کفیت اذی یا من یعد محاسنی — علانیتی هذا و لم تدر باطنی

قطعه
شخصم بچشم عالمیان خوب منظرست — وز خبث باطنم سر خجلت نهاده پیش
طاوس را بنقش و نگاری که هست خلق — تحسین کنند و او خجل از پای زشت خویش

حکایت یکی از صلحای لبنان که مقامات او در دیار عرب مذکور بود
و کرامات او مشهور بجامع دمشق درآمد بر کنار برکهٔ کلاسه طهارت
همی ساخت پایش بلغزید و بحوض درافتاد و بمشقت بسیار
ازان جایگه خلاص یافت چون از نماز بپرداختند یکی از جملهٔ اصحاب
گفت مرا مشکلی هست اگر اجازت پرسیدن ست گفت آن چیست
گفت یاد دارم که شیخ بر روی دریای مغرب برفت و قدمش
تر نشد امروز چه حالت بود که درین قامتی آب از هلاک چیزی نماند

شیخ درین فکرت زمانی فرو رفت پس از تأمل بسیار سر بر آورد و گفت نشنیده که سید عالم صلی الله علیه وسلم گفت لِي مَعَ اللهِ وَقتٌ لَا يَسَعُنِي فِيهِ مَلَكٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُرسَلٌ و نگفت علی الدوام وقتی چنین فرمود که بجبرئیل و میکائیل نپرداختی و دیگر وقت با حفصه و زینب درساختی مُشَاهَدَةُ الأَبرَارِ بَينَ التَّجَلِّي وَالاستِتَارِ می‌نمایند و می‌ربایند **بیت**

دیدار می‌نمائی و پرهیز می‌کنی
بازار خویش و آتش ما تیز می‌کنی

قطعه

أُشَاهِدُ مَن أَهوَى بِغَيرِ وَسِيلَةٍ
فَيَلحَقُنِي شَأنٌ أَضَلُّ طَرِيقًا

يُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ يُطفِي بِرَشَّةٍ
لِذَلِكَ تَرَانِي مُحرَقًا وَغَرِيقًا

نظم

یکی پرسید ازان گم کرده فرزند
که ای روشن گهر پیر خردمند

ز مصرش بوی پیراهن شنیدی
چرا در چاه کنعانش ندیدی

بگفت احوال ما برق جهان است
دمی پیدا و دیگر دم نهان است

گهی بر طارم اعلی نشینیم
گهی بر پشت پای خود نبینیم

اگر درویش بر حالی بماندی
سر دست از دو عالم بر فشاندی

حکایت در جامع بعلبک وقتی کلمهٔ همی گفتم بطریق وعظ با جماعتی افسرده دل مرده راه از عالم صورت بعالم معنی نبرده دیدم که نفسم در نمی‌گیرد و آتشم در هیزم تر اثر نمی‌کند دریغ آمدم تربیت ستوران و آینه‌داری در محلت کوران ولیکن در معنی باز بود و سلسلهٔ سخن دراز در معنی این آیت

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائی رسانیده که میگفتم **قطعه**

دوست نزدیکتر از من بمن است — وین عجبتر که من ازوی دورم

چکنم با که توان گفت که او — درکنار من و من مهجورم

من از شراب این سخن مست بودم و فضالهٔ قدح در دست که رونده برکنار مجلس گذر کرد و دور آخر در وی اثر کرد نعرهٔ بزد که دیگران بموافقت وی درخروش آمدند و خامان مجلس در جوش گفتم سبحان الله دوران باخبر در حضور و نزدیکان بی بصر دور **قطعه**

فهم سخن چون نکند مستمع — قوت طبع از متکلم مجوی

فسحت میدان ارادت بیار — تا بزند مرد سخنگوی گوی

حکایت شبی در بیابان مکه از بی خوابی پای رفتنم نماند سر بنهادم و شتربان را گفتم دست از من بدار **قطعه**

پای مسکین پیاده چند رود — کز تحمل ستوه شد بختی

تا شود جسم فربهی لاغر — لاغری مرده باشد از سختی

گفت ای برادر حرم در پیش است و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی و نشنیده که گفته اند **بیت**

خوش است زیر مغیلان براه بادیه خفت — شب رحیل ولی ترک جان بباید گفت

حکایت پارسائی را دیدم بر کنار دریا که زخم

پلنگ داشت و هیچ دارو به نمی شد مدتها دران رنجور بود و شکر خدای عز و جل علی الدوام گفتی پرسیدندش که شکر چه میگوئی گفت شکر آنکه بمصیبتی گرفتارم نه بمعصیتی

قطعه

اگرم زار بکشتن دهد آن یار عزیز + تا نگوئی که دران دم غم جانم باشد + گویم از بندهٔ مسکین چه گنه صادر شد + که دل آزرده شد از من غم آنم باشد + بلی مردان خدای مصیبت را بمعصیت اختیار کنند نه بینی که یوسف صدیق علیه السلام دران حالت چه گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْهِ

حکایت

درویشی را ضرورتی روی نمود گلیمی از خانهٔ یاری بدزدید و نفقه کرد حاکم فرمود که دستش ابدر کنید صاحب گلیم شفاعت کرد که من اورا بحل کردم گفتا بشفاعت تو حد شرع فرو نگذارم گفت آنچه فرمودی راست است لیکن هر که از مال وقف چیزی بدزدد قطعش لازم نیاید که اَلْفَقِیْرُ لَا یَمْلِكُ هر چه درویشان راست وقف محتاجانست حاکم دست از وی بداشت و ملامت کردن گرفت که جهان بر تو تنگ آمده بود که دزدی نکردی الا از خانهٔ چنین یاری گفت ای خداوند نشنیده که گفته اند خانهٔ دوستان بروب و در دشمنان مکوب

بیت

چون بسختی در بمانی تن بعجز اندر مده + دشمنان را پوست برکن دوستان را پوستین +

حکایت

یکی از پادشاهان پارسائی را دید گفت

هیچت از ما یاد می آید گفت بلی وقتی که خدای را فراموش میکنیم **بیت**

هر آسوده و دامنکش ز در خویش براند — وانرا که بخواند بدر کس نرواند

حکایت یکی از صالحان بخواب دید پادشاهی را در بهشت و پارسائی را
در دوزخ پرسید که موجب درجات این چیست و سبب درکات آن چه که مردم بخلاف
این می پنداشتند ندا آمد که این پادشاه بارادت درویشان در بهشت است
و این پارسا بتقرب پادشاهان در دوزخ **قطعه** دلقت بچه کار آید و تسبیح
و مرقع + خود را ز عملهای نکوهیده بری دار + حاجت به کلاه
برکی داشتنت نیست + درویش صفت باش و کلاه تتری دار +

حکایت پیاده سر و پا برهنه با کاروان حجاز از کوفه بدر آمد
و همراه ما شد نظر کردم و معلومی نداشت خرامان همی رفت و میگفت **نظم**

نه باشتر بر سوارم نه چو اشتر زیر بارم — نه خداوند رعیت نه غلام شهریارم
غم موجود و پریشانی معدوم ندارم — نفسی میزنم آسوده و عمری میگذارم

اشتر سواری گفتش ای درویش کجا میروی برگرد که بسختی بمیری
نشنید و قدم در بیابان نهاد و برفت چون بنخلهٔ محمود
رسیدیم توانگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فراز
آمد و گفت **مصراع** ما بسختی بنمردیم و تو بر بخت بمردی

بیت شخصی همه شب بر سر بیمار گریست + چون روز آمد بمرد

وبسیار بزیست **قطعه**

ای بسا اسب تیز رو که بماند
که خر لنگ جان بمنزل برد

بسکه در خاک تندرستان را
دفن کردیم و زخم خورده نمرد

حکایت عابدی را پادشاهی طلب کرد اندیشید که داروی بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادی که در حق من دارد زیادت کند آورده اند که داروی قاتل بود بخورد و بمرد **قطعه**

آنکه چون پسته دیدمش همه مغز
پوست بر پوست بود همچو پیاز

پارسایان روی در مخلوق
پشت بر قبله می‌کنند نماز

چون بنده خدای خویش خواند
باید که بجز خدا نداند **حکایت**

کاروانی را در زمین یونان بزدند و نعمت بیقیاس ببردند بازرگانان گریه و زاری بسیار کردند و خدای و پیغمبر را شفاعت آوردند فائده نبود **بیت**

چو پیروز شد دزد تیره روان
چه غم دارد از گریهٔ کاروان

لقمان حکیم اندران کاروان بود یکی گفتش از کاروانیان پندی بگوی که اگر نصیحتی کنی و موعظهٔ گوی باشد که برخی از مال ما دست بدارند که دریغ باشد چندین نعمت که ضائع شود گفت دریغ کلمهٔ حکمت باشد با ایشان گفتن **قطعه**

آهنی را که موریانه بخورد
نتوان برد ازو بصیقل زنگ

با سیه دل چه سود گفتن وعظ
نرود میخ آهنین در سنگ

بروزگار سلامت شکستگان دریاب
که جبر خاطر مسکین بلا بگرداند

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزی
بده وگرنه ستمگر بزور بستاند

حکایت چنانکه مرشیخ اجل ابو الفرج بن جوزی رحمة الله علیه
ترک سماع فرمودی و بخلوت و عزلت اشارت کردی عنفوان شبابم غالب آمدی
و هوا و هوس طالب ناچار بخلاف رای مربی قدمی چند برفتمی و از سماع
و مخالطت حظی برگرفتمی و چون نصیحت شیخم یاد آمدی گفتمی **بیت**

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را
محتسب گر می خورد معذور دارد مست را

تا شبی بمجمع قومی برسیدم و در آن میان مطربی دیدم **بیت**

گوئی رگ جان میگسلد زخمهٔ ناسازش
ناخوشتر از آوازهٔ مرگ پدر آوازش

گاهی انگشت حریفان از او در گوش و گهی بر لب که خاموش **شعر**

نُهاجُ الی صوت الاغانی لطیبةٍ
وانت مُغَنٍّ ان سکتّ نطیبُ

نظم

نبیند کسی در سماعت خوشی
مگر وقت رفتن که دم در کشی
چون بآواز آمد آن بربط سرای
کدخدا را گفتم از بهر خدای
زیبقم در گوش کن تا نشنوم
یا درم بگشای تا بیرون شوم

فی الجمله پاس خاطر یاران را موافقت کردم و شبی چند بمحنت بروز آوردم **قطعه**

موذن بانگ بی هنگام برداشت
نمیداند که چند از شب گذشت است
درازی شب از مژگان من پرس
که یکدم خواب در چشمم نگشت است

بامدادان بحکم تبرک دستاری از سر و دیناری از کمر بگشادم و پیش مغنی نهادم و در کنارش گرفتم و بسی شکر گفتم یاران ارادت من در حق وی خلاف عادت دیدند و بر خفت عقلم نهفته بخندیدند یکی از آن میان زبان تعرض دراز کرد و ملامت کردن آغاز که این حرکت مناسب رای خردمندان نکردی خرقهٔ مشایخ بچنین مطربی دادن که همه عمرش درمی در کف نبوده است و قراضهٔ در دف **نظم**

مطربی دور ازین خجسته سرای | کس دو بارش ندید در یک جای

راست چون بانگش از دهن برخاست | خلق را موی بر بدن برخاست

مرغ ایوان ز هول او بپرید | مغز ما برد و حلق خود بدرید

گفتم زبان تعرض مصلحت آنست که کوتاه کنی بحکم آنکه مرا کرامت این شخص ظاهر شد گفت مرا بر کیفیت آن واقف گردان تا همچنین تقرب نماییم و بر مطایبه که کردم استغفار کنیم گفتم بعلت آنکه شیخ اجلم بارها بترک سماع فرموده است و موعظت بلیغ گفته و در سمع قبول من نیامده تا امشب که مرا طالع میمون و بخت همایون بدین بقعه رهبری کرد و بدست این توبه کردم که بقیت زندگانی گرد سماع و مخالطت نگردم **قطعه**

آواز خوش از کام و دهان و لب شیرین | گر نغمه کند ور نکند دل بفریبد

ور پردهٔ عشاق و نهاوند و حجاز است | از حنجرهٔ مطرب مکروه نزیبد

حکایت لقمان را گفتند که ادب از که آموختی گفت از بی ادبان هر چه از ایشان در نظر ناپسند آمد از فعل آن پرهیز کردم **قطعه**

نگویند از سر بازیچه حرفی | کزان پندی نگیرد صاحب هوش
وگر صد باب حکمت پیش نادان | بخوانند آیدش بازیچه در گوش

حکایت عابدی را حکایت کنند که شبی ده من طعام بخوردی و تا سحر ختمی بکردی صاحبدلی بشنید و گفت اگر نیم نانی بخوردی و بخفتی بسیار ازین فاضلتر بودی

قطعه
اندرون از طعام خالی دار | تا درو نور معرفت بینی
تهی از حکمتی بعلت آن | که پری از طعام تا بینی

حکایت بخشایش الهی گم شده را در مناهی چراغ توفیق فرا راه داشت تا بحلقه اهل تحقیق درآمد به یمن قدم درویشان و صدق نفس ایشان ذمائم اخلاقش بحمائد مبدل گشت دست از هوا و هوس کوتاه کرد و زبان طاعنان در حق وی همچنان دراز که بر قاعده اول است و زهد و صلاحش نامعول

بیت
بعذر و توبه توان رستن از عذاب خدای | هنوز می نتوان از زبان مردم رست

طاقت جور زبانها نیاورد و شکایت پیش پیر طریقت برد و گفت از زبان مردم برنجم جوابش داد که شکر این نعمت چگونه گزاری که بهتر از آنی که می پندارندت

قطعه
چند گویی که بداندیش و حسود | عیب گویان من مسکین اند
گه بخون ریختنم برخیزند | گه به بدخواستنم بنشینند
نیک باشی و بدت گوید خلق | به که بد باشی و نیکت بینند

لیکن مرا که حسن ظن خلائق در حق من بکمال است و من در عین نقصان

روا باشد اندیشه کردن و تیمار خوردن **شعر**

اِنّی لَمُستترٌ مِن عینِ جیرانی | وَاللّٰهُ یَعلَمُ اسراری و اِعلانی

قطعه در بسته بروی خود ز مردم | تا عیب نه گسترند ما را

در بسته چه سود عالم الغیب | دانای نهان و آشکارا

حکایت پیش یکی از مشایخ گله کردم که فلان در حق من بفساد گواهی داده است گفت بصلاحش خجل کن **رباعی**

تو نیکو روش باش تا بد سگال | بنقص تو گفتن نیابد مجال

چو آهنگ بربط بود مستقیم | کی از دست مطرب خورد گوشمال

حکایت یاد دارم که شبی در کاروانی همه شب رفته بودم و سحر بر کنار بیشه خفته شوریده که دران سفر همراه ما بود سحرگاهان نعره بزد و راه بیابان گرفت و یک نفس آرام نیافت چون روز شد گفتمش آن چه حالت بود گفت بلبلان را دیدم که بنالش درآمده بودند از درخت و کبکان از کوه و غوکان از آب و بهائم از بیشه اندیشه کردم که مروت نباشد همه در تسبیح و من در غفلت خفته کجا روا باشد **قطعه**

دوش مرغی بصبح مینالید | عقل و صبرم ببرد و طاقت و هوش

یکی از دوستان مخلص را | مگر آواز من رسید بگوش

گفت باور نداشتم که ترا | بانگ مرغی کند چنین مدهوش

گفتم این شرط آدمیت نیست ... مرغ تسبیح خوان و ما خاموش

حکایت وقتی در سفر حجاز طائفهٔ جوانان صاحبدل همراه ما بودند همدم و همقدم وقتها زمزمهٔ بکردندی و بیتی محققانه برگفتندی و عابدی در سبیل منکر حال درویشان بود و بیخبر از درد ایشان تا برسیدیم به نخیل بنی هلال کودکی سیاه از حی عرب بدر آمد و آوازی برآورد که مرغ از هوا در آورد دو اشتر عابد را دیدم که برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راه بیابان گرفت و برفت گفتم ای شیخ در حیوانی اثر کرد و ترا همچنان تفاوت نمی کند **رباعی**

دانی چه گفت مرا آن بلبل سحری ... تو خود چه آدمیی کز عشق بیخبری

اشتر بشعر عرب در حالتست و طرب ... گر ذوق نیست ترا کژ طبع جانوری

شعر وعند هبوب الناشرات علی الحمی ... تمیل غصون البان لا الحجر الصلد

نظم بذکرش هر چه بینی در خروش است ... ولی داند درین معنی که گوش است

نه بلبل بر گلش تسبیح خوانیست ... که هر خاری بتسبیحش زبانیست

حکایت یکی را از ملوک مدت عمر سپری شد و قائم مقامی نداشت وصیت کرد که بامدادان نخستین کسی که از در شهر در آید تاج شاهی بر سر وی نهید و تفویض مملکت بوی کنید اتفاقا اول کسی که در آمد گدائی بود و همه عمر لقمه اندوخته و رقعه دوخته ارکان دولت و اعیان حضرت وصیت ملک بجای آوردند و تسلیم مفاتیح قلاع و خزائن

بدو گرد آمدند مدتی ملک راند تا بعضے امرا و دولت گردن از اطاعت او بپیچانیدند و ملوک از هر طرف بمنازعت خاستن گرفتند و بمقاومت لشکر آراستن فی الجمله سپاه و رعیت بهم برآمدند و برخی طرف بلاد از قبضهٔ تصرف او بدر رفت درویش ازین واقعه خسته خاطر می بود تا یکی از دوستان قدیمش که در حالت درویشے قرین او بود از سفر باز آمد و در چنان مرتبه دیدش گفت منت خدای را عز و جل که گلت از خار برآمد و بخت بلند رهبرے کرد و اقبال و سعادت یاورے تا بدین پایه رسیدی که اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا

بیت

شکوفه گاه شگفته ست و گاه خوشیده ۔ درخت وقت برهنه است و وقت پوشیده

گفت ای عزیز تعزیتم گوے که جاے تهنیت نیست آنگه که تو دیدے غم نانے داشتم و امروز غم جهانے

نظم

اگر دنیا نباشد دردمندیم ۔ وگر باشد بمهرش پای بندیم

بلائی زین جهان آشوب تر نیست ۔ که رنج خاطرست ار هست و گر نیست

مطلب گر توانگرے خواهے ۔ جز قناعت که دولتی ست هنی

گر غنی زر بدامن افشاند ۔ تا نظر در ثواب او نکنی

کز بزرگان شنیده ام بسیار ۔ صبر درویش به که بذل غنی

اگر بریان کند بهرام گورے ۔ نه چون پاے ملخ باشد ز مورے

حکایت ابوهریره رضے الله عنه هر روز بخدمت مصطفی

صلی الله علیه وسلم آمدی گفت یا اباهریرة زرنی غبا تزدد حبا

یعنی هر روز میا تا محبت زیادت شود وصاحبدلان گفته اند بدین خوبی که

آفتابست نشنیده ایم که کسے او را دوست گرفته است وعشق آورده

گفت برای آنکه هر روز می توانش دید مگر در زمستان که محجوبست ومحبوب **قطعه**

بدیدار مردم شدن عیب نیست ولیکن نه چندانکه گویند بس

اگر خویشتن را ملامت کنے ملامت نباید شنیدن ز کس

حکایت یکی را از بزرگان بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت

وطاقت ضبط آن نداشت بی اختیار از وی صادر شد گفت اے

درویشان مرا در آنچه کردم اختیاری نبود و بزه ای بر من ننوشتند

وراحتے بدرون من رسید شما بکرم معذور دارید **نظم**

شکم زندان باد است ای خردمند ندارد هیچ عاقل باد در بند

چو باد اندر شکم پیچد فرو هل که باد اندر شکم بار است بر دل

حریف گران جان ناسازگار چو خواهد شدن دست پیشش مدار

حکایت از صحبت یاران دمشقم ملالتے پدید آمده بود سر در

بیابان قدس نهادم و با حیوانات انس گرفتم تا وقتیکه اسیر قید فرنگ

شدم و در خندق طرابلس با جهودانم بکار گل داشتند یکے از

رؤساء حلب که سابقه در میان ما بود گذر کرد و بشناخت گفت

این چه حالت ست که موجب ملالت ست گفتم چگویم **قطعه**

همی گریختم از مردمان بکوه و بدشت — که از خدای نبودم بدیگری پرداخت

قیاس کن که چه حالم بود درین ساعت — که در طویلهٔ نامردمم بباید ساخت

بیت پای در زنجیر پیش دوستان — به که با بیگانگان در بوستان

بر حالت من رحمت آورد و بده دینار از قید فرنگم باز خرید و با خویشتن بحلب برد و دختری داشت بنکاح من در آورد چون مدتی بر آمد بدخوئی و ستیزه روئی آغاز کرد و زبان درازی کردن گرفت و عیش مرا منغص میکرد **نظم**

زن بد در سرای مرد نکو — هم درین عالم ست دوزخ او

زینهار از قرین بد زنهار — وقنا ربنا عذاب النار

باری زبان تعنت دراز کرده همیگفت تو آن نیستی که پدرم ترا از فرنگ باز خرید گفتم بلی من آنم که بده دینار از قید فرنگم باز خرید و بصد دینار بدست تو گرفتار کرد

نظم شنیدم گوسفندی را بزرگی — رهانید از دهان و دست گرگی

شبانگه کارد بر حلقش بمالید — روان گوسفند از وی بنالید

که از چنگال گرگم در ربودی — چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حکایت یکی از پادشاهان عابدی را پرسید که عیالان داشت اوقات عزیز چون میگذرد گفت همه شب در مناجات و سحر در دعا و حاجات و همه روز در بند اخراجات ملک را مضمون اشارت عابد معلوم گشت فرمود تا وجه

کفاف او معین دارند و بار عیال از دل او برخیزد **نظم**

ای گرفتار پای بند عیال — دگر آزادگی مبند خیال

غم فرزند و نان و جامه و قوت — بازت آرد ز سیر در ملکوت

همه روز اتفاق می‌سازم — که بشب با خدای پردازم

شب چو عقد نماز می‌بندم — چه خورد بامداد فرزندم

حکایت یکی از متعبدان در بیشه زندگانی کردی و برگ درختان خوردی پادشاهی بحکم زیارت نزدیک وی رفت گفت اگر مصلحت بینی بشهر از برای تو مقامی بسازم که فراغ عبادت ازین دست دهد و دیگران هم ببرکات انفاس شما مستفید گردند و بصالح اعمال شما اقتدا کنند زاهد را این سخن قبول نیامد روی برتافت یکی از وزیران گفتش پاس خاطر ملک را روا باشد که دو سه روزی بشهر آیی و کیفیت مکان معلوم کنی پس اگر صفای وقت عزیزان را از صحبت اغیار کدورتی باشد اختیار باقیست آورده اند که عابد بشهر در آمد و بستان سرای خاص ملک بدو پرداختند مقامی دلگشای و روان آسای چون بهشت **نظم**

گل سرخش چو عارض خوبان — سنبلش همچو زلف محبوبان

همچنان از نهیب برد عجوز — شیر ناخورده طفل دایه هنوز

شعر وافانین علیها جلنار — علقت بالشجر الاخضر نار

ملک در حال کنیزکی ماه روی پیشش او فرستاد که صفتش این ست

رباعی ازین مه پارهٔ عابد فریبی — ملائک صورتی طاوس زیبی
که بعد از دیدنش صورت نه بندد — وجود پارسایان را شکیبی

همچنان در عقبش غلامی بدیع الجمال لطیف الاعتدال شعر

هلک الناس حوله عطشا — وهو ساق یری ولا یسقی

بیت دیده از دیدنش نگشتی سیر — همچنان کز فرات مستسقی

عابد از طعامهای لذیذ خوردن گرفت و کسوتهای نظیف پوشیدن و از فواکه و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمال غلام و کنیزک نظر کردن و خردمندان گفته اند زلف خوبان زنجیر پای عقلست و دام مرغ زیرک بیت

در سر کار تو کردم دل و دین با همه دانش — مرغ زیرک بحقیقت منم امروز تو دام

فی الجمله دولت وقت مجموع بر زوال آمد چنانچه گویند قطعه

هر که هست از فقیه و پیر و مرید — و زبان آوران پاک نفس
چون بدنیای دون فرود آمد — بعسل در بماند پای مگس

باری دیگر ملک بدیدن او رغبت کرد عابد را دید از هیئت نخستین بگردیده و سرخ و سپید بر آمده و فربه شده و بر بالش دیبا تکیه زده و غلام پری پیکر بمروحهٔ طاوسی بر بالای سر استاده بر سلامت حالش شادمانی کرد و از هر دری سخن گفتند تا ملک بانجام سخن گفت چنین که من این هر دو طائفه را دوست میدارم کس ندارد یکی علما و دیگر زهاد وزیر فیلسوف جهان دیده حاذق

که با او بود گفت ای خداوند روی زمین شرط دوستی آنست که با هر دو طایفه نکویی کنی علما را زر بده تا دیگر بخوانند و زاهدان را چیزی مده تا زاهد بمانند

قطعه

خاتون خوبصورت پاکیزه روی را — نقش و نگار و خاتم فیروزه گو مباش
درویش نیک سیرت فرخنده رای را — نان رباط و لقمهٔ دریوزه گو مباش
تا مرا هست و دیگرم باید — گر نخوانند زاهدم شاید

حکایت مطابق این سخن

همچنین پادشاهی را مهمی پیش آمد گفت اگر انجام این حالت بمراد من برآید چندین درم دهم زاهدان را چون حاجتش برآمد و تشویش خاطرش برفت وفای نذرش بوجود شرط لازم آمد یکی را از بندگان خاص کیسهٔ درم داد تا بر زاهدان صرف کند گویند غلامی عاقل هشیار بود همه روز بگردید و شبانگه باز آمد و درمها بوسه داد و پیش ملک بنهاد گفت زاهدان را چندانکه طلب کردم نیافتم گفت این چه حکایت است آنچه من دانم درین ملک چهارصد زاهد است گفت ای خداوند جهان آنکه زاهد است نمی‌ستاند و آنکه می‌ستاند زاهد نیست ملک بخندید و ندیمان را گفت چندانکه مرا در حق درویشان و خدای پرستان ارادت است و اقرار این شوخ دیده را عداوت است و انکار و حق بجانب اوست

بیت

زاهد که درم گرفت و دینار — زاهدتر از او یکی بدست آر

حکایت یکی از علمای راسخ را پرسیدند چه گویی در نان وقف

گفت اگر نان از بهر جمعیت خاطر می ستانند حلال است و اگر جمع از بهر نان می نشینند حرام

بیت نان از برای کنج عبادت گرفته اند　　صاحبدلان نه کنج عبادت برای نان

حکایت درویشی بمقامی در آمد که صاحب آن بقعه کریم النفس بود طائفه اهل فضل در صحبت او هر یک بذله و لطیفه همی گفتند و درویش راه بیابان کرده بود و مانده و چیزی نخورده یکی از آن میان بطریق ظرافت گفت ترا هم چیزی باید گفت مرا چون دیگران فضل و ادبی نیست و چیزی نخوانده ام بیک بیت از من قناعت کنید همگنان برغبت گفتند بگوی گفت **بیت**

من گرسنه در برابر سفرهٔ نان　　همچون عزبم بر در حمام زنان

یاران نهایت عجز او بدانستند و سفره پیش او آوردند صاحب دعوت گفت ای یار زمانی توقف کن که پرستارانم کوفته بریان همی سازند درویش سر بر آورد و بخندید و گفت

بیت کوفته بر سفرهٔ من گو مباش　　کوفته را نان تهی کوفته است

حکایت مریدی گفت پیر را چه کنم کز خلائق برنج اندرم از بسکه بزیارت من همی آیند و اوقات مرا از تردد ایشان تشویش می باشد گفت هر چه درویشان اند مر ایشان را وامی بده و آنچه توانگر انند از ایشان چیزی بخواه که دیگر یکی گرد تو نگردند **بیت** گر گدا پیش رو لشکر اسلام بود

کافر از بیم توقع برود تا در چین

حکایت فقیهی پدر را گفت هیچ ازین سخنان دلاویز متکلمان

ور سخن اثر نمی کند بحکم آنکه نمی بینم ایشان را فعلی موافق گفتار نظم

ترک دنیا بمردم آموزند | خویشتن سیم وغله اندوزند
عالمی را که گفت باشد وبس | هرچه گوید نگیرد اندر کس
عالم آنکس بود که بد نکند | نه بگوید بخلق وخود بکند

اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ بیت

عالم که کامرانی وتن پروری کند | او خویشتن گم ست کرا رهبری کند

پدر گفت ای پسر بمجرد این خیال باطل نشاید روی از تربیت ناصحان بگردانیدن وعلما را بضلالت منسوب کردن ودر طلب عالم معصوم از فواید علم محروم ماندن همچو نابینائی که شبی در وحل افتاده بود ومیگفت آخر یکی از مسلمانان چراغی فرا راه من دارید زنی فاجره بشنید وگفت توکه چراغ نمی بینی بچراغ چه بینی همچنین مجلس وعظ چون کلبهٔ بزاز ست آنجا تا نقدی ندهی بضاعتی نستانی واینجا تا ارادتی نیاوری سعادتی نبری قطعه

گفت عالم بگوش جان بشنو | ور نماند بگفتنش کردار
باطل ست آنچه مدعی گوید | خفته را خفته کی کند بیدار
مرد باید که گیرد اندر گوش | ور نبشت ست پند بر دیوار

قطعه صاحبدلی بمدرسه آمد ز خانقاه | بشکست عهد صحبت اهل طریق را
گفتم میان عالم وعابد چه فرق بود | تا کردی اختیار از آن این فریق را

گفت او گلیم خویش برون میبرد ز موج — وین جهد میکند که بگیرد غریق را

حکایت یکی بر سر راهی خفته بود و زمام اختیار از دست رفته عابدی بروی بگذر کرد و در انحالت مستقبح او نظر کرد جوان از خواب مستی سر برآورد و گفت وَاِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرُّوا کِرَامًا **شعر**

اِذَا رَأَیْتَ اَثِیْمًا کُنْ سَاتِرًا وَّحَلِیْمًا — یَا مَنْ یُّقَبِّحُ اَمْرِیْ لِمَ لَا تَمُرُّ کَرِیْمًا

قطعه متاب ای پارسا روی از گنهگار — به بخشایندگی در وی نظر کن

اگر من ناجوانمردم بکردار — تو بر من چون جوانمردان گذر کن

حکایت طائفه رندان بخلاف درویشی بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیش پیر طریقت برد که چنین حالی رفت گفت ای فرزند خرقه درویشان جامه رضاست هر که درین کسوت تحمل بیمرادی نکند مدعیست و خرقه بر وی حرام است **بیت**

دریای فراوان نشود تیره بسنگ — عارف که برنجد تنک آبست هنوز

قطعه گر گزندت رسد تحمل کن — که بعفو از گناه پاک شوی

ای برادر چو عاقبت خاکست — خاک شو پیش از انکه خاک شوی

حکایت منظومه

این حکایت شنو که در بغداد — رایت و پرده را خلاف افتاد

رایت از گرد راه و رنج رکاب — گفت با پرده از طریق عتاب

من و تو هر دو خواجه تاشانیم — بنده بارگاه سلطانیم

من ز خدمت دمی نیاسودم | گاه و بیگاه در سفر بودم

تو نه رنج آزموده نه حصار | نه بیابان و گرد و باد و غبار

قدم من بسعی پیشترست | پس چرا راحت تو بیشترست

تو بر بندگان مه رویی | با غلامان یاسمین بویی

من فتاده بدست شاگردان | بسفر پای بند و سرگردان

گفت من سر بر آستان دارم | نه چو تو سر بر آسمان دارم

هر که بیهوده گردن افرازد | خویشتن را بگردن اندازد

حکایت یکی از صاحبدلان زورآزمایی را دید بهم برآمده و کف بر دهان انداخته گفت این را چه حالت ست گفتند فلان دشنامش داد گفت این فرومایه هزار من سنگ بر میدارد و طاقت سخنی نمی آرد **قطعه**

لاف سرپنجگی و دعوی مردی بگذار | عاجز نفس فرومایه چه مردی چه زنی

گرت از دست برآید دهنی شیرین کن | مردی آن نیست که مشتی بزنی بر دهنی

قطعه اگر خود بر درد پیشانی پیل | نه مردست آنکه در وی مردمی نیست

بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حکایت بزرگی را پرسیدم از سیرت اخوان صفا گفت کمینه آنکه مراد خاطر یاران بر مصالح خویش مقدم دارد که حکما گفته اند برادر که در بند خویش ست نه برادرست و نه خویش ست **نظم**

همراه اگر شتاب کند در سفر بایستت — دل در کسی مبند که دل بستهٔ تو نیست

چون نبود خویش را دیانت و تقوی — قطع رحم بهتر از مودت قربی

یاد دارم که یکی مدعی درین بیت بر قول من اعتراض کرده بود و گفته که حق تعالی در کتاب مجید از قطع رحم نهی کرده است و بمودت ذوی القربی فرموده و آنچه تو گفتی مناقض آنست و اِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا

بیت
هزار خویش که بیگانه از خدا باشد — فدای یک تن بیگانه کآشنا باشد

حکایت منظومه

پیرمردی لطیف در بغداد — دخترک را بکفشدوزی داد

مردک سنگدل چنان بگزید — لب دخترک که خون ازو بچکید

بامدادان پدر چنان دیدش — پیش داماد رفت و پرسیدش

کای فرومایه اینچه دندانست — چند خائی لبش نه انبانست

بمزاحت نگفتم این گفتار — هزل بگذار و جد ازو بردار

خوی بد در طبیعتی که نشست — ندهد جز بوقت مرگ از دست

حکایت آورده اند که فقیهی دختری داشت بغایت زشت و بجای زنان رسیده با وجود نعمت کسی در مناکحت او رغبت نمی کرد **بیت**

زشت باشد دبیقی و دیبا — که بود بر عروس نازیبا

فی الجمله بحکم ضرورت با ضریری عقدش ببستند و آورده اند که حکیمی دران تاریخ

از سر اندیشه آب ده بود که دیده نابینا را روشن همی کرد فقیه را گفتند دختر خود را علاج نکنی گفت ترسم که بینا شود دخترم را طلاق دهد ع شوی زن زشت روی نابینا به

حکایت پادشاهی بدیده استحقار در طایفه درویشان نظر کرد یکی از آن میان بفراست بجای آورد و گفت ای ملک ما درین دنیا بعیش از تو خوشتریم و بجیش از تو کمتریم و بمرگ برابریم و بقیامت بهتر ان شاء الله تعالی **نظم**

اگر کشورخدای کامران ست — وگر درویش حاجتمند نان ست

دران ساعت که خواهند این و آن مرد — نخواهند از جهان بیش از کفن برد

چو رخت از مملکت بربست خواهی — گدایی بهترست از پادشاهی

طریقت ظاهر درویشی جامهٔ ژنده است و موی سترده و حقیقت آن دل زنده و نفس مرده

قطعه نه آنکه بر در دعوی نشیند از خلقی — وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد

اگر ز کوه فرو غلطد آسیا سنگی — نه عارفست که از راه سنگ برخیزد

طریقت طریق درویشان ذکرست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل هر که بدین صفتها که گفتم موصوف ست بحقیقت درویشست واگر در قباست اما هرزه گردی بی نماز هواپرست هوس باز که روزها بشب آرد در بند شهوت و شبها روز کند در خواب غفلت و بخورد هر چه در میان آید و بگوید هر چه بر زبان آید رندست واگر در عباست **قطعه**

ای درونت برهنه از تقوی — کز برون جامهٔ ریا داری

پرده هفت رنگ در گلزار ✤ توکه در خانه بوریا داری

مثنوی

دیدم گل تازه چند دسته ✤ بر گنبدی از گیاه بسته

گفتم چه بود گیاه ناچیز ✤ تا در صف گل نشیند او نیز

بگریست گیاه و گفت خاموش ✤ صحبت نکند کرم فراموش

گر نیست جمال و رنگ و بویم ✤ آخر نه گیاه باغ اویم

من بنده حضرت کریمم ✤ پرورده نعمت قدیمم

گر بی هنرم و گر هنرمند ✤ لطف است امیدم از خداوند

با آنکه بضاعتی ندارم ✤ سرمایه طاعتی ندارم

او چاره کار بنده داند ✤ چون هیچ وسیلتش نماند

رسمیست که مالکان تحریر ✤ آزاد کنند بنده پیر

ای بار خدای عالم آرای ✤ بر سعدی پیر خود ببخشای

سعدی ره کعبه رضا گیر ✤ ای مرد خدا ره خدا گیر

بدبخت کسی که سر بتابد ✤ زین در که دری دگر نیابد

حکایت حکیمی را پرسیدند از سخاوت و شجاعت که کدام بهتر است گفت آنکس را که سخاوتست بشجاعت حاجت نیست

بیت نبشت است بر گور بهرام گور ✤ که دست کرم به که بازوی زور

قطعه نماند حاتم طائی ولیک تا بابد ✤ بماند نام بلندش بنیکوئی مشهور

زکوة مال بدر کن که فضله رز را ✤ چو باغبان بزند بیشتر دهد انگور

باب سوم در فضیلت قناعت

حکایت خواهنده مغربی در صف بزازان حلب می گفت ای خداوندان نعمت

اگر شما را انصاف بودی و ما را قناعت رسم سوال از جهان بخاستی **قطعه**

ای قناعت توانگرم گردان — که ورای تو هیچ نعمت نیست

کنج صبر اختیار لقمان است — هر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت دو امیرزاده در مصر بودند یکی علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبت الامر یکی علامهٔ عصر گشت و آن دیگر عزیز مصر شد پس این توانگر بچشم حقارت در فقیه نظر کردی و گفتی من بسلطنت رسیدم و این همچنان در مسکنت بماند گفت ای برادر شکر نعمت باری عز اسمه همچنان برین افزونترست که میراث پیغمبران یافتم یعنی علم و ترا میراث فرعون و هامان رسید یعنی ملک مصر **نظم**

من آن مورم که در پایم بمالند — نه زنبورم که از دستم بنالند

کجا خود شکر این نعمت گزارم — که زور مردم آزاری ندارم

حکایت درویشی را شنیدم که در آتش فاقه میسوخت و خرقه بخرقه میدوخت و تسکین خاطر خود را می گفت **بیت**

بنان خشک قناعت کنیم و جامهٔ دلق — که رنج محنت خود به که بار منت خلق

کسی گفتش چه نشینی که فلان درین شهر طبعی کریم دارد و کرمی عمیم میان بخدمت آزادگان بسته و بر در دلها نشسته اگر بر صورت حالت چنانکه هست وقوف یابد پاس خاطر عزیزان داشتن منت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش که در پستی مردن به که حاجت پیش کسی بردن **قطعه**

هم رقعه دوختن به و الزام کنج صبر — کز بهر جامه رقعه بر خواجگان نبشت

حقا که با عقوبت دوزخ برابرست — رفتن بپای مردی همسایه در بهشت

حکایت یکی از ملوک عجم طبیبی حاذق را بخدمت مصطفی صلی الله علیه وسلم فرستاد سالی در دیار عرب بود کسی تجربه پیش وی نیاورد و معالجه ازوی درنخواست پیش پیغمبر صلی الله علیه وسلم آمد و گله کرد که مر این بنده را بسبب معالجت اصحاب بخدمت فرستاده اند درین مدت کسی التفاتی نکرد تا خدمتی که بر بنده متعین ست بجای آرد رسول صلی الله علیه وسلم گفت این طایفه را طریقی هست که تا اشتها غالب نشود نخورند و هنوز اشتها باقی بود که دست از طعام بدارند حکیم گفت این ست موجب تندرستی زمین ببوسید و برفت

نظم

سخن آنگه کند حکیم آغاز — یا سر انگشت سوی لقمه دراز
که ز ناگفتنش خلل زاید — یا ز ناخوردنش بجان آید
لاجرم حکمتش بود گفتار — خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت در سیرت اردشیر بابکان آمده است که حکیم عرب را پرسیدند که روزی چه مایه طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت اینقدر چه قوت دهد گفت هذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حامله یعنی اینقدر ترا برپای میدارد و هرچه برین زیادت کنی حمال آنی

بیت

خوردن برای زیستن و ذکر کردنست — تو معتقد که زیستن از بهر خوردنست

حکایت دو درویش خراسانی ملازم صحبت یکدیگر سفر کردندی یکی ضعیف بود که بهر دو شب افطار کردی و دیگر قوی که روزی سه بار خوردی اتفاقا بر در شهری به تهمت جاسوسی گرفتار آمدند هر دو را بخانه درکردند و بگل بر آوردند بعد از دو هفته

معلوم شد که بیگناهان قوی را دیدند مرده و ضعیف جان بسلامت برده مردم درین عجب بماندند حکیمی گفت خلافِ این عجب بودی این یکی بسیار خوار بوده است طاقت بینوایی نیاورد و بهلاک شد و آن دیگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادتِ خود صبر کرد و بسلامت خلاص یافت

قطعه چو کم خوردن طبیعت شد کسی را / چو سختی پیشش آید سهل گیرد
وگر تن پرورست اندر فراخی / چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حکایت یکی از حکما پسر را نهی همیکرد از بسیار خوردن که سیری مردم را رنجور کند گفت ای پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیده که ظریفان گویند بسیری مردن به که گرسنگی بردن گفت اندازه نگهدار کلوا واشربوا ولا تسرفوا **بیت**
نه چندان بخور کز دهانت برآید / نه چندانکه از ضعف جانت برآید

قطعه با آنکه در وجودِ طعامست عیش نفس / رنج آورد طعام که بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری به تکلف زیان کند / ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایت رنجوری را گفتند دلت چه میخواهد گفت آنکه دلم چیزی نخواهد **بیت**
معده چو کژ گشت و شکم درد خاست / سود ندارد همه اسباب راست

حکایت بقالی را درمی چند بر صوفیان گرد آمده بود در واسط هر روز مطالبت کردی و سخنهای با خشونت گفتی و اصحاب از تعنت او خسته خاطر همی بودند و از تحمل چاره نبود صاحبدلی دران میان گفت نفس را وعده دادن بطعام آسانترست که بقال را بدرم

قطعه
ترک احسان خواجه اولی تر
کاحتمال جفای بوابان
به تمنای گوشت مردن به
که تقاضای زشت قصابان

حکایت جوانمردی را در جنگ تاتار جراحتی رسید کسی گفت فلان بازرگان نوشدارو دارد اگر بخواهی باشد که دریغ ندارد وگویند بازرگان به بخل معروف بود

بیت
گر بجای نانش اندر سفره بودی آفتاب
تا قیامت روز روشن کس ندیدی در جهان

جوانمرد گفت اگر نوشدارو خواهم ازو بدهد یا ندهد و اگر دهد منفعت کند یا نکند باری خواستن ازو زهر کشنده است

بیت
هرچه از دونان بمنت خواستی
در تن افزودی و از جان کاستی

و حکیمان گفته اند اگر آب حیات فروشند فی المثل به آب روی دانا نخرد که مردن بعلت به از زندگانی بذلت

بیت
اگر حنظل خوری از دست خوشخوی
به از شیرینی از دست ترش روی

حکایت یکی از علما خورنده بسیار داشت و کفاف اندک و یکی را از بزرگان که معتقد او بود بگفت روی از توقع او درهم کشید و تعرض سوال از اهل ادب در نظرش قبیح آمد

قطعه
ز بخت روی ترش کرده پیش یار عزیز
مرو که عیش برو نیز تلخ گردانی
بحاجتی که روی تازه روی و خندان رو
فرو نبندد کار گشاده پیشانی

آورده اند که اندکی در وظیفه او زیادت کرد و بسیار از ارادت کم دانشمند چون پس از چند روز مودت معهود برقرار ندید گفت

شعر
بئس المطاعم حین الذل تکسبها
القدر منتصب و القدر مخفوض

بیت نانم افزود و آبرویم کاست · بینوائی به از مذلت خواست

حکایت درویشی را ضرورتی پیش آمد کسی گفت فلان نعمتی دارد کامل و کرم نفسی شامل اگر بر حاجت تو واقف گردد همانا که در قضای آن توقف روا ندارد گفت من اورا ندانم گفت منت رهبری کنم دستش گرفت تا بمنزل آن شخص درآورد یکی را دید لب فروهشته و تند نشسته برگشت و سخن نگفت کسی گفتش چه کردی گفت عطای او را بلقای او بخشیدم **قطعه**

مبر حاجت به نزدیک ترشروی · که از خوی بدش فرسوده گردی

اگر حاجت بری نزد کسی بر · که از رویش بنقد آسوده گردی

حکایت خشک سالی باسکندریه درعنان طاقت از درویش بر رفته بود درهای آسمان بر زمین بسته و فریاد اهل زمین بآسمان پیوسته **قطعه**

نماند جانور از وحش و طیر و ماهی و مور · که بر فلک نشد از بی مرادی افغانش

عجب که دود دل خلق جمع می نشود · که ابر گردد و سیلاب دیده بارانش

در چنین سالی مخنثی دور از دوستان که سخن در وصف او ترک ادب ست خاصه در حضرت بزرگان و بطریق اهمال از آن درگذشتن هم نشاید که طایفه بر عجز گوینده حمل کنند برین دو بیت اختصار کنیم که اندک دلیل بسیار باشد و مشتی نمودهٔ خرواری

قطعه گر تتر بکشد آن مخنث را · تتری را دگر نباید کشت

چند باشد چو جسر بغدادش

آب در زیره و آدمی بر پشت — چنین شخصی که یک طرف از نعت او
شنیدی درین سال نعمت بیکران داشت تنگدستان را سیم و زر دادی
و مسافران را سفره نهادی گروهی درویشان از جور فاقه بطاقت رسیده
بودند آهنگ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم

قطعه

نخورد شیر نیم خوردهٔ سگ — گر بسختی بمیرد اندر غار
تن به بیچارگی و گرسنگی — بنه و دست پیش سفله مدار
گر فریدون شود بنعمت و ملک — بی هنر را بهیچ کس مشمار
پرنیان و نسیج بر نااهل — لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ همت تر در جهان دیدهٔ یا شنیدهٔ
گفت بلی روزی چهل شتر قربان کرده بودم امرای عرب را پس بگوشهٔ صحرائی
بحاجتی برون رفته بودم خارکشی را دیدم پشتهٔ خار فراهم آورده
گفتمش بمهمان حاتم چرا نروی که خلقی بر سماط او گرد آمده اند گفت **بیت**

هر که نان از عمل خویش خورد — منت حاتم طائی نبرد

انصاف دادم که من او را بهمت و جوانمردی بیش از خود دیدم

حکایت موسی علیه السلام درویشی را دید از برهنگی بریگ اندر شده گفت ای
موسی دعا کن تا خدای عز و جل مرا کفافی دهد که از بیطاقتی بجان آمدم موسی دعا کرد و
برفت پس از چند روزی که باز آمد از مناجات مر او را دید گرفتار و خلقی انبوه برو گرد آمده

گفت این چه حالت است گفتند خمر خورده و عربده کرده و کسی را کشته اکنون بقصاص فرموده اند

نظم گربه مسکین اگر پر داشتی ‌‌‌‌‌‌— تخم گنجشک از جهان برداشتی

عاجز باشد که دست قوت یابد ‌‌‌‌‌‌— برخیزد و دست عاجزان برتابد

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ **شعر**

مَاذَا اَخَاضَكَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ ‌‌‌‌‌‌— حَتّٰی هَلَكْتَ فَلَیْتَ النَّمْلَ لَمْ تَطِرِ

رباعی سفله چو جاه آمد و سیم و زرش ‌‌‌‌‌‌— سیلی خواهد بضرورت سرش

آن نه شنیدی که فلاطون چه گفت ‌‌‌‌‌‌— مور همان به که نباشد پرش

حکمت پدر را عسل بسیار است ولیکن پسر گرمی دار است **بیت**

آنکس که توانگرت نمے گرداند ‌‌‌‌‌‌— او مصلحت تو از تو بهتر داند

حکایت اعرابی را دیدم در حلقهٔ جوهریان بصره که حکایت میکرد که وقتی در بیابان راه گم کرده بودم و از زاد معنی چیزی با من نمانده دل بر هلاک نهاده که ناگاه کیسهٔ یافتم پر از مروارید هرگز آن ذوق و شادی فراموش نکنم که پنداشتم گندم بریان است باز آن تلخی و نومیدی که معلوم کردم که مروارید است **قطعه**

در بیابان خشک و ریگ روان ‌‌‌‌‌‌— تشنه را در دهان چه دُر چه صدف

مرد بی توشه کاوفتاد از پای ‌‌‌‌‌‌— بر کمربند او چه زر چه خزف

حکایت یکی از عرب در بیابانی از غایت تشنگی میگفت

یا لیت قبل منیتی یوماً افوز بمنیتی
نهر تلاطم رکبتی و اظل املا قربتی

حکایت همچنان درویشی در قاع بسیط گم شده و قوت و قوتش نمانده و درمی چند داشت بسیار بگردید ره بجایی نبرد پس بسختی هلاک شد وطایفهٔ برسیدند درمها دیدند پیش روی نهاده و برخاک نبشته **قطعه**

گر همه زر جعفری دارد
مرد بی توشه برنگیرد کام

در بیابان فقیر سوخته را
شلغم پخته به که نقرهٔ خام

حکایت هرگز از دور زمان ننالیده بودم و روی از گردش ایام درهم نکشیده مگر وقتی که پایم برهنه بود و استطاعت پای‌پوشی نداشتم بجامع کوفه درآمدم دلتنگ یکی را دیدم که پای نداشت سپاس نعمت حق بجای آوردم و بر بی‌کفشی صبر کردم

قطعه
مرغ بریان بچشم مردم سیر
کمتر از برگ تره بر خوان است

وانکه را دستگاه و قدرت نیست
شلغم پخته مرغ بریان است

حکایت یکی از ملوک با تنی چند خاصان در شکارگاهی بزمستان از عمارت دور افتاد تا شب درآمد خانهٔ دهقانی را دیدند ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمت سرما نباشد یکی از وزرا گفت لایق قدر بلند پادشاهان نباشد بخانهٔ رکیک التجا کردن هم اینجا خیمه زنیم و آتش کنند دهقان را خبر شد ماحضری که داشت ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدر بلند سلطان بدین قدر نازل نشدی ولیکن نخواستند که قدر دهقان بلند

شود سلطان را سخن گفتن او مطبوع آمد شبانگاه بمنزل او نقل کرد و بامدادش خلعت
و نعمت فرمود شنیدندش که قدمی چند در رکاب سلطان بود و میگفت **قطعه**

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزی کم | از التفات بمهمان سرای دهقانی
کلاه گوشهٔ دهقان بآفتاب رسید | که سایه بر سرش انداخت چو تو سلطانی

حکایت گدائی هول را حکایت کنند که نعمتی وافر اندوخته بود
یکی از پادشاهان گفتش همی نمایند که مال بیکران داری و مارا مهمی هست اگر
به برخی از آن دستگیری کنی چون ارتفاع برسد وفا کرده شود و شکر گفته آید
گفت ای خداوند روی زمین لائق قدر بزرگوار پادشه نباشد
دست همت بمال چون من گدائی آلوده کردن که جو جو بگدائی فراهم آورده ام
گفت غم نیست که بکافر میدهم اَلْخَبِیْثَاتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ **بیت**

گر آب چاه نصرانی نه پاکست | جهود مرده می شوئی چه باکست

شعر قَالُوْا عَجِیْنُ الْکِلْسِ لَیْسَ بِطَاهِرٍ | قُلْنَا نَسُدُّ بِهٖ شُقُوْقَ الْمَبْرَزِ

شنیدم که سر از فرمان ملک باز زد و حجت آوردن گرفت و شوخ چشمی کرد
بفرمود تا مضمون خطاب را از وی بزجر و توبیخ مخلص کردند **نظم**

بلطافت چو بر نیاید کار | سر به بیحرمتی کشد ناچار
هر که بر خویشتن نبخشاید | گر نبخشد برو کسی شاید

حکایت بازرگانی را دیدم که صد و پنجاه شتر بار داشت و چهل بنده

و خدمتگار شبی در جزیرهٔ کیش مرا بحجرهٔ خویش برد همه شب نیارمید از سخنهای پریشان گفتن که فلان انبارم بترکستان است و فلان بضاعت بهندوستان و این قبالهٔ فلان زمین است و فلان چیز را فلان کس ضمین است و گاه گفتی خاطر اسکندریه دارم که هوای خوش است باز گفتی نه که دریای مغرب مشوش است سعدیا سفر دیگر در پیش است اگر آن کرده شود بقیت عمر خویش بگوشه بنشینم و قناعت کنم گفتم آن کدام سفر است گفت گوگرد پارسی خواهم بردن بچین که شنیدم که قیمتی عظیم دارد و کاسهٔ چینی بروم آرم و دیبای رومی بهند و پولاد هندی بحلب و آبگینهٔ حلبی بیمن و بُردِ یمانی بپارس و از آن پس ترک سفر کنم و بدکانی بنشینم انصاف ازین ماخولیا چندان فرو گفت که بیش طاقت گفتنش نماند گفت ای سعدی تو هم سخنی بگوی از آنها که دیده و شنیدهٔ گفتم

قطعه

آن شنیدستی که در صحرای غور / بار سالاری بیفتاد از ستور
گفت چشم تنگ دنیادار را / یا قناعت پر کند یا خاک گور

حکایت مالداری را شنیدم که به بخل اندر چنان معروف بود که حاتم طائی در کرم ظاهر حالش بنعمت دنیا آراسته و خست نفس جبلی همچنان در وی متمکن تا بجای رسید که نانی از دست بجانی ندادی و گربهٔ ابوهریره را بلقمهٔ ننواختی و سگ اصحاب کهف را استخوانی نینداختی فی الجمله خانهٔ او را کس ندیدی در گشاده و سفرهٔ او را سر گشاده

بیت

درویش بجز بوی طعامش نشنیدی

مرغ از پی نان خوردن او پر نجنبید شنیدم که بدریای مغرب اندر راه
مصر پیش گرفته بود و خیال فرعونی در سر حتی اذا ادرکه الغرق
بادی مخالف بکشتی برآمد چنانکه گویند **فرد** با طبع ملولت چه کند دل که نسازد
شرطه همه وقتی نبود لایق کشتی دست بدعا برآورد و فریاد بیفایده
خواندن گرفت فاذا رکبوا فی الفلک دعوا الله مخلصین له الدین **فرد**
دست تضرع چه سود بنده محتاج را وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل

قطعه از زر و سیم راحتی برسان خویشتن هم تمتعی برگیر
وانگه این خانه کز تو خواهد ماند خشتی از سیم و خشتی از زر گیر

آورده اند که در مصر اقارب درویش داشت بعد از هلاک وی به بقیت
مال وی توانگر شدند جامهای کهن بمرگ او بدریدند و خز و دمیاطی بعوض
آن ببریدند همدران هفته یکی را دیدم از ایشان بر بادپایی سوار روان و غلام
در پی دوان **قطعه** وه که گر مرده بازگردیدی
بمیان قبیله و پیوند رد میراث سخت تر بودی
وارثان را ز مرگ خویشاوند بسابقه معرفتی که میان ما بود آستینش گرفتم و گفتم
بیت بخور ای نیک سیرت سره مرد کان فرومایه گرد کرد و نخورد

حکایت صیادی ضعیف را ماهی قوی بدام افتاد طاقت حفظ آن نداشت
ماهی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود **قطعه** شد غلامی که آب جوی آرد

آب جو آمد و غلام ببرد — دام هر بار ماهی آوردی
ماهی این بار رفت و دام ببرد — **بیت** صیاد نه هر بار شگالی ببرد
یک روز ببینی که پلنگش بخورد — دیگر صیادان دریغ خوردند و ملامتش

کردند که چنین صیدی در دامت افتاد ندانستی نگاهداشتن گفت ای برادر چه توان

کرد مرا روزی نبود و او را همچنین روزی مانده **حکمت**

صیاد بی روزی در دجله نگیرد و ماهی بی اجل بر خشک نمیرد

حکایت دست و پا بریده هزارپائی را بکشت صاحبدلی بر وی بگذشت و گفت سبحان الله

با هزار پائی که داشت چون اجلش فرا رسید از بی دست و پائی گریختن نتوانست **نظم**

چو آید ز پی دشمن جانستان — ببندد اجل پای مرد دوان
در آن دم که دشمن بپائی رسید — کمان کیانی نباید کشید

حکایت ابلهی را دیدم سمین خلعتی ثمین در بر و مرکب تازی در زیر و قصبی مصری

بر سر کسی گفت سعدی چگونه همی بینی این دیبای معلم برین حیوان لا یعلم گفتم **شعر**

قد شابه بالوری حمار — عجلا جسدا له خوار

گفت اند یک طلعت زیبا به از هزار خلعت دیبا **قطعه**

شریف اگر متضعف شود خیال مبند — که پایگاه بلندش ضعیف خواهد شد
ور آستانهٔ سیمین بمیخ زر بزنند — گمان مبر که یهودی شریف خواهد شد **قطعه**
بآدمی نتوان گفت ماند این حیوان — مگر دراعه و دستار و نقش بیرونش

بگردد در همه اسباب ملک هستی او — که هیچ چیز نبینی حلال جز خونش

حکایت دزدی گدائی را گفت شرم نداری از برای جوی سیم دست پیش هر لئیم دراز کردن گفت **بیت**

دست دراز از پی یک حبه سیم — به که ببرند بدانگی و نیم

حکایت مشت زنی را حکایت کنند که از دهر مخالف بفغان آمده بود و حلق فراخ از دست تنگ بجان رسیده شکایت پیش پدر برد و اجازت خواست که عزم سفر دارم مگر بقوت بازو دامن کامی فراچنگ آرم که بزرگان گفته اند **بیت**

فضل و هنر ضایعست تا ننمایند — عود بر آتش نهند و مشک بسایند

پدر گفت ای پسر خیال محال از سر بدر کن و پای قناعت در دامن سلامت کش که خردمندان گفته اند دولت نه بکوشیدنست چاره کم جوشیدنست **بیت**

کس نتواند گرفت دامن دولت بزور — کوشش بیفایدست وسمه بر ابروی کور

اگر بهر سر مویت صد خرد باشد — خرد بکار نیاید چو بخت بد باشد

پسر گفت ای پدر فواید سفر بسیارست از نزهت خاطر و جر منافع و دیدن عجایب و شنیدن غرایب و تفرج بلدان و مجاورت خلان و تحصیل جاه و ادب و مزید مال و مکتسب و معرفت یاران و تجربت روزگار چنانکه سالکان طریقت گفته اند **قطعه**

تا بدکان و خانه در گروی — هرگز ای خام آدمی نشوی

برو اندر جهان تفرج کن — پیش از آن روز کز جهان بروی

پدر گفت ای پسر منافع سفر چنین که تو گفتی بیشمار است ولیکن مسلّم پنج طایفه راست نخستین بازرگانی که با وجود نعمت و مکنت غلامان و کنیزکان دارد و شاگردان چابک هر روز بشهری و هر شب بمقامی و هر دم بتفرج گاهی از نعیم دنیا متمتع

قطعه

منعم بکوه و دشت و بیابان غریب نیست
هر جا که رفت خیمه زد و خوابگاه ساخت

وانرا که بر مراد جهان نیست دسترس
در زاد و بوم خویش غریبست و ناشناخت

دوم عالمی که بمنطق شیرین و قوت فصاحت و مایهٔ بلاغت هر جا که رود بخدمت او اقدام نمایند و اکرام کنند

قطعه

وجود مردم دانا مثال زر طلاست
که هر کجا که رود قدر و قیمتش دانند

بزرگ زادهٔ نادان بشهروا ماند
که در دیار غریبش بهیچ نستانند

سوم خوبروی که درون صاحبدلان بمخالطت او میل کند که بزرگان گفته اند اندکی جمال به از بسیاری مال و گویند روی زیبا مرهم دلهای خسته است و کلید درهای بسته لاجرم صحبت او همه جا غنیمت شناسند

قطعه

شاهد آنجا که رود عزت و حرمت بیند
ور برانند بقهرش پدر و مادر خویش

پر طاوس در اوراق مصاحف دیدم
گفتم این منزلت از قدر تو می بینم بیش

گفت خاموش که هر کس که جمالی دارد
هر کجا پای نهد دست بدارندش پیش

قطعه

چون در پسر موافقت و دلبری بود
اندیشه نیست گر پدر از وی بری بود

او جوهرست گو صدف اندر میان مباش
در یتیم را همه کس مشتری بود

چهارم خوش آوازی که بحنجرهٔ داود

آب از جریان مرغ از طیران باز دارد بدین وسیلت آن فضیلت دل مشتاقان صید
کند و ارباب معنی بمنادمت او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند شعر

یسعی الی حسن الاغانی — من ذا الذی جس المثانی

قطعه
چه خوش باشد آهنگ نرم حزین — بگوش حریفان مست صبوح
به از روی زیباست آواز خوش — که این حظ نفس ست و آن قوت روح

یا کمینه پیشه وری که بسعی بازو کفافی حاصل کند تا آبروی از بهر لقمه ریخته نگردد
چنانکه بزرگان گفته اند قطعه

گر بغریبی رود از شهر خویش — سختی و محنت نبرد پینه دوز
ور بخرابی فتد از ملک خویش — گرسنه خفتد ملک نیمروز

چنین صفتها که بیان کردم ای پسر در سفر موجب جمعیت خاطرست و داعیهٔ طیب عیش و آنکه ازین جمله بی بهره است
بخیال باطل در جهان برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود قطعه

هر آنکه گردش گیتی بکین او برخاست — بغیر مصلحتش رهبری کند ایام
کبوتری که دگر آشیان نخواهد دید — قضا همی بردش تا بسوی دانه و دام

پسر گفت ای پدر قول حکما را چگونه مخالفت کنم که گفته اند رزق اگرچه مقسوم ست
باسباب حصول آن تعلق شرطست و بلا اگرچه مقدورست از ابواب
دخول آن حذر کردن واجب قطعه

رزق اگرچه بی گمان برسد — شرط عقلست جستن از درها
ور چه کس بی اجل نخواهد مرد

تو مرو در دهان اژدها || درصورت که منم با پیل دندان برزنم و

با شیر ژیان پنجه درافکنم پس مصلحت آنست ای پدر که سفر کنم که زین بیش طاقت بینوائی نمی آرم

قطعه چون مرد در فتاد ز جای و مقام خویش || دیگر چه غم خورد همه آفاق جای اوست

شب هر توانگری بسرائی همی روند || درویش هر کجا که شب آمد سرای اوست

این بگفت و پدر را وداع کرد و همت خواست و روان شد و با خویشتن همی گفت

بیت هنرور چو بختش نباشد بکام || بجائی رود کش ندانند نام

همچنین تا برسید بکنار آبی که سنگ از صلابت او بر سنگ همی آمد و خروشش

بفرسنگ میرفت **بیت** سهمگن آبی که مرغابی در و ایمن نبودی

کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربودی || گروهی مردمان دید هر یک بقراضه

در معبر نشسته و رخت سفر بسته جوان را دست عطا بسته بود زبان ثنا

برگشود چندانکه زاری کرد یاری نه کردند ملاح بی مروت ازو بخنده برگردید و گفت **فرد**

بی زر نتوانی که کنی بر کس زور || ور زر داری بزور محتاج نه

زر نداری نتوان رفت بزور از دریا || زور ده مرده چه باشد زر یک مرده بیار

جوان را دل بر طعنهٔ ملاح بهم برآمد خواست که ازو انتقامی کشد کشتی رفته بود آواز

داد و گفت اگر بدین جامه که پوشیده ام قناعت کنی دریغ نیست ملاح طمع کرد و کشتی باز گردانید

بیت بدوزد شره دیدهٔ هوشمند || در آرد طمع مرغ و ماهی به بند

چندانکه ریش و گریبانش بدست جوان افتاد بخود در کشید و بی محابا فرو کوفت

یارش از کشتی بدر آمد که بکشتی کند همچنین در کشتی دید پشت بگردانید جز آن چاره ندید که با او مصالحت گرایند و باجرت کشتی مسامحت نمایند **نظم**

چو پرخاش بینی تحمل بیار — که سهلی ببندد در کارزار

بشیرین زبانی و لطف و خوشی — توانی که پیلی بموئی کشی

لطافت کن آنجا که بینی ستیز — نبرد قز نرم را تیغ تیز

بعذر ماضی بقدمش در افتادند و بوسه چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بکشتی درآوردند و روان شدند تا برسیدند بستونی از عمارت یونان در آب ایستاده ملاح گفت کشتی را خللی هست یکی از شما که زورآورتر است باید که برین ستون برود و خطام کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جوان بغرور دلاوری که در سر داشت از خصم آزرده نیندیشید و قول حکما که گفته اند هر که را رنجی بدل رسانیدی اگر در عقب آن صد راحت برسانی از پاداش آن یک رنجش ایمن مباش که پیکان از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند **بیت**

چه خوش گفت بکتاش با خیل تاش — چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

قطعه

مشو ایمن که تنگدل گردی — چون ز دستت دلی بتنگ آید

سنگ بر باره حصار مزن — که بود کز حصار سنگ آید

چندانکه مقود کشتی بساعد بر پیچید و بر بالای ستون رفت ملاح زمام از کفش در گسلانید و کشتی براند بیچاره متحیر بماند روزی دو بلا و محنت کشید و سختی دید سوم روز خوابش گریبان گرفت و در آب

انداخت بعد از شبانروزی دگر بر کنار افتاد از حیاتش رمقی مانده بود برگ درختان خوردن گرفت و بیخ گیاهان برآوردن تا اندکی قوت یافت سر در بیابان نهاد و میرفت تا تشنه و بیطاقت شد بر سر چاهی رسید قومی برو گرد آمده شربت آب به پشیزی همی آشامیدند جوان را پشیزی نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی دراز کرد میسر نشد تنی چند را فرو کوفت مردان غلبه کردند و بی محابا بزدند مجروح شد

قطعه

پشه چو پر شد بزند پیل را
با همه مردی و صلابت که اوست

مورچگان را چو بود اتفاق
شیر ژیان را بدرانند پوست

بحکم ضرورت در پی کاروان افتاد و برفت شبانگه برسیدند بمقامی که از دزد پر خطر بود کاروانیان را دید لرزه بر اندام افتاده و دل بر هلاک نهاده گفت اندیشه مدارید که درین میان یکی منم که به تنها پنجاه مرد را جواب گویم و دیگر جوانان یاری کنند این بگفت مردم کاروان بلاف او قوی دل شدند بصحبتش شادمانی کردند و بزاد و آب دستگیری واجب دانستند جوان را آتش معده بالا گرفته بود و عنان طاقت از دست رفته لقمهٔ چند از سر اشتها تناول کرد و دمی چند آب در سرش آشامید تا دیو درونش بیارامید و بخفت پیرمردی جهاندیده دران کاروان بود گفت ای جماعت من ازین بدرقهٔ شما اندیشناکم بیش ازانکه از دزدان چنانکه حکایت کنند عربی را درمی چند گرد آمده بود و بشب از تشویش لوریان

درخانهٔ یکی از دوستان بر خود خواند تا وحشت تنهائی بدیدار وی منصرف
کند شبی چند در صحبت او بود چندانکه بر درمهاش وقوف یافت ببرد و بخورد و سفر
کرد بامدادان دیدند عریان و گریان کسی گفت حال چیست مگر آن
درمهای ترا دزد برد گفت لا والله بدرقه برد **قطعه**

هرگز ایمن ز مار ننشستم — تا بدانستم آنچه عادت اوست
زخم دندان دشمنان بتر است — که نماید بچشم مردم دوست

چه دانند اگر اینهم از جملهٔ دزدان است بعیاری درمیان ما تعبیه شده تا بوقت
فرصت یاران را خبر کند مصلحت آن بینیم که مر این خفته را بگذاریم و رخت برداریم
جوانان را تدبیر استوار آمد و مهابتی از مشت زن در دل گرفتند و رخت برداشتند
و جوان را خفته بگذاشتند آنگه خبر یافت که آفتابش در کتف تافت سر بر آورد
کاروان رفته دید بیچاره بسی بگردید و ره بجائی نبرد تشنه و بینوا روی بر خاک
و دل بر هلاک نهاده میگفت **شعر**

مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِی وَزُمَّ الْعِیسُ — مَا لِلْغَرِیبِ سِوَی الْغَرِیبِ اَنِیسُ

بیت درشتی کند با غریبان کسی — که نابوده باشد بغربت بسی

مسکین درین سخن بود که پادشه پسری
بصید از لشکریان دور افتاده بود و بالای سرش ایستاده همی شنید و در هیأتش
همی نگرید صورت ظاهرش پاکیزه دید و صورت حالش پریشان پرسید از کجائی
و بدین جایگه چون افتادی برخی از آنچه برسر او رفته بود اعادت کرد ملک زاده را

برحال تباه وی رحمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدی را با وی بفرستاد تا بشهر خویش باز آمد پدر بدیدن او شادمانی کرد و بر سلامت حالش شکر گفت شبانگه از آنچه بر سر او رفته از حالت کشتی و جور ملاح و جفای روستائیان بر سر چاه و غدر کاروانیان در راه با پدر میگفت پدر گفت ای پسر نگفتمت هنگام رفتن که تهیدستان را دست دلیری بسته است و پنجهٔ شیری شکسته **بیت**

چه خوش گفت آن تهیدست سلحشور
جوی زر بهتر از پنجاه من زور

پسر گفت هر آینه تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر ننهی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانه پریشان نکنی خرمن برنگیری نبینی باندک مایه رنجی که بردم چه تحصیل راحت کردم و به نیشی که خوردم چه مایه عسل آوردم **بیت**

گرچه بیرون ز رزق نتوان خورد
در طلب کاهلی نباید کرد

بیت غواص اگر اندیشه کند کام نهنگ
هرگز نکند در گرانمایه بچنگ

آسیا زیرین متحرک نیست لاجرم تحمل بار گران میکند **قطعه**

چه خورد شیر شرزه در بن غار
باز افتاده را چه قوت بود

گر تو در خانه صید خواهی کرد
دست و پایت چو عنکبوت بود

پدر پسر را گفت ترا درین نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رهبری که صاحب دولتی بتو رسید و بر تو بخشائید و کسر حالت را به تفقدی جبر کرد چنین اتفاق نادر افتد و بر نادر حکم نتوان کرد **بیت**

صیاد نه هر بار شغالی ببرد
باشد که یکی روز پلنگش بخورد

چنانکه یکی از ملوک پارس نگینی گرانما

در انگشتری بود باری بحکم تفرج با تنی چند خاصان بمصلای شیراز بیرون رفت
فرمود تا انگشتری بر گنبد عضد نصب کردند تا هر که تیر از حلقهٔ انگشتری بگذراند خاتم
او را باشد اتفاقا چهار صد حکم انداز که در خدمت او بودند جمله خطا کردند مگر کودکی
که بر بام رباطی ببازیچه تیر از هر طرف می انداخت باد صبا تیر او را از حلقهٔ انگشتری
بگذرانید و خلعت و نعمت یافت خاتم بوی ارزانی داشتند آورده اند که پسر تیر و کمان
را بسوخت گفتند چرا چنین کردی گفت تا رونق نخستین بر جای ماند **قطعه**

گه بود کز حکیم روشن رای — بر نیاید درست تدبیری
گاه باشد که کودکی نادان — بغلط بر هدف زند تیری

حکایت درویشی را شنیدم که بغاری در نشسته بود و در بر روی
از جهان بسته و ملوک و اغنیا را در چشم همت او شوکت و هیبت نمانده **قطعه**

هر که بر خود در سؤال گشاد — تا بمیرد نیازمند بود
آز بگذار و پادشاهی کن — گردن بی طمع بلند بود

یکی از ملوک آن طرف اشارت کرد که توقع بکرم و اخلاق مردان چنین است
که یکی با ما بنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد بحکم آنکه اجابت دعوت
سنت است دیگر روز ملک بعذر قدمش رفت عابد از جای برجست و ملک را
در کنار گرفت و تلطف کرد و ثنا گفت چون غائب شد یکی از جماعت پرسید
شیخ را که چندین ملاطفت امروز که با پادشاه تو کردی خلاف عادت بود

و دیگر ندیدم گفت نشنیدی آنکه یکی از صاحبدلان گفته است **فرد**

هر که را بر سماط بنشستی — واجب آمد بخدمتش برخاست

مثنوی

گوش تواند که همه عمر وی — نشنود آواز دف و چنگ و نی

دیده شکیبد ز تماشای باغ — بی گل و نسرین بسر آرد دماغ

گر نبود بالش آگنده پر — خواب توان کرد حجر زیر سر

ور نبود دلبر همخوابه پیش — دست توان کرد بآغوش خویش

وین شکم بی هنر پیچ پیچ — صبر ندارد که بسازد بهیچ

باب چهارم در فوائد خاموشی

حکایت یکی از دوستان را گفتم امتناع سخن گفتنم بعلت آن اختیار آمده است که غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدهٔ دشمنان جز بر بدی نمی آید گفت دشمن آن به که نیکی نبیند **شعر**

و اخو العداوة لا یمر بصالح — الا و یلمزه بکذاب اشر

فرد هنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست — گل است سعدی و در چشم دشمنان خار است

بیت نور گیتی فروز چشمهٔ هور — زشت باشد بچشم موشک کور

حکایت بازرگانی را هزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید که با کسی این سخن در میان نهی گفت ای پدر فرمان تراست نگویم ولیکن باید که مرا بر فایدهٔ این

مطلع گردانی که مصلحت در نهان داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکی نقصان مایه و دوم شماتت همسایه **بیت**

مگو اندهِ خویش با دشمنان
که لا حول گویند شادی کنان

حکایت جوانی خردمند از فنونِ فضائل حظی وافر داشت و طبعی نافر چنانکه در محافل دانشمندان نشستی زبان سخن ببستی باری پدرش گفت ای پسر تو نیز آنچه دانی بگوی گفت ترسم از آنچه ندانم بپرسند و شرمساری برم **قطعه**

آن شنیدی که صوفیی میکوفت
زیر نعلین خویش میخی چند
آستینش گرفت سرهنگی
که بیا نعل بر ستورم بند

بیت نگفته ندارد کسی با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت عالمی معتبر را مناظره افتاد با یکی از ملاحده لعنهم الله علی حدة و بحجت او بر نیامد سپر بینداخت و برگشت کسی گفت ترا با چندین فضل و ادب که داری با بی دینی حجت نماند گفت علم من در قرآن ست و حدیث و گفتار مشایخ و او بدینها معتقد نیست و نمی شنود و مرا شنیدن کفر او بچه کار آید **بیت**

آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی
آنست جوابش که جوابش ندهی

حکایت جالینوس ابلهی را دید دست در گریبان دانشمندی زده و بیحرمتی همیکرد گفت اگر این دانا بودی کار او با نادان بدینجا نرسیدی **نظم**

دو عاقل را نباشد کین و پیکار
نه دانایی ستیزد با سبکسار
اگر نادان بوحشت سخت گوید

خردمندش بنرمی دل بجوید / دو صاحبدل نگه دارند موئی

همیدون سرکشی وازرم جوئی / وگر بر هر دو جانب جاهلانند

اگر زنجیر باشد بگسلانند / یکی را زشت خوئی داد دشنام

تحمل کرد و گفت ای نیک فرجام / بتر زانم که خواهی گفتن آنی

که دانم عیب من چون من ندانی

حکایت سحبان وائل را در فصاحت بی‌نظیر نهاده‌اند بحکم آنکه سالی بر سر جمع سخن گفتی لفظی مکرر نکردی و اگر همان اتفاق افتادی بعبارت دیگر بگفتی و از جمله آداب ندمای حضرت ملوک یکی اینست **نظم**

سخن گرچه دلبند و شیرین بود / سزاوار تصدیق و تحسین بود

چو یکبار گفتی مگو باز پس / که حلوا چو یکبار خوردند و بس

حکایت یکی را از حکما شنیدم که همی گفت هرگز کسی بجهل خود اقرار نکرده است مگر آنکس که چون دیگری در سخن باشد همچنان تمام ناگفته سخن آغاز کند **نظم**

سخن را سرست ای خردمند و بن / میاور سخن در میان سخن

خداوند تدبیر و فرهنگ و هوش / نگوید سخن تا نبیند خموش

حکایت تنی چند از بندگان محمود گفتند حسن میمندی را که سلطان امروز چه گفت ترا در فلان مصلحت گفت بر شما هم پوشیده نماند گفتند آنچه با تو گوید بامثال ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکه داند که نگویم پس چرا همی پرسید **بیت**

نه هر سخن که بر آید بگوید اهل شناخت — بسرّ شاه و سر خویشتن نشاید باخت

حکایت در عقد بیع سرای متردد بودم جهودی گفت بخر که من از کدخدایان این محلتم وصف این خانه چنانکه هست از من پرس هیچ عیبی ندارد گفتم بجز آنکه تو همسایهٔ منی

قطعه
خانهٔ را که چون تو همسایه است — ده درم سیم کم عیار ارزد
لیکن امیدوار باید بود — که پس از مرگ تو هزار ارزد

حکایت یکی از شعرا پیش امیر دزدان رفت و ثنای بر وی خواند فرمود تا جامه ازو بر کنند مسکین برهنه بسرما همی رفت سگان در قفای وی فتادند خواست تا سنگی بردارد و سگان را دفع کند در زمین یخ گرفته بود عاجز شد گفت اینچه حرامزاده مردمانند سگان را گشاده اند و سنگ را بسته امیر دزدان از غرفه بدید و بشنید و بخندید و گفت ای حکیم از من چیزی بخواه گفت جامهٔ خود میخواهم اگر انعام فرمائی **مصرع**
نَصیبنا مِن نَوالِكَ بِالرَّحیلِ

بیت
امیدوار بود آدمی بخیر کسان — مرا بخیر تو امید نیست بد مرسان

سالار دزدان را بر وی رحمت آمد جامه باز فرمود و قبا پوستینی بران مزید کرد و درمی چند

حکایت منجمی بخانه در آمد یکی مرد بیگانه دید با زن او بهم نشسته دشنام داد و سخت گفت و بهم افتادند و فتنه و آشوب برخاست صاحبدلی برین واقف بود و گفت **بیت**
تو بر اوج فلک چه دانی چیست — که ندانی که در سرایت کیست

حکایت خطیبی کریه الصوت خود را خوش آواز پنداشتی و فریاد بیهده برداشتی گفتی

نعیب غراب البین در پردهٔ الحان اوست یا آیهٔ ان انکر الاصوات در شان او

شعر
اذا نهق الخطیب ابو الفوارس — له صوت یهد اصطخر فارس

مردم قریه بعلت جاهی که داشت بلیتش میکشیدند و اذیتش مصلحت نمیدیدند تا یکی از خطبای آن اقلیم که با او عداوتی نهانی داشت باری بپرسش آمده بودش گفت ترا خوابی دیده ام خیر باد گفت چه دیدی گفت چنان دیدمی که ترا آواز خوش بودی و مردمان از انفاس تو در راحت خطیب اندرین لختی باندیشید و گفت این مبارک خوابست که دیدی که مرا بر عیب خود واقف گردانیدی معلوم شد که آواز ناخوش دارم و خلق از بلند خواندن من در رنج اند عهد کردم که ازین پس خطبه نگویم مگر بآهستگی

قطعه

از صحبت دوستی برنجم — کاخلاق بدم حسن نماید
عیبم هنر و کمال بیند — خارم گل و یاسمن نماید
کو دشمن شوخ چشم ناپاک — تا عیب مرا بمن نماید

فرد
هر آنکس که عیبش نگویند پیش — هنر داند از جاهلی عیب خویش

حکایت یکی در مسجد بطوع بانگ نماز گفتی بادائی که مستمعان را ازو نفرت بودی و صاحب مسجد امیری بود عادل نیک سیرت نمیخواستش که دل آزرده گردد گفت ای جوانمرد این مسجد را موذنان قدیم اند که هر یکی را از ایشان را پنج دینار مرتب داشته ام ترا ده دینار میدهم تا جای دیگر روی برین قول اتفاق کردند پس از مدتی در گذری پیش امیر باز آمد و گفت ای خداوند بر من حیف کردی که بده دینار از آن بقعه ام بیرون کردی که اینجا که رفته ام

بست دینار میدهند که جای دیگر روم قبول نمیکنم امیر از خنده
بهوش گشت وچیزی دیگر بفرمود وگفت زنهار تا نستانی که بپنجاه دینار راضی کردند

بیت نه بتیشه کس نخراشد ز روی خارا گل — چنانکه بانگ درشت تو میخراشد دل

حکایت ناخوش آوازی ببانگ بلند قرآن خواندی صاحبدلی بروی
برو بگذشت وگفت ترا مشاهره چندست گفت هیچ گفت پس این زحمت
خود چرا میدهی گفت از بهر خدا میخوانم گفت از بهر خدا که دیگر مخوان **بیت**

گر تو قرآن برین نمط خوانی — ببری رونق مسلمانی

باب پنجم در عشق و جوانی

حکایت حسن میمندی را گفتند سلطان محمود چندین بنده صاحب جمال
دارد که هر یکی بدیع جهانی اند چگونه افتاده است که با هیچ کدام از ایشان
میلی و محبتی ندارد چنانکه با ایاز با آنکه زیادت حسنی ندارد گفت
هرچه در دل فرو آید در دیده نکو نماید **نظم**

هر که سلطان مرید او باشد — گر همه بد کند نکو باشد
وانکه را پادشه بیندازد — کسش از خیل خانه ننوازد

حکایت گویند خواجه را بنده نادر الحسن بود باوی بسبیل مودت و
دیانت نظری داشت با یکی از دوستان گفت دریغ این بنده من با

حسن شمائلی که دارد اگر زبان درازی و بی ادبی نکردی گفت ای برادر چون اقرار
دوستی بکردی توقع خدمت مدار که چون عاشقی و معشوقی در میان آمد مالکی و مملوکی برخاست

قطعه

خواجه با بنده پری رخسار — چون درآید ببازی و خنده
نه عجب گر چو خواجه حکم کند — وین کشد بار ناز چون بنده

بیت

غلام آبکش باید و خشت زن — بود بنده نازنین مشت زن

حکایت پارسائی را دیدم بمحبت شخصی گرفتار نه طاقت صبر نه یارای گفتار
چندانکه ملامت دیدی و غرامت کشیدی ترک تصابی نکردی و گفتی **قطعه**

کوته نکنم ز دامنت دست — ور خود بزنی به تیغ تیزم
بعد از تو ملاذ و ملجائی نیست — هم در تو گریزم ار گریزم

باری ملامتش کردم و گفتم عقل نفیست را چه شد که نفس خسیست غالب آمد زمانی بفکرت فرو رفت و گفت

قطعه

هر کجا سلطان عشق آمد نماند — قوت بازوی تقوی را محل
پاکدامن چون زید بیچاره — او فتاده تا گریبان در وحل

حکایت یکی را دل از دست رفته بود و ترک جان گفته و مطمح نظرش جائی
خطرناک و مظنه هلاک نه لقمه که مصور شدی که بکام آید یا مرغی که بدام افتد **بیت**

چو در چشم شاهد نیاید زرت — زر و خاک یکسان نماید برت

باری بنصیحتش گفتند ازین خیال محال تجنب کن که خلقی هم بدین هوس
که تو داری اسیرند و پای دل در زنجیر بنالید و گفت **قطعه**

دوستان گو نصیحتم مکنید / که مرا دیده بر ارادت اوست

جنگجویان بزور پنجه و کتف / دشمنان را کشند و خوبان دوست

شرط مودت نباشد باندیشه جان دل از مهر جانان بر گرفتن نظم

تو که در بند خویشتن باشی / عشق بازی دروغ زن باشی

گر نشاید بدوست ره بردن / شرط عشقست در طلب مردن

گر دست دهد که آستینش گیرم / ورنه بروم بر آستانش میرم

متعلقانش را که نظر در کار او بود و شفقت بروزگار او پندش دادند و بندش نهادند سودی نکرد

بیت درد را که طبیب صبر میفرماید / وین نفس حریص را شکر میباید

مثنوی آن شنیدی که شاهدی بنهفت / با دل از دست داده می گفت

تا ترا قدر خویشتن باشد / پیش چشمت چه قدر من باشد

آورده اند که مر آن پادشه زاده را که مملوح نظر او بود خبر کردند که جوانی بر سر این میدان مداومت مینماید خوش طبع و شیرین زبان سخنهای لطیف میگوید و نکتهای بدیع از او میشنوند چنین معلوم میشود که دل آشفته است و شوری در سر دارد پسر دانست که دل آویخته اوست و این گرد بلا انگیخته او مرکب بجانب او راند چون دید که نزدیک او عزم آمدن دارد بگریست و گفت بیت

آنکس که مرا بکشت باز آمد پیش / مانا که دلش بسوخت بر کشته خویش

چندانکه ملاطفت کرد و پرسید که چونی و از کجایی و چه صنعت داری در قعر بحر مودت چنان غریق مانده که مجال نفس نداشت بیت

اگر خود هفت سبع از بر بخوانی — چو آشفتی الف بی تی ندانی

گفتا سخنی با من چرا نگوئی که هم از حلقهٔ درویشانم بلکه حلقه بگوش ایشانم آنگه بقوت استیناس محبوب از میان تلاطم امواج محبت سر برآورد و گفت **بیت**

عجبست با وجودت که وجود من بماند — تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

این بگفت و نعره زد و جان تسلیم کرد **فرد**

عجب از کشته نباشد بدر خیمهٔ دوست — عجب از زنده که چون جان بدر آورد سلیم

حکایت یکی را از متعلمان کمال بهجتی بود و طیب لهجتی و معلم از انجا که حس بشریت است با حسن بشرهٔ او معاملتی داشت زجر و توبیخی که بر کودکان دگر کردی در حق وی روا نداشتی وقتی که بخلوتش دریافتی گفتی **قطعه**

نه آنچنان بتو مشغولم ای بهشتی روی — که یاد خویشتنم در ضمیر می آید

ز دیدنت نتوانم که دیده بر بندم — وگر مقابله بینم که تیر می آید

باری پسرش گفت چندانکه در آداب درس من نظر میفرمائی در آداب نفسم همچنین تامل میفرمای تا اگر در اخلاق من ناپسندی بینی که مرا آن پسندیده همی نماید بر آنم اطلاع فرمائی تا به تبدیل آن سعی کنم گفت ای پسر این سخن از دیگری پرس که آن نظر که مرا با تست جز هنر نمی بینم **قطعه**

چشم بد اندیش که بر کنده باد — عیب نماید هنرش در نظر

ور هنری داری و هفتاد عیب — دوست نه بیند بجز آن یک هنر

حکایت شبی یاد دارم که یار عزیزم از در آمد چنان بیخود از جای برجستم که چراغم باستین کشته شد

بیت سرّی طیف من یجلو بطلعته الدجی — شگفت آمد از بختم که این دولت از کجا

بنشست و عتاب آغاز کرد که در حال که مرا بدیدی چراغ بکشتی بچه معنی گفتم بدو معنی یکی آنکه گمان بردم که آفتاب برآمد و دیگر آنکه این بیتم بخاطر گذشت **قطعه**

چون گرانی به پیش شمع آید — خیزش اندر میان جمع بکش

ور شکرخنده ایست شیرین لب — آستینش بگیر و شمع بکش

حکایت یکی دوستی را زمانها ندیده بود گفت کجائی که مشتاق بودم گفت مشتاق که بملول **نظم**

دیر آمدی ای نگار سرمست — زودت ندهیم دامن از دست

معشوقه که دیر دیر بینند — آخر کم از آن که سیر بینند

لطیفه شاهد که با رفیقان آید بجفا کردن آمده است بحکم آنکه از غیرت و مضادت خالی نباشد **شعر**

اذا جئتنی فی رفقة لتزورنی — وان جئت فی صلح فانت محارب

قطعه بیک نفس که برآمیخت یار با اغیار — بسی نماند که غیرت وجود من بکشد

بخنده گفت که من شمع جمعم ای سعدی — مرا از آنچه که پروانه خویشتن بکشد

حکایت یاد دارم که در ایام پیشین من و دوستی چون دو بادام مغز در پوستی صحبت داشتیم ناگاه اتفاق غیبت افتاد پس از مدتی که باز آمد عتاب آغاز کرد که درین مدت قاصدی نفرستادی گفتم دریغ آمدم که دیدهٔ قاصد بجمال تو روشن گردد و من محروم **قطعه**

یار دیرینه مرا گو بزبان پند مده — که مرا توبه بشمشیر نخواهد بودن

رشکم آید که کسی سیر نگه در تو کند

باز گویم نه که کس سیر نخواهد بودن

حکایت دانشمندی را دیدم که بکسی مبتلا شده و رازش از پرده برملا افتاده جور فراوان بردی و تحمل بیکران کردی باری بلطافتش گفتم دانم که ترا در محبت این منظور علتی و بنای محبت بر زلتی نیست پس با وجود چنین معنی لائق قدر علما نباشد خود را متهم گردانیدن و جور بی ادبان بردن گفت ای یار دست عتابم از دامن روزگار بدار که بارها درین مصلحت که تو بینی اندیشه کردم صبر بر جفای او سهل تر همی نماید از نادیدن او و حکیمان گویند دل بر مجاهده نهادن آسان ترست که چشم از مشاهده فرو گرفتن

نظم
هر که دل پیش دلبری دارد ۔ ریش در دست دیگری دارد
آهوی بالهنگ در گردن ۔ نتواند بخویشتن رفتن
آنکه بی او بسر نشاید برد ۔ گر جفائی کند بباید برد
روزی از دست گفتمش زنهار ۔ چند ازان روز گفتم استغفار
نکند دوست زینهار از دوست ۔ دل نهادم بدانچه خاطر اوست
گر بلطفم بنزد خود خواند ۔ ور بقهرم براند او داند

حکایت در عنفوان جوانی چنانکه افتد و دانی با شاهدی سری و سری داشتم بحکم آنکه حلقی داشت طیب الادا و خلقی کالبدر اذا بدا

آنکه نبات عارضش آب حیات میخورد ۔ در شکرش نگه کند هر که نبات میخورد

اتفاقاً خلاف طبع از وی حرکتی بدیدم که نه پسندیدم دامن از وی برکشیدم و مهره برچیدم و گفتم

بیت برو هر چه می بایدت پیش گیر ۔ سر ما نداری سر خویش گیر

شنیدم که همیرفت و میگفت **بیت** شب پره گر وصل آفتاب نخواهد

رونق بازار آفتاب نکاهم — این بگفت و سفر کرد و پریشانی او در من اثر

شعر فقدت زمان الوصل والمرء جاهل — بقدر لذیذ العیش قبل المصائب

بیت بازآی و مرا بکش که پیشت مردن — خوشتر که پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتی بازآمد آن حلق داودی متغیر شده و جمال یوسفی بزیان آمده و بر سیب زنخدانش چون به گردی نشسته و رونق بازار حسنش شکسته متوقع که در کنارش گیرم

کناره گرفتم و گفتم **قطعه** — آن روز که خط شاهدت بود

صاحب نظر از نظر براندی — وامروز بیامدی بصلحش

کش فتحه و ضمه برنشاندی — **مثنوی**

تازه بهار ورقت زرد شد — دیگ منه کاتش ما سرد شد

چند خرامی و تکبر کنی — دولت پارینه تصور کنی

پیش کسی رو که خریدار تست — ناز بران کن که طلبکار تست

قطعه سبزه در باغ گفته اند خوش است — داند آن کس که این سخن گوید

یعنی از روی نیکوان خط سبز — دل عشاق بیشتر جوید

بوستان تو گندنا زاریست — بس که برمیکنی و میروید **قطعه**

گر صبر کنی ور نکنی موی بناگوش — این دولت ایام نکوئی بسر آید

گر دست بجان داشتمی همچو تو بر ریش — نگذاشتمی تا بقیامت که برآید **قطعه**

سوال کردم و گفتم جمال روی ترا — چه شد که مورچه برگرد ماه جوشیدست

جواب دادند انم چه بود رویم را — مگر باتم خسم سیاه پوشیدست

حکایت یکی را پرسیدم از مستعربان ما تقول فی المردان گفت لا خیر فیهم ما دام احدهم لطیفا یتخاشن فاذا خشن یتلاطف یعنی چندانکه لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چون سخت و درشت شد چنانکه بکارے نیاید تلطف کنند و دوستی نمایند

قطعه

امرد آنگه که خوب و شیرین ست — تلخ گفتار و تنگ خوی بود
چون بریش آمد و بلعنت شد — مردم آمیز و مهر جوی بود

حکایت یکی را از علما پرسیدند که کسی با ماه روئی در خلوت نشسته و درها بسته و رفیقان خفته نفس طالب و شهوت غالب چنانکه عرب گوید التمر یانع والناطور غیر مانع هیچ باشد که بقوت پرهیزگاری از وی بسلامت بماند گفت از مهرویان بسلامت ماند از بدگویان بسلامت نماند

شعر وان سلم الانسان من سوء نفسه — فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم

بیت شاید پس کار خویشتن بنشستن — لیکن نتوان زبان مردم بستن

مثل طوطی را با زاغی در قفس کردند از قبح مشاهده او در مجاهده می بود و میگفت این چه طلعت مکروهست و هیات ممقوت و منظر ملعون و شمائل ناموزون یا غراب البین یا لیت بینی و بینک بعد المشرقین

قطعه

علی الصباح بروی تو هر که برخیزد — صباح روز سلامت برو مسا باشد
بداختری چو تو در صحبت تو بایستے — ولی چنانکه توئی در جهان کجا باشد

عجب انکه غراب از مجاورت طوطی هم بجان آمده بود و ملول شده لاحول کنان از گردش گیتی همی نالید و دستهای تغابن بر یکدگر همی مالید که این چه بخت نگونست و طالع دون و ایام بوقلمون لائق قدر من آنستی که با زاغی بدیوار باغی خرامان همی رفتمی بیت

پارسا را بس این قدر زندان
که بود هم طویلهٔ رندان

تا چه گنه کرده ام که روزگارم بعقوبت آن در سلک صحبت چنین ابلهی خودرای ناجنس خیره درای بچنین بند مبتلا گردانیده است

قطعه کس نیاید بپای دیواری
که بران صورتت نگار کنند
گر ترا در بهشت باشد جای
دیگران دوزخ اختیار کنند

این ضرب المثل بدان آورده ام تا بدانی که صد چندان که دانا را از نادان نفرتست نادان را از دانا وحشتست

قطعه زاهدی در میان رندان بود
زان میان گفت شاهدی بلخی
گر ملولی ز ما ترش منشین
که تو هم در میان ما تلخی

رباعی جمعی چو گل و لاله بهم پیوسته
تو هیزم خشک در میانشان رسته
چون باد مخالف و چو سرما ناخوش
چون برف نشسته و چون یخ بسته

حکایت رفیقی داشتم که سالها باهم سفر کرده بودیم و نمک خورده و بیکران حقوق صحبت ثابت شده آخر بسبب نفعی اندک آزار خاطر من روا داشت و دوستی سپری شد و با این همه از هر دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکه شنیدم که روزی دو بیت از سخنان من در مجمعی میگفتند **قطعه**

نگار من چو درآید بخندهٔ نمکین — نمک زیاده کند بر جراحت ریشان

چه بودی ار سر زلفش بدستم افتادی — چو آستین کریمان بدست درویشان

طائفهٔ دوستان بر لطف این سخن نه که بر حسن سیرت خویش گواهی داده بودند و آفرین
کرده و آن دوست هم دران جمله مبالغت نموده و بر فوت صحبت دیرین
تاسف خورده و بخطای خویش اعتراف کرده معلوم شد که از طرف او هم رغبتی هست

این بیتها فرستادم و صلح کردم **قطعه**

نه ما را در جهان عهد و وفا بود — جفا کردی و بدمهری نمودی

بیکبار از جهان دل در تو بستم — ندانستم که برگردی بزودی

هنوزت گر سر صلح ست باز آی — کزان محبوب تر باشی که بودی

حکایت یکی را زنی صاحب جمال درگذشت و مادر زن فرتوت بعلت
کابین در خانه متمکن بماند مرد از محاورت او بجان رنجیدی و از مجاورت او چاره
ندیدی تا گروهی آشنایان بپرسیدن آمدندش یکی گفت چگونه در مفارقت آن
یار عزیز گفت نادیدن زن چنان دشوار نیست که دیدن مادر زن **نظم**

گل بتاراج رفت و خار بماند — گنج برداشتند و مار بماند

دیده بر تارک سنان دیدن — خوشتر از روی دشمنان دیدن

واجب ست از هزار دوست برید — تا یکی دشمنت نباید دید

حکایت یاد دارم که در ایام جوانی گذر داشتم بکوئی و نظر بروئی در تموزی که

حرورش دهان بجوشانیدی و سمومش مغز در استخوان بجوشانیدی از ضعف بشریت
تاب آفتاب هجیر نیاوردم والتجا بسایهٔ دیواری کردم مترقب که کسی حر تموز از من ببرد آبی
فرونشاند که همین ناگاه از ظلمت دهلیز خانه روشنائی بتافت یعنی جمالی که زبان فصاحت
از بیان صباحت وی عاجز آید چنانکه در شب تاری صبح برآید یا آب حیات از ظلمت
قدحی برفاب بر دست گرفته و شکر در آن ریخته و بعرق آمیخته ندانم که بگلابش
مطیب کرده بود یا قطرهٔ چند از گل رویش در آن چکیده فی الجمله شراب
از دست نگارینش برگرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم **شعر**

ظمآءُ بقلبی لا یکاد یسیغه ... رشف الزلال ولو شربت بحورا

قطعه خرم آن فرخنده طالع را که چشم ... بر چنین روی اوفتد هر بامداد
مست می بیدار گردد نیم شب ... مست ساقی روز محشر بامداد

حکایت سالی محمد خوارزم شاه رحمة الله علیه با ختا برای مصلحتی صلح اختیار
کرد بجامع کاشغر در آمدم پسری را دیدم بخوبی در غایت اعتدال و نهایت جمال
چنانکه در امثال گویند **نظم** ... معلمت همه شوخی و دلبری آموخت
جفا و ناز و عتاب و ستمگری آموخت ... من آدمی بچنین شکل و خوی و قد و روش
ندیده‌ام مگر این شیوه از پری آموخت ... مقدمهٔ نحو زمخشری در دست داشت و همی خواند
ضرب زید عمرا و کان المتعدی عمرو گفتم ای پسر خوارزم و ختا صلح کردند
و زید و عمرو را خصومت هنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاک پاک شیراز

گفت از سخنان سعدی چه داری گفتم

شعر بُلیتُ بنحویٍّ یصولُ مُغاضباً
عَلَیَّ کزیدٍ فی مُقابلة العمرو
عَلٰی جرّ ذیلٍ لیس یرفعُ راسهٗ
وهل یستقیمُ الرفعُ من عاملِ الجرّ

لختی باندیشه فرو رفت و گفت غالب اشعار او درین زمین بزبان پارسیست اگر بگوئی بفهم نزدیکتر باشد گفتم شعر

طبع ترا تا هوس نحو کرد
صورت عقل از دل ما محو کرد
ای دل عشاق بدام تو صید
ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

بامدادان که عزم سفر مصمم شد گفته بودندش که فلان سعدیست دوان آمد و تلطف کرد و تاسف خورد که چندین مدت چرا نگفتی تا شکر قدوم بزرگان را میان بجان بستمی گفتم

ع با وجودت ز من آواز نیاید که منم

گفتا چه شود اگر درین خطه روزی چند برآسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکم این حکایت منظوم

بزرگی دیدم اندر کوهساری
قناعت کرده از دنیا بغاری
چرا گفتم بشهر اندر نیائی
که باری بندی از دل برگشائی
بگفت آنجا پریرویان نغزند
چو گل بسیار شد پیلان بلغزند

این بگفتیم و بوسه بر روی یکدیگر دادیم و وداع کردیم مثنوی

بوسه دادن بروی دوست چه سود
هم درین لحظه کردنش بدرود
سیب گفتی وداع یاران کرد
روی ازین نیمه سرخ و زان نیمه زرد

شعر ان لم امت یوم الوداع تأسفا
لا تحسبونی فی المودة منصفا

حکایت خرقه پوشی در کاروان حجاز همراه ما بود یکی از امرای عرب مر او را صد دینار بخشید تا قربانی کند دزدان خفاجه ناگاه بر کاروان زدند و پاک ببردند بازرگانان گریه و زاری

گردن گرفتند و فریاد بیفائده خواندن — **شعر** گر تضرع کنی و گر فریاد

دزد زر باز پس نخواهد داد — مگر آن درویش صالح که بر قرار خویش مانده بود

و تغیری در و نیافته گفتم مگر آن معلوم ترا دزد نبرد گفت بلی بردند لیکن مرا با آن الفتی چنان نبود

که بوقت مفارقت خسته دلی باشد — **بیت** نباید بستن اندر چیز و کس دل

که دل برداشتن کاریست مشکل — گفتم موافق حال منست آنچه گفتی که مرا در

عهد جوانی با جوانی اتفاق مخالطت بود و صدق مودت تا بجائی که قبلهٔ چشمم جمال او

بودی و سود سرمایه عمرم وصال او — **قطعه** مگر ملائکه بر آسمان وگرنه بشر

بحسن صورت او در زمین نخواهد بود — بدوستی که حرامست بعد از و صحبت

که هیچ نطفه چنو آدمی نخواهد بود — ناگهی پای وجودش بگل عدم فرو رفت

و دود فراق از دودمانش برآمد روزها بر سر خاکش مجاورت کردم وز جمله که بر فراق او گفتم

قطعه کاج کانروز که در پای تو شد خار اجل — دست گیتی بزدی تیغ هلاکم بر سر

تا درین روز جهان بی‌تو ندیدی چشمم — این منم بر سر خاک تو که خاکم بر سر

قطعه آنکه قرارش نگرفتی و خواب — تا گل و نسرین نفشاندی نخست

گردش گیتی گل رویش بریخت — خار بنان بر سر خاکش برست

بعد از مفارقت او عزم سفر کردم و نیت جزم که بقیت زندگانی فرش هوس در نوردم و گرد مجالست نگردم **قطعه**

دوش چون طاوس می نازیدم اندر باغ وصل — دیگر امروز از فراق یار می‌پیچم چو مار

سود دریا نیک بودی گر نبودی بیم موج — صحبت گل خوش بودی گر نیستی تشویش خار

حکایت یکی را از ملوک عرب حدیث لیلی و مجنون و شورش حال وی بگفتند که با کمال فضل و بلاغت سر در بیابان نهاده است و زمام اختیار از دست داده بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت که در شرف نفس انسان چه خلل دیدی که خوی بهایم گرفتی و ترک صحبت مردم گفتی گفت **شعر**

وَ رُبَّ صَدِیقٍ لَامَنِی فِی وِدَادِهَا
مَا لَمْ یَرَهَا یَوْماً فَیُوضِحَ لِی عُذْرِی

قطعه کاج کانانکه عیب من گفتند + رویت ای دلستان بدیدندی + تا بجائی ترنج در نظرت + بیخبر دستها بریدندی +

تا حقیقت معنی بر صورت دعوی گواه آمدی که فَذٰلِکُنَّ الَّذِی لُمْتُنَّنِی فِیهِ ملک را در دل آمد که جمال لیلی مطالعه کند تا چه صورتست که موجب چندین فتنه است بفرمودش طلب کردن در احیای عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیش ملک در صحن سراچه بداشتند ملک در هیأت او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکه کمترین خدم حرم او بجمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنون بفراست دریافت گفت از دریچه چشم مجنون بایستی در جمال لیلی نظر کردن تا سر مشاهده او بر تو تجلی کند **شعر**

مَا مَرَّ مِنْ ذِکْرِ الْحِمَی بِمَسْمَعِی
لَوْ سَمِعَتْ وُرْقُ الْحِمَی صَاحَتْ مَعِی
یَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُولُوا لِلْمُعَا
فِی لَسْتَ تَدْرِی مَا بِقَلْبِ الْمُوجَعِ

قطعه تندرستان را نباشد درد ریش + جز بهم دردی نگویم درد خویش + گفتن از زنبور بیحاصل بود + با یکی در عمر خود ناخورده نیش + تا ترا حالی نباشد همچو ما + حال ما باشد ترا افسانه پیش +

حکایت قاضی همدان را حکایت کنند که با نعلبند پسری سر خوش بود و نعل دلش در آتش روزگاری در طلبش متلهف

بود و پویان و مترصد و جویان و بر حسب واقعه گویان **رباعی** در چشم من آمد آن سهی سرو بلند + بربود دلم ز دست و در پای فکند + این دیده شوخ میبرد دل بکمند + خواهی که بکس دل ندهی دیده ببند + شنیدم که در گذری پیش قاضی باز آمد برخی از آن معامله بسمعش رسیده و زائد الوصف رنجیده دشنام بی تحاشی دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و هیچ از بی حرمتی نگذاشت قاضی یکی را گفت از علمای معتبر که هم عنان او بود **بیت** آن شاهدی و خشم گرفتن بینش + وان عقده بر ابروی ترش شیرینش + ضرب الحبیب زبیب **بیت** از دست تو مشت بر دهان خوردن + خوشتر که بدست خویش نان خوردن + همانا که از وقاحت او بوی سماحت می آید **فرد** انگور نو آورده ترش طعم بود + روزی دو سه صبر کن که شیرین گردد + این بگفت و بمسند قضا باز آمد تنی چند از بزرگان عدول که در مجلس حکم وی بودندی زمین خدمت ببوسیدند که باجازت سخنی در خدمت بگوییم اگرچه ترک ادبست و بزرگان گفته اند **بیت** نه در هر سخن بحث کردن رواست + خطا بر بزرگان گرفتن خطاست + ولیکن بحکم سوابق انعام خداوندی که ملازم روزگار بندگانست مصلحتی که ببینند و اعلام نکنند نوعی از خیانت باشد طریق صواب آنست که با این پسر گرد طمع نگردی و فرش ولع در نوردی که منصب قضا پایگاهی منیع است تا بگناهی شنیع ملوث نگردی و حریف اینست که دیدی و سخن اینکه شنیدی **مثنوی** یکی کرده بی آبروئی بسی + چه غم دارد از آبروی کسی + بسا نام نیکوی پنجاه سال + که یک نام زشتش کند پایمال + قاضی را نصیحت یاران یکدل پسند آمد و بر حسن رای قوم آفرین

خواند و گفت نظر عزیزان در مصلحت حال من عین صوابست و مسئله بجواب ولیکن **بیت**

نصیحت کن مرا چندانکه خواهی + که نتوان شستن از زنگی سیاهی **فرد** از یاد تو غافل

نتوان کرد بهیچم + سر کوفته مارم نتوانم که بپیچم + این بگفت و کسی چند به تفحص حال او

برانگیخت و نعمت بیکران بریخت و گفته اند هر که را زر در ترازوست زور در بازوست

قطعه هر که زر دید سر فرود آورد + ور ترازوی آهنین دوش ست + فی الجمله شبی

خلوتی میسر شد و هم در آن شب شحنه را خبر شد قاضی همه شب شراب در سر و شاهد در بر

بتنعم نخفتی و بترنم گفتی **قطعه** امشب مگر بوقت نمیخواند این خروس + عشاق بس نکرده

هنوز از کنار و بوس + یکدم که دست فتنه نخفت ست زینهار + بیدار باش تا نرود

عمر بر فسوس + تا نشنوی ز مسجد آدینه بانگ صبح + یا از در سرای اتابک غریو کوس +

لب از لب چو چشم خروس ابلهی بود + برداشتن بگفتن بیهوده خروس + قاضی در این حالت

بود که یکی از خدمتگاران در آمد و گفت چه نشینی خیز و تا پای داری گریز که حسودان بر تو دقی

گرفته اند بلکه حقی گفته اند تا مگر آتش فتنه که هنوز اندک ست باب تدبیر فرو نشانیم مبادا

که فردا چو بالا گیرد عالمی فرا گیرد قاضی بتبسم در و نظر کرد و گفت **قطعه** پنجه در صید برده ضیغم را +

چه تفاوت کند که سگ لاید + روی در روی دوست کن بگذار + تا عدو پشت دست

میخاید + ملک را هم در آن شب آگهی دادند که در ملک تو چنین منکری حادث شده است

چه فرمایی ملک گفت من او را از فضلای عصر میدانم و یگانه روزگار می شمرم باشد که

معاندان در حق وی خوضی کرده اند پس این سخن در سمع قبول من نیاید مگر آنکه معاینه گردد

که حکیمان گفته‌اند **بیت** تندی سبک دست بردن به تیغ * بدندان برد پشت دست
دریغ * شنیدم که سحرگاه با تنی چند خاصان ببالین قاضی آمد شمع را دید برپای و شاهد نشسته
و می ریخته و قدح شکسته و قاضی در خواب مستی بیخبر از ملک هستی بلطف اندک اندک بیدارش
کرد که خیز که آفتاب برآمد قاضی دریافت که حال چیست گفت از کدام جانب برآمد سلطان را
عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکه معهودست گفت الحمد لله که هنوز در توبه همچنان
بازست بحکم حدیث لا یغلق باب التوبة علی العباد حتی تطلع الشمس من
مغربها استغفرک اللهم و اتوب الیک **قطعه** این دو چیزم بر گناه انگیختند * بخت نافرجام
و عقل ناتمام * گر گرفتارم کنی مستوجبم * ور ببخشی عفو بهتر کانتقام * ملک گفت توبه درین حالت
که بر جزای گناه خویش اطلاع یافتی سودی نکند فلم یک ینفعهم ایمانهم لما راوا باسنا
قطعه چه سود از دزدی آنگه توبه کردن * که نتوانی کمند انداخت بر کاخ * بلند از میوه گو
کوتاه کن دست * که کوته خود ندارد دست بر شاخ * ترا با وجود چنین منکری که ظاهر شد
سبیل خلاص صورت نه بندد این بگفت و موکلان عقوبت در وی آویختند گفت مرا در خدمت
سلطان یک سخن باقیست ملک بشنید و گفت آن چیست گفت **قطعه**
باستین ملالی که بر من افشانی * طمع مدار که از دامنت بدارم دست * اگر خلاص
محالست ازین گنه که مراست * بدان کرم که تو داری امیدواری هست * ملک گفت این
لطیفه بدیع آوردی و این نکته غریب گفتی ولیکن محال عقلست و خلاف نقل که ترا فضل و بلاغت
امروز از چنگ عقوبت من رهائی دهد مصلحت آن بینم که ترا از قلعه بزیر

اندازم که تا دیگران نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت ای خداوند جهان پرورده نعمت این خاندانم و این جرم تنها در جهان نه من کرده ام دیگری را بینداز تا من عبرت گیرم ملک را خنده گرفت و بعفو از سر جرم او برخاست و متعنتان را که اشارت بکشتن او همی کردند گفت

شعر هر که حمال عیب خویشتنید * طعنه بر عیب دیگران مزنید +

حکایت منظومه

جوانی پاک باز پاک رو بود — که با پاکیزه رویی در گرو بود
چنین خواندم که در دریای اعظم — بگردابی در افتادند باهم
چو ملاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندر آن حالت بمیرد
همیگفت از میان موج و تشویر — مرا بگذار و دست یار من گیر
درین گفتن جهان بر وی آشفت — شنیدندش که جان میداد و میگفت
حدیث عشق ازان بطال منیوش — که در سختی کند یاری فراموش
چنین کردند یاران زندگانی — ز کار افتاده بشنو تا بدانی
که سعدی راه و رسم عشقبازی — چنان داند که در بغداد تازی
دل آرامی که داری دل درو بند — دگر چشم از همه عالم فرو بند
اگر مجنون و لیلی زنده گشتی — حدیث عشق ازین دفتر نوشتی

باب ششم در ضعف پیری

حکایت با طائفه دانشمندان در جامع دمشق بحثی همیکردم که جوانی درآمد گفت درین میان کسی هست که زبان پارسی داند غالب اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیری صد و پنجاه ساله در حالت نزع است و بزبان عجم چیزی همیگوید و مفهوم ما نمیگردد اگر بکرم رنجه شوی مزد یابی باشد که وصیتی همیکند چون ببالینش فراز آمدم این میگفت

قطعه دمی چند گفتم برآرم بکام + دریغا که بگرفت راه نفس + دریغا که بر خوان

الوان عمرش دمی چند خوردیم و گفتند بس ✤ معانی این سخن بزبان عربی با شامیان همیگفتم و تعجب همیکردند از عمر دراز و تاسف او همچنان بر حیات دنیا گفتم چگونه در این حالت گفت چه گویم **قطعه** ندیده که چه سختی همی رسد بکسی ✤ که از دهانش بدر می کنند دندانی قیاس کن که چه حالش بود در آن ساعت ✤ که از وجود عزیزش بدر رود جانی ✤ گفتم تصور مرگ از خیال بدر کن و وهم را بر طبیعت مستولی مگردان که فیلسوفان یونان گفته اند مزاج اگرچه مستقیم بود اعتماد بقا را نشاید و مرض اگرچه هائل بود دلالت کلی بر هلاک نکند اگر فرمائی طبیبی را بخوانیم تا معالجه کند دیده برکرد و بخندید و گفت **مثنوی** دست برهم زند طبیب ظریف ✤ چون خرف بیند اوفتاده حریف ✤ خواجه در بند نقش ایوان است ✤ خانه از پای بست ویران است ✤ پیرمردی ز نزع مینالید ✤ پیرزن صندلش همی مالید ✤ چون مخبط شد اعتدال مزاج ✤ نه عزیمت اثر کند نه علاج ✤ **حکایت** پیری را حکایت کنند که دختری خواسته بود و حجره بگل آراسته و بخلوت با او نشسته و دیده و دل در او بسته شبهای دراز نخفتی و بذلها و لطیفها گفتی باشد که مؤانست پذیرد و وحشت نگیرد از جمله شبی میگفتم بخت بلندت یار بود و چشم دولت بیدار که بصحبت پیری افتادی پخته پرورده جهان دیده آرمیده سرد و گرم کشیده نیک و بد آزموده که حقوق صحبت بداند و شرط مودت بجای آرد مشفق مهربان خوش طبع شیرین زبان **مثنوی**

تا توانم دلت بدست آرم ✤ ور بیازاریم نیازارم ✤ ور چو طوطی شکر بود خورشت ✤ جان شیرین فدای پرورشت ✤ نه گرفتار آمدی بدست جوانی معجب خیره رای سرتیزی سبکپای

که هر دم هوسی پزد و هر لحظه رایی زند و هر شب جایی خسپد و هر روز یاری گیرد **قطعه** جوانان خرم‌اند و خوب‌رخسار + ولیکن در وفا با کس نپایند + وفاداری مدار از بلبلان چشم + که هر دم بر گل دیگر سرایند + خلاف پیران که بعقل و ادب زندگانی کنند نه بمقتضای جهل و جوانی **فرد** ز خود بهتری جوی و فرصت شمار + که با چون خودی گم کنی روزگار + گفت چندان برین نمط بگفتم که گمان بردم که دلش در قید من آمد و صید من شد ناگه نفسی سرد از درون سینهٔ پر درد بر آورد و گفت چندین سخن که بگفتی در ترازوی عقل من وزن آن یک سخن ندارد که وقتی از قابلهٔ خویش شنیدم که گفت زن جوان اگر تیری در پهلو نشیند به که پیری **شعر** لَمَّا رَأَتْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْلِهَا + شَيْئًا كَأَرْخَى شَفَةِ الصَّائِمِ + تَقُولُ هٰذَا مَعَهُ مَيِّتٌ + وَإِنَّمَا الرُّقْيَةُ لِلنَّائِمِ

رباعی زن کز بر مرد بی رضا برخیزد + بس فتنه و جنگ از آن سرا برخیزد + پیری که ز جای خویش نتواند خاست + الا بعصا کیش عصا برخیزد + فی الجمله امکان موافقت نبود بمفارقت انجامید چون مدت عدت برآمد عقد نکاحش بستند با جوانی تند ترش روی تهیدست بدخوی جور و جفا کشیدی و رنج و عنا دیدی و شکر نعمت حق همچنان گفتی الحمد لله که از آن عذاب الیم برهیدم و بدین نعیم مقیم برسیدم **قطعه** وکمی یبا و جامهٔ دیبا + عرق و عود و رنگ و بوی و هوس + این همه زینت زنان باشد + مرد را کیر و خایه زینت بس **فرد** با اینهمه جور و تندخوئی + نازت بکشم که خوبروئی + **نظم** با تو مرا سوختن اندر عذاب + به که شدن با دگری در بهشت + بوی پیاز از دهن خوبروی + به بحقیقت که گل از دست زشت +

حکایت مهمان پیری بودم در دیار بکر که مال فراوان داشت و فرزندی خوبروی

شیخی حکایت کرد که بار در عمر خویش بجز این فرزند نبوده است درختی درین وادی زیارتگاه است که مردمان بحاجت خواستن آنجا روند و شبهای دراز در پای آن درخت بخدا نالیده‌ام تا مرا این فرزند بخشیده است شنیدم که پسر با رفیقان آهسته همی گفت چه بودی اگر من آن درخت بدانستمی که کجاست تا دعا کردمی و پدرم بمردی **حکمت** خواجه شادی کنان که فرزندم عاقلست و پسر طعنه زنان که پدرم فرتوتست **قطعه** سالها بر تو بگذرد که گذار ✤ نکنی سوی تربت پدرت ✤ تو بجای پدر چه کردی خیر ✤ تا همان چشم داری از پسرت ✤

حکایت

روزی بغرور جوانی سخت رانده بودم و شبانگه بپای گریوه سست ماندهٔ پیرمردی ضعیف از پس کاروان همی آمد گفت چه خسپی که نه جای خفتن ست گفتم چون روم که نه پای رفتن ست گفت این نشنیدی که صاحبدلان گفته اند رفتن و نشستن به که دویدن و گسستن **قطعه** ای که مشتاق منزلی مشتاب ✤ پند من کاربند و صبر آموز ✤ اسپ تازی دو تگ رود بشتاب ✤ اشتر آهسته میرود شب و روز ✤

حکایت

جوانی چست لطیف خندان شیرین زبان در حلقهٔ عشرت ما بود که در دلش از هیچ نوع غم نیامدی و لب از خنده فراهم روزگاری برآمد که اتفاق ملاقات نیفتاد بعد ازان دیدمش زن خواسته و فرزند خاسته و بیخ نشاطش بریده و گل رویش پژمریده پرسیدمش چگونه و چه حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم دگر کودکی نکردم **شعر**

مَاذَا الصِّبیٰ وَالشَّیْبُ غَیَّرَ لِمَّتِی ✤ وَکَفٰی بِتَغْیِیرِ الزَّمَانِ نَذِیرًا

فرد چون پیر شدی زکودکی دست بدار ✤ بازی و ظرافت بجوانان بگذار ✤ **مثنوی** طرب نوجوان ز پیر مجوی ✤ که دگر ناید آب رفته بجوی

زرع را چون رسید وقت درو + نخرامد چنانکه سبزهٔ نو + **قطعه** دور جوانی بشد از دست من + آه و دریغ آن زمن دلفروز + قوّت سرپنجهٔ شیری برفت + راضیم اکنون به پنیری چو یوز + پیرزنی موی سیه کرده بود + گفتمش ای مامک دیرینه روز + موی بتلبیس سیه کرده گیر + راست نخواهد شدن این پشت کوز + **حکایت** وقتی بجهل جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزرده بکنجی نشست و گریان همیگفت مگر خردی فراموش کردی که درشتی میکنی

قطعه چه خوش گفت زالی بفرزند خویش + چو دیدش پلنگ افکن و پیل تن + گر از عهد خردیت یاد آمدی + که بیچاره بودی در آغوش من + نکردی درین روز بر من جفا + که تو شیرمردی و من پیرزن + **حکایت** توانگری بخیل را پسری رنجور بود نیکخواهان گفتندش که ختم قرآنی کنی از بهر وی یا بذل قربانی لختی باندیشه فرو رفت و گفت مصحف اولیتر است که گله دورست صاحبدلی بشنید گفت ختمش بعلت آن اختیار آمد که قرآن بر سر زبانست و زر در میان جان **قطعه** دریغا گردن طاعت نهادن گرش همراه بودی دست دادن + بدیناری چو خر در گل بمانند + ور الحمدی بخواهی صد بخوانند + **حکایت** پیرمردی را گفتند چرا زن نکنی گفت با پیرزنانم عیشی نباشد گفتند جوانی بخواه چو مکنت داری گفت مرا که پیرم با پیرزنان الفت نیست پس او را که جوان باشد با من که پیرم دوستی چگونه صورت بندد **قطعه** پیر هفتاد ساله جوانی میکند + عشق مقری مخی بی حش وشت + زور باید نه زر که بانو را + گزری دوست تر که صد من گوشت + **حکایت منظومه** شنیده‌ام که درین روزها کهن پیری + خیال بست

به پیرانه سر گیر دجفت + بخو بست دختری خوبروی گوهر نام + چو درج گوهرش از چشم مردمان نهفت + چنانکه رسم عروسی بود تماشا بود + ولی بحملهٔ اول عصای پیر بخفت + کمان کشید و نزد بر هدف که نتوان دوخت + مگر بسوزن فولاد جامهٔ هنگفت + بدوستان گله آغاز کرد و حجت ساخت + که خان و مان من این شوخ دیده پاک برفت + میان شوهر و زن جنگ و فتنه خاست چنان + که سر بشحنه و قاضی کشید و سعدی گفت + پس از خلافت و شنعت گناه دختر نیست + ترا که دست بلرزد گهر چه دانی سفت

باب هفتم در تاثیر تربیت

حکایت یکی از وزرا پسری کودن بود پیش دانشمندی فرستاد که مر این را تربیتی کن مگر عاقل شود. روزگاری تعلیم کرد و موثر نبود پیش پدرش کس فرستاد که این عاقل نمیشود و مرا دیوانه کرد **قطعه** هیچ صیقل نکو نداند کرد + آهنی را که بدگهر باشد + چون بود اصل جوهری قابل + تربیت را در او اثر باشد + سگ بدریای هفتگانه بشوی + که چو تر شد پلیدتر باشد + خر عیسی گرش بمکه برند + چون بیاید هنوز خر باشد +

حکایت حکیمی پسران را پند همیداد که ای جانان پدر هنر آموزید که ملک و دولت دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر در سفر محل خطرست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجه بتفاریق بخورد اما هنر چشمهٔ زاینده است و دولت پاینده اگر هنرمند از دولت بیفتد غم نباشد که هنر در نفس خود دولتست هر کجا رود قدر بیند و صدر نشیند و بی هنر لقمه چیند و سختی بیند **فرد** سخت ست پس از جاه تحکم بردن + خو کرده بناز جور مردم بردن + **قطعه** وقتی افتاد فتنه در شام + هر کس

از گوشه فرا رفتند + روستازادگان دانشمند + بوزیری پادشا رفتند + پسران وزیر ناقص عقل + بگدائی بروستا رفتند + **حکایت** یکی از فضلا تعلیم ملکزاده همیکردی و ضرب بی محابا زدی و زجر بیقیاس کردی باری پسر از بیطاقتی شکایت پیش پدر برد و جامه از تن دردمند بر داشت پدر را دل بهم بر آمد استاد را بخواند و گفت پسران رعیت را چندان زجر روا نمیداری که فرزند مرا سبب چیست گفت سبب آنکه سخن اندیشیده باید گفتن و حرکت پسندیده کردن همه خلق را علی العموم و پادشاهان را علی الخصوص بموجب آنکه بر دست و زبان ایشان هرچه رفته شود هر آینه بافواه بگویند و قول و فعل عوام الناس را چندان اعتباری نباشد **قطعه** اگر صد ناپسند آید ز درویش + رفیقانش یکی از صد ندانند + وگر یک بذله گوید پادشاهی + ز اقلیمی باقلیمی رسانند + پس واجب آمد معلم پادشاهزاده را در تهذیب اخلاق خداوندزادگان انبتهم الله نباتا حسنا اجتهاد از آن بیش کردن که در حق ابناء عوام **قطعه** هر که در خردیش ادب نکنی + در بزرگی فلاح ازو برخاست + چوب تر را چنانکه خواهی پیچ + نشود خشک جز بآتش راست + **فرد** هر آن طفل کو جور آموزگار + نه بیند جفا بیند از روزگار + ملک را حسن تدبیر فقیه و تقریر جواب موافق آمد خلعت و نعمت بخشید و پایه منصب بلند گردانید **حکایت** معلم کتابی را دیدم در دیار مغرب ترشروی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار گدا طبع و ناپرهیزگار که عیش مسلمانان بدیدن او تبه گشتی و خواندن قرآنش دل مردم سیه کردی و جمعی پسران پاکیزه و دختران دوشیزه بدست جفای او گرفتار نه زهره خنده و نه یارای گفتار که عارض سیمین یکی را طپانچه زدی

وگاه ساق بلورین یکی را شکنجه کردی القصه شنیدم که طرفی از خباثت نفسش معلوم کردند
و بزدندش و براندند پس آنگه مکتب وی بمصلحی دادند پارسائی سلیمی نیک مردی حلیمی
که سخن جز بحکم ضرورت نگفتی و موجب آزار کس بر زبانش نرفتی کودکان را هیبت استاد
نخستین از سر برفت و معلم دومین را اخلاق ملکی دیدند و یک یک دیو شدند باعتماد حلم او
علم فراموش کردند و همچنین اغلب اوقات ببازیچه فراهم نشستندی و لوح درست ناکرده
بر سر هم شکستندی **بیت** استاد معلم چو بود بی آزار + خرسک بازند کودکان در بازار
بعد از دو هفته بران مسجد گذر کردم معلم اولین را دیدم که دل خوش کرده بودند و بمقام
خویش باز آورده برنجیدم و لاحول گفتم که دیگر باره ابلیس را معلم ملا ئکه چرا کردند پیر مردی
ظریف جهاندیده بشنید بخندید و گفت **مثنوی** پادشاهی پسر بمکتب داد + لوح
سیمینش بر کنار نهاد + بر سر لوح او نوشته بزر + جور استاد به که مهر پدر +
حکایت پارسازاده را نعمت بیکران از ترکه عمان بدست افتاد فسق و فجور
آغاز کرد و نمبذری پیشه گرفت فی الجمله نماند از سائر معاصی منکری که نکرد و مسکری
که نخورد باری بنصیحتش گفتم ای فرزند دخل آب روانست و خرج آسیا گردان یعنی
خرج فراوان کردن مسلم کسی را باشد که دخل معین دارد **قطعه** چو دخلت نیست
خرج آهسته تر کن + که میگویند ملاحان سرودی + بکوهستان اگر باران نبارد +
بسالی دجله گردد خشک رودی + عقل و ادب پیش گیر و لهو و لعب بگذار که چون نغمت
سپری شود سختی بری و پشیمانی خوری پسر از لذت نای و نوش این سخن در گوش نیاورد

و بر قول من اعتراض کرد گفت راحت عاجل را بتشویش محنت آجل منغص کردن خلاف رای
خردمندانست مثنوی خداوندان کام و نیکبختی * چرا سختی برند از بیم سختی * برو شادی
کن ای یار دل افروز * غم فردا نشاید خوردن امروز * فکیف مرا که در صدر مروت نشسته ام
و عقد فتوت بسته و ذکر انعام در افواه عوام افتاده مثنوی هر که علم شد بسخا و کرم *
بند نشاید که نهد بر درم * نام نکوئی چو برون شد بکوی * در نتوانی که ببندی بروی
دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دم گرم من در آهن سرد وی اثر نمی کند ترک مناصحت کردم
و روی از مصاحبت بگردانیدم و قول حکما را کار بستم که گفته اند بَلِّغ ما علیک
فان لم یقبلوا ما علیک قطعه گرچه دانی که نشنوند بگوی * هرچه دانی ز نیک
خواهی و پند * زود باشد که خیره سر بینی * بدو پای اوفتاده اندر بند * دست بر دست
میزند که دریغ * نشنیدم حدیث دانشمند * تا پس از مدتی آنچه اندیشه من بود از نکبت
حالش بصورت بدیدم که پاره پاره بر هم میدوخت و لقمه لقمه همی اندوخت دلم از ضعف
حالش بهم برآمد و مروت ندیدم در چنان حالی ریش درویش را بملامت خراشیدن و
نمک پاشیدن پس با خود گفتم مثنوی حریف سفله در پایان مستی * نیندیشد ز روز
تنگدستی * درخت اندر بهاران بر فشاند * زمستان لاجرم بی برگ ماند *

حکایت پادشاهی پسری را بادیبی داد و گفت این فرزند تست تربیتش کن
همچنانکه یکی از فرزندان خویش گفت فرمان بردارم سالی چند برین برآمد سعی کرد و بجائی
نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتها شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد

ومعاتبت فرمود که وعده خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت برای خداوند روز
زمین پوشیده نماند که تربیت یکسان ست و طبایع مختلف ست **قطعه** گرچه سیم و زر
ز سنگ آید همی + در همه سنگی نباشد زر و سیم + بر همه عالم همی تابد سهیل + جای انبان
میکند جای ادیم + **حکایت** یکی را شنیدم از پیران مربی که مریدی را همی گفت
چندانکه تعلق خاطر آدمی زاد ست بروزی اگر بروزی ده بودی بمقام از ملائکه درگذشتی
قطعه فراموشت نکرد ایزد دران حال + که بودی نطفه مدفون مدهوش + روانت
داد و طبع و عقل و ادراک + جمال و نطق و رای و فکرت و هوش + ده انگشت مرتب کرد
بر کف + دو بازویت مرکب ساخت بر دوش + کنون پنداری ای ناچیز همت
که خواهد کردنت روزی فراموش + **حکایت** اعرابی را دیدم که پسر را همی گفت
یا بنی انک مسئول یوم القیمة ماذا اکتسبت ولا یقال بمن انتسبت
یعنی ترا خواهند پرسیدن که هنرت چیست نگویند که پدرت کیست **قطعه** جامه کعبه را
که میبوسند + او نه از کرم پیله نامی شد + با عزیزی نشست روزی چند + لاجرم همچو
او گرامی شد + **حکایت** در تصانیف حکما آورده اند که کژدم را ولادت معهود
نیست چنانکه دیگر حیوانات را بلکه احشای مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راه صحرا گیرند
وان پوستها که در خانه کژدم بینند اثر آنست باری این نکته پیش بزرگی همی گفتم
گفت دل من بر صدق این سخن گواهی میدهد و جز چنین نتوان بودن در حالت
خردی با مادر و پدر چنین معامله کرده اند لاجرم در بزرگی چنین مقبول و محبوب اند

قطعه پسری را پدر وصیت کرد + کای جوانمرد یاد گیر این پند + هر که با اهل خود وفا نکند
نشود دوست روی و دانشمند + مثل کژدم را گفتند چرا بزمستان بدر نمی آئی گفت
بتابستانم چه حرمت است که بزمستان نیز بیرون آیم حکایت فقیره درویشی
حامله بود مدت حمل بسر آورده درویش را همه عمر فرزند نیامده بود گفت اگر خدای تعالی
مرا پسری بخشد جز این خرقه که پوشیده دارم هرچه در ملک منست ایثار درویشان
کنم اتفاقا پسر آورد و سفرهٔ درویشان بموجب شرط بنهاد پس از چند سال از سفر شام
باز آمدم بمحلت آن دوست برگذشتم و از چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندان
شحنه درست سبب پرسیدم کسی گفت پسرش خمر خورده و عربده کرده و خون کسی
ریخته و از میان گریخته پدر را بعلت وی سلسله در نایست و بند گران برپای گفتم
این بلای را وی بحاجت از خدای عزوجل خواسته است قطعه زنان باردار
ای مرد هشیار + اگر وقت ولادت مار زایند + ازان بهتر بنزدیک خردمند + که فرزندان
ناهموار زایند + حکایت طفل بودم که بزرگی را پرسیدم از بلوغ گفت در مسطور آمده
است که سه نشان دارد یکی پانزده سالگی و دوم احتلام و سوم برآمدن موی پیش اما
در حقیقت یک نشان دارد و بس آنکه در رضای خدای عزوجل بیش ازان باشی که در بند
حظ نفس خویش هر که درو این صفت موجود نیست بنزد محققان بالغ نشمارندش
قطعه بصورت آدمی شد قطرهٔ آب + که چل روزش قرار اندر رحم ماند + وگر چل ساله را
عقل و ادب نیست + بتحقیقش نشاید آدمی خواند + قطعه جوانمردی و لطف است آدمیت +

همین نقش هیولائی مپندار + هنر باید که صورت میتوان کرد + بایوانها در از شنگرف و زنگار
چو انسان را نباشد فضل و احسان + چه فرق از آدمی تا نقش دیوار + بدست آوردن
دنیا هنر نیست + یکی را گر توانی دل بدست آر + **حکایت** سالی نزاعی میان
پیادگان حجاج افتاده بود و داعی دران سفر هم پیاده بود انصاف در سر و روی هم
افتادیم و داد فسوق و جدال بدادیم کجاوه نشینی را دیدم که با عدیل خویش می گفت
یا للعجب پیاده عاج عرصه شطرنج را بسر میبرد فرزین میشود یعنی به از آن میشود
که بود و پیادگان حاج بادیه را بسر بردند و بتر شدند **قطعه** از من بگوی حاجی مردم
گزای را + کو پوستین خلق بآزار میدرد + حاجی تو نیستی شتر است از برای آنکه +
بیچاره خار میخورد و بار میبرد + **حکایت** مردکی را چشم درد خاست پیش
بیطاری رفت تا دوا کند بیطار از انچه در چشم چهار پایان میکرد در دیده او کشید
کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو هیچ تاوان نیست اگر این خر نبودی
پیش بیطار نرفتی مقصود ازین سخن آنست تا بدانی که هر که نا آزموده را کار بزرگ
فرماید با آنکه ندامت برد نزدیک خردمندان بخفت رای منسوب گردد **قطعه**
ندهد هوشمند روشن رای + بفرومایه کارهای خطیر + بوریا باف اگرچه بافنده است
نبرندش بکارگاه حریر + **حکایت** یکی از بزرگان ائمه را پسری وفات
یافت پرسیدند که بر صندوق گورش چه نویسیم گفت آیات کلام مجید را
عزت بیش از انست که روا باشد بر چنین جایگاه نوشتن که بروزگار سوده گردد و خلائق

هندوی نفط اندازی همی آموخت حکیمی گفت ترا که خانه نئین است بازی نه اینست بیت تا ندانی که سخن عین صوابست مگوی + انچه دانی

بر و گذر نمیکنند بر و شاید اگر بضرورت چیزی نویسند این بیت کفایت است **قطعه**

و آنکه هر گه که سبزه در بستان ✤ بدمیدی چه خوش بدی دل من ✤ بگذر ای دوست

تا بوقت بهار ✤ سبزه بینی دمیده بر گل من ✤ **حکایت** پارسائی بر یکی از

خداوندان نعمت گذر کرد که بنده را دست و پای بسته عقوبت همیکرد گفت ای پسر

همچو تو مخلوقی را خدای عز و جل اسیر حکم تو گردانیده است و ترا بر وی فضیلت داده

شکر نعمت باری تعالی بجا آر و چندین جفا بر وی مپسند نباید که فردای قیامت

به از تو باشد و شرمساری بری **مثنوی** بر بنده مگیر خشم بسیار ✤ جورش مکن و دلش

میازار ✤ او را تو بده درم خریدی ✤ آخر نه بقدرت آفریدی ✤ این حکم و غرور و

خشم تا چند ✤ هست از تو بزرگتر خداوند ✤ ای خواجه ارسلان و آغوش ✤ فرمان ده

خود مکن فراموش ✤ در خبرست از سید عالم صلی الله علیه و سلم که گفت بزرگترین

حسرتی در روز قیامت آن بود که بندهٔ صالح را به بهشت برند و خداوندگار فاسق

بدوزخ **قطعه** بر غلامی که طوع خدمت تست ✤ خشم بیحد مران و طیره مگیر که فضیحت

بود بروز شمار ✤ بنده آزاد و خواجه در زنجیر ✤ **حکایت** سالی از بلخ بامیانم سفر بود

و راه از حرامیان پرخطر جوانی بدرقه همراه ما شد سپرباز چرخ انداز سلحشور بیش زور که بده مرد

کمان او را بزه نکردندی و زورآوران روی زمین پشت او بر زمین نیاوردندی اما چنانکه

دانی متنعم بود و سایه پرورده نه جهاندیده و سفر کرده رعد کوس دلاوران بگوشش

نرسیده و برق شمشیر سواران ندیده بیت نیفتاده در دست دشمن اسیر ✤ بگردش

نبارید باران تیر + اتفاقاً من و این جوان هر دو در پی هم دوان هر آن دیوار قدیمش که پیش باز آمدی بقوت بازو بیفگندی و هر درخت عظیم که دیدی بزور سر پنجه بر کندی و تفاخر کنان گفتی **بیت** پیل کو تا کتف و بازوی گردان بیند + شیر کو تا کف و سر پنجه مردان بیند + ما درینحالت که دو هندو از پس سنگی سر بر آوردند و آهنگ قتال ما کردند بدست یکی چوبی و در بغل یکی دیگر کلوخ کوبی جوان را گفتم چه پائی که دشمن آمد **بیت** بیار آنچه داری ز مردی و زور + که دشمن بپائی خود آمد بگور + تیر و کمان را دیدم از دست جوان افتاده و لرزه بر استخوان **بیت** نه هر که موی شگافد بتیر جوشن خای + بروز حمله جنگ آوران بدارد پای + چاره جز آن ندیدیم که رخت و سلیح و جامه رها کردیم و جان بسلامت بدر آوردیم **قطعه** بکارهای گران مرد کاردیده فرست + که شیر شرزه در آرد بزیر خم کمند + جوان اگرچه قوی یال و پیلتن باشد + بجنگ دشمنش از هول بگسلد پیوند + نبرد پیش مصاف آزموده معلومست + چنانکه مسئله شرع پیش دانشمند + **حکایت** توانگرزاده را دیدم بر سر گور پدر نشسته و با درویش بچه مناظره درپیوسته که صندوق تربت ما سنگین ست و کتابه رنگین و فرش رخام انداخته و خشت پیروزه در و ساخته بگور پدرت چه ماند خشتی دو فراهم نهاده و مشتی دو خاک بر و پاشیده درویش پسر این بشنید و گفت تا پدرت در زیر آن سنگهای گران بر خود بجنبد پدر من به بهشت رسیده بود **فرد** خر که بر وی نهند کمتر بار + بی شک آسوده تر کند رفتار + **قطعه** مرد درویش که بار ستم فاقه کشید + بدر مرگ همانا که سبکبار

آید * وانکه در دولت و در نعمت و آسانی زیست * مردنش زینهمه شک نیست که دشوار
آید * بهمه حال اسیری که ز بندی بجهد * خوشترش دان ز امیری که گرفتار آید * **حکایت**
بزرگی را پرسیدم از معنی این حدیث أَعْدَى عَدُوِّكَ نَفْسُكَ الَّتِي بَيْنَ جَنْبَيْكَ
گفت بحکم آنکه هر آن دشمنی که با وی احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکه مدارا
بیش کنی مخالفت زیادت کند **قطعه** فرشته خوی شود آدمی بکم خوردن * وگر خورد چو بهایم
بیوفتد چو جماد * مراد هر که بر آری مطیع امر تو گشت * خلاف نفس که فرمان دهد چو یافت مراد

جدال سعدی با مدعی در بیان توانگری و درویشی

یکی در صورت درویشان نه بر صفت ایشان در محفلی دیدم نشسته و شنعتی در پیوسته
و دفتر شکایت باز کرده و ذم توانگران آغاز نهاده سخن بدینجا رسانیده که درویش را
دست قدرت بسته است و توانگر را پای ارادت شکسته **بیت** کریمان را بدست اندر
درم نیست * خداوندان نعمت را کرم نیست * مرا که پرورده نعمت بزرگانم این سخن سخت آمد
گفتم ای یار توانگران دخل مسکینانند و ذخیره گوشه نشینان و مقصد زائران و کهف مسافران
و متحمل بار گران از بهر راحت دگران دست تناول بطعام آنگه برند که متعلقان و زیر دستان
بخورند فضله مکارم ایشان بارامل و پیران و اقارب و جیران رسیده **نظم** توانگران را وقفست و
نذر و مهمانی * زکوة و فطره و اعتاق و هدی و قربانی * تو کی بدولت ایشان رسی که
نتوانی * جزین دو رکعت و آنهم بصد پریشانی * اگر قدرت جودست و اگر قوت سجود
توانگران را بهتر میسر شود که مال مزکی دارند و جامه پاک و عرض مصون و دل فارغ

و قوت طاعت در لقمهٔ لطیف است و صحت عبادت در کسوت نظیف پیداست
که از معدهٔ خالی چه قوت آید و از دست تهی چه مروت و از پای بسته چه سیر و از دست
گرسنه چه خیر خیزد قطعه شب پراگنده خسپد آنکه پدید + نبود وجه بامدادانش + مور گرد
آورد بتابستان + تا فراغت بود زمستانش + فراغت با فاقه نپیوندد و جمعیت در
تنگدستی صورت نه بندد یکی تحریمهٔ عشا بسته و دیگری منتظر عشا نشسته هرگز این بدان
ماند بیت خداوند مکنت بحق مشتغل + پراگنده روزی پراگنده دل + پس عبادت
ایشان بقبول نزدیکتر است که جمع اند و حاضر نه پریشان و پراگنده خاطر اسباب
معیشت ساخته و باوراد عبادت پرداخته عرب گوید اعوذ بالله من
الفقر المکب و جوار من لا یحب و در خبر است الفقر سواد الوجه فی الدارین
گفت این شنیدی و آن نشنیدی که فرموده الفقر فخری گفتم خاموش که اشارت
سید عالم علیه السلام بفقر طایفه ایست که مرد میدان رضا اند و تسلیم تیر قضا نه اینان که
خرقهٔ ابرار پوشند و لقمهٔ ادرار فروشند رباعی ای طبل بلند بانگ و در باطن هیچ +
بی توشه چه تدبیر کنی وقت بسیچ + روی طمع از خلق بپیچ ار مردی + تسبیح هزار دانه
در دست مپیچ + درویش بی معرفت نیارامد تا کارش بکفر انجامد که کاد الفقر
ان یکون کفرا که نشاید جز بوجود نعمت برهنه را پوشیدن یا در استخلاص گرفتاری
کوشیدن و ابنای جنس ما را بمرتبهٔ ایشان که رساند و ید علیا بید سفلی چه ماند نه بینی که
حق جل و علا در محکم تنزیل از نعیم اهل بهشت خبر میدهد که اولئک لهم رزق معلوم

بیت تشنگان را نماید اندر خواب ٭ همه عالم بچشم چشمهٔ آب ٭ جواب حالیکه من این
سخن بگفتم عنان طاقت درویش از دست تحمل برفت تیغ زبان برکشید و اسپ فصاحت
در میدان وقاحت جهانید و گفت چندان مبالغه در وصف ایشان بکردی
و سخنهای پریشان بگفتی که وهم تصور کند که تریاق اند یا کلید خانهٔ ارزاق مشتی متکبر مغرور
معجب نفور مشتغل مال و نعمت و مفتتن جاه و ثروت که سخن نگویند الا بسفاهت
و نظر نکنند الا بکراهت علما را بگدائی منسوب کنند و فقرا را به بی سر و پائی طعنه زنند
بعلت مالیکه دارند و عزت جاهی که پندارند برتر از همه نشینند نه آن در سر دارند که سر بکسی
بردارند بیخبر از قول حکیمان که گفته اند هر که بطاعت از دیگران کم است و بنعمت بیش
بصورت توانگر است و بمعنی درویش فرد گر بی هنر بمال کند کبر بر حکیم ٭ کون خرش
شمار اگر گاو عنبر است ٭ گفتم مذمت اینان روا مدار که خداوند کرم اند گفت غلط گفتی
که بندهٔ درم اند چه فائده که چون ابر آذار اند و نمیبارند و چشمهٔ آفتاب اند و بر کس نمی تابند
و بر مرکب استطاعت سوار اند و نمیرانند و قدمی بهر خدا ننهند و درمی بی من و اذی
ندهند مالی بمشقت فراهم آرند و بخست نگهدارند و بحسرت بگذارند چنانکه بزرگان گفته اند
سیم بخیل از خاک وقتی بر آید که وی در خاک رود بیت برنج و سعی کسی نعمتی بچنگ آرد
دگر کس آید و بی رنج و سعی بردارد ٭ جواب گفتمش بر بخل خداوندان نعمت
وقوف نیافته الا بعلت گدائی وگرنه هر که طمع یکسو نهد کریم و بخیلش یکی نماید محک داند
که زر چیست و گدا داند که ممسک کیست گفتا بتجربت آن میگویم که متعلقان بر در بدارند

وغلیظان شدید را برگمارند تا بار عزیزان نه هند و دست جفا بر سینهٔ صالحان اهل تمیز نهند
وگویند کس اینجا نیست وبحقیقت راست گفته باشند بیت آنرا که عقل و همت و تدبیر
ورای نیست + خوش گفت پرده دار که کس در سرای نیست + گفتم بعذر آنکه از دست
متوقعان بجان آمده اند و از رقعهٔ گدایان بفغان و محال عقل ست که اگر ریگ بیابان در شود
چشم گدایان پر شود شعر دیدهٔ اهل طمع بنعمت دنیا + پر نشود همچنانکه چاه بشبنم + هرجا
سختی دیده تلخی کشیده را بینی خود را بشره در کارهای مخوف اندازد و از توابع آن نپرهیزد
واز عقوبت ایزد نهراسد و حلال از حرام نشناسد قطعه سگی را اگر کلوخی بر سر آید + ز شادی
بر جهد کاین استخوانی ست + اگر نعشی دو کس بر دوش گیرند + لئیم الطبع پندارد که خوانیست
اما صاحب دنیا بعین عنایت حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من همانا که تقریر این سخن نگفتم و بیان
و برهان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم که هرگز دیدی دست دغایی بر کتف بسته یا بینوایی
بزندان در نشسته یا پردهٔ معصومی دریده یا کفی از معصم بریده الا بعلت درویشی شیران را
بحکم ضرورت در نقبها گرفته اند و کعبها سفته و محتمل ست آنکه یکی را از درویشان نفس اماره
مرادی طلب کند چون قوت احصانش نباشد بعصیان مبتلا گردد که بطن و فرج
توأم اند یعنی دو فرزند یک شکم مادام که این یکی برجاست این دیگر برپا شنیدم که درویشی را
با حدثی بر خبثی بدیدند با آنکه شرمساری برد بیم سنگساری بود گفت ای مسلمانان
قوت ندارم که زن کنم و طاقت نه که صبر کنم چه کنم لا رهبانیة فی الاسلام
واز جمله مواجب سکون و جمعیت درون که توانگران را میسر شود یکی آنکه هر شب صنمی

در برگیرند و مهر ورزند و جوانی از سر گیرند صبح تابان را دست از صباحت او بر دل و سرو خرامان
را پای از خجالت او در گل بیت بخون عزیزان فرو برده چنگ + سر انگشتها کرده
عناب رنگ + محالست که با حسن طلعت او گرد مناهی گردد یا رای تباهی زند فرد
دلی که حور بهشتی ربود و یغما کرد + کی التفات کند بر بتان یغمائی شعر من کان
بین یدیه ما اشتهی رطب + یغنیه ذلک عن رجم العناقید +
اغلب تهیدستان دامن عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگان نان ربایند فرد چون
سگ درنده گوشت یافت نپرسد + کین شتر صالح است یا خر دجال + چه مایه مستوران
بعلت درویشی در عین فساد افتاده اند و عرض گرامی بباد زشت نامی برداده فرد
با گرسنگی قوت پرهیز نماند + افلاس عنان از کف تقوی بستاند + آنگه گفتی در مروت
مسکینان ببندند حاتم طائی که بیابان نشین بود اگر شهری بودی از جوش گدایان
بیچاره شدی و جامه بر او پاره کردندی چنانکه در طیبات آمده است فرد در من منگر تا
دگران چشم ندارند + کز دست گدایان نتوان کرد ثوابی + گفتا نه که من بر حال ایشان
رحمت میبرم گفتم نه که بر مال ایشان حسرت میخوری ما درین گفتار و هر دو بهم گرفتار
هر بیذقی که براندی بدفع آن کوشیدمی و هر شاهی که بخواندی بفرزین بپوشیدمی
تا نقد کیسه همت در باخت و تیر جعبه حجت همه بینداخت قطعه هان تا سپر نیفکنی از حمله فصیح
کورا جز این مبالغه مستعار نیست + دین ورز و معرفت که سخندان سجع گوی + بر در
سلاح دارد و کس در حصار نیست + تا عاقبت الامر دلیلش نماند و ذلیلش کردم دست تعدی

دراز کرد و بیهوده گفتن آغاز و سنت جاهلانست که چون بدلیل از خصم فرو مانند سلسله خصومت بجنبانند چون آزر بت تراش که بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیه لئن لم تنته لارجمنک دشنامم داد سقطش گفتم گریبانم درید زنخدانش گرفتم

قطعه

او در من و من درو فتاده ✣ خلق از پی ما دوان و خندان ✣ انگشت تعجب جهانی ✣ از گفت و شنید ما بدندان ✣

القصه مرافعه این سخن پیش قاضی بردیم و بحکومت عدل راضی شدیم تا حاکم مسلمانان مصلحتی بجوید و میان توانگران و درویشان فرقی بگوید قاضی چون حالت ما بدید و منطق ما بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل بسیار سر برآورد و گفت ای که توانگران را ثنا گفتی و بر درویشان جفا روا داشتی بدانکه هر جا که گلست خارست و با خمر خمارست و بر سر گنج مارست و آنجا که در شاهوارست نهنگ مردم خوارست لذت عیش دنیا را لدغه اجل در پی ست و نعیم بهشت را دیوار مکاره در پیش

بیت

جور دشمن چه کند گر نکشد طالب دوست ✣ گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بهم اند ✣

نظر نکنی در بستان که بید مشکست و چوب خشک همچنین در زمره توانگران شاکرند و کفور و در حلقه درویشان صابرند و ضجور

بیت

اگر ژاله هر قطره در شدی ✣ چو خرمهره بازار ازو پر شدی ✣

مقربان حضرت حق جل و علا توانگرانی اند درویش سیرت و درویشانی توانگر همت و مهین توانگران آنست که غم درویش خورد و بهین درویشان آنکه کم توانگران گیرد و من یتوکل علی الله فهو حسبه پس روی عتاب از من بجانب درویش کرد و گفت ای که گفتی توانگران مشتغل اند و ساهی و مست ملاهی نعم طائفه هستند برین صفت

که بیان کردی قاصر همتان کافر نعمت که ببرند و بنهند و نخورند و ندهند اگر بمثل باران نبارد و یا طوفان جهان بردارد باعتماد مکنت خویش از محنت درویش نپرسند و از خدای نترسند و گویند

بیت

گر از نیستی دیگری شد هلاک / مرا هست بط را از طوفان چه باک

شعر

وراکبات نیاقٍ فی هوادجها / لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب

بیت

دونان چو گلیم خویش بیرون بردند / گویند چه غم گر همه عالم مردند

قومی برین نمط که شنیدی و طائفه خوان نعمت نهاده و دست کرم گشاده طالب نام اند و مغفرت صاحب دنیا و آخرت چون بندگان حضرت پادشاه عالم عادل مؤید مظفر مالک ازمه انام حامی ثغور اسلام وارث ملک سلیمان اعدل ملوک زمان مظفر الدنیا والدین اتابک ابوبکر بن سعد زنگی ادام الله ایامه و نصر اعلامه

قطعه

پدر بجای پسر هرگز این کرم نکند / که دست جود تو با خاندان آدم کرد
خدای خواست که بر عالمی ببخشاید / ترا برحمت خود پادشاه عالم کرد

قاضی چون سخن بدین غایت برسانید وز حد قیاس ما اسب مبالغت درگذرانید بمقتضای حکم قضا رضا دادیم و از مامضی درگذشتیم و بعد از مجارا طریق مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نهادیم و بوسه بر سر و روی هم دادیم و ختم سخن برین دو بیت کردیم

قطعه

مکن ز گردش گیتی شکایت ای درویش / که تیره بختی اگر هم برین نسق مردی
توانگرا چو دل و دست کامرانت هست / بخور ببخش که دنیا و آخرت بردی

باب هشتم در آداب صحبت

حکمت مال از بهر آسایش عمرست نه عمر از بهر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند

نیک بخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکه خورد و کشت و بدبخت آنکه مرد و هشت

بیت مکن نماز بران هیچکس که هیچ نکرد ✦ که عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

حکمت موسی علیه السلام قارون را نصیحت کرد که اَحْسِنْ کَمَا اَحْسَنَ اللهُ اِلَیْكَ نشنید عاقبتش شنیدی

قطعه آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت ✦ سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد

خواهی که ممتع شوی از دنیا و عقبی ✦ با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید جُدْ وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الْفَائِدَةَ اِلَیْكَ عَائِدَةٌ یعنی ببخش و منت منه که نفع آن بتو باز میگردد

قطعه درخت کرم هر کجا بیخ کرد ✦ گذشت از فلک شاخ و بالای او

گر امیداری کزو برخوری ✦ بمنت منه اره بر پای او

قطعه شکر خدای کن که موفق شدی بخیر ✦ ز انعام و فضل او نه معطل گذاشتت

منت منه که خدمت سلطان همی کنی ✦ منت شناس ازو که بخدمت بداشتت

حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بیفائده کردند یکی آنکه اندوخت و نخورد و دیگر آنکه آموخت و نکرد

مثنوی علم چندانکه بیشتر خوانی ✦ چون عمل در تو نیست نادانی

نه محقق بود نه دانشمند ✦ چارپائی برو کتابی چند

حکمت علم از بهر دین پروردن است نه از بهر دنیا خوردن

بیت هرکه پرهیز و علم و زهد فروخت ✦ خرمنی گرد کرد و پاک بسوخت

حکمت عالم ناپرهیزگار کور مشعله دار است یَهْدِیْ بِهٖ وَهُوَ لَا یَهْتَدِیْ

بیت بیفائده هرکه عمر درباخت ✦ چیزی نخرید و زر بینداخت

حکمت ملک از خردمندان جمال گیرد و دین از پرهیزگاران کمال یابد پادشاهان بنصیحت خردمندان ازان محتاج ترند که خردمندان بقربت پادشاهان

قطعه پندی اگر

بشنوی ای پادشاه + درهمه دفتر به ازین پند نیست + جز به خردمند مفرما عمل + گرچه
عمل کار خردمند نیست **حکمت** سه چیز پایدار نماند مال بی تجارت و علم بی بحث
و ملک بی سیاست **قطعه** وقتی بلطف گوی و مدارا و مردمی + باشد که در کمند قبول
آوری دلی + وقتی بقهر گوی که صد کوزهٔ نبات + گه گه چنان بکار نیاید که حنظلی +
حکمت رحم آوردن بر بدان ستم است بر نیکان و عفو کردن ظالمان جورست بر
درویشان **بیت** خبیث را چو تعهد کنی و بنوازی + بدولت تو گنه میکند بانبازی
پند بر دوستی پادشاه اعتماد نتوان کرد و بر آواز خوش کودکان که آن بخیالی مبدل شود و این
بخوابی متغیر گردد **شعر** معشوق هزار دوست را دل ندهی + ور میدهی آن دل بجدائی
بنهی **پند** هر آن سرّی که داری با دوست در میان منه و اگرچه دوست مخلص باشد
چه دانی که وقتی دشمن گردد و هر گزندی که توانی بدشمن مرسان که باشد که وقتی دوست
گردد **پند** رازی که نهان خواهی با کس در میان منه و اگرچه دوست باشد که مر آن دوست را
نیز دوستان باشند و همچنین مسلسل **قطعه** خاموشی به که ضمیر دل خویش + با کسی گفتن و گفتن
که مگوی + ای سلیم آب ز سر چشمه ببند + که چو پر شد نتوان بستن جوی + **بیت** سخنی
در نهان نباید گفت + کآن سخن برملا نشاید گفت + **حکمت** دشمن ضعیف که در
طاعت آید و دوستی نماید مقصود وی جز این نیست که دشمن قوی گردد و گفته اند
بر دوستی دوستان اعتماد نیست تا بتملق دشمنان چه رسد و هر که دشمن کوچک را
حقیر شمارد بدان ماند که آتش اندک را مهمل میگذارد **قطعه** امروز بکش چو میتوان کشت +

کاتش چو بلند شد جهان سوخت + مگذار که زه کند کمان را + دشمن که به تیر میتوان دوخت

پند سخن میان دو دشمن چنان گوی که اگر دوست گردند شرم زده نباشی **مثنوی**

میان دو تن جنگ چون آتش است + سخن چین بدبخت هیزم کش است + کنند این و آن

خوش دگرباره دل + وی اندر میان کوربخت و خجل + میان دو تن آتش افروختن

نه عقل است و خود در میان سوختن + **قطعه** در سخن با دوستان آهسته باش + تا ندارد

دشمن خونخوار گوش + پیش دیوار آنچه گویی هوش دار + تا نباشد در پس دیوار گوش

حکمت هر که با دشمنان صلح میکند سر آزار دوستان دارد **بیت** بشوی ای

خردمند ازان دوست دست + که با دشمنانت بود همنشست + **پند**

چون در امضای کاری متردد باشی آن طرف اختیار کن که بی آزار تو بر آید **بیت** با مردم

سهل گوی دشوار مگوی + با آنکه در صلح زند جنگ مجوی + **حکمت** تا کار بزر بر می آید

جان در خطر افگندن نشاید عرب گوید آخر الحیل السیف **بیت**

چو دست از همه حیلتی در گسست + حلال است بردن بشمشیر دست + **پند**

بر عجز دشمن رحمت مکن که اگر قادر شود بر تو نبخشاید **بیت** دشمن چو بینی ناتوان لاف

از بروت خود مزن + مغزیست در هر استخوان مردیست در هر پیرهن + **حکمت** هر که

بدی را بکشد خلق را از بلای وی برهاند و ویرا از عذاب خدای **قطعه** پسندیدست بخشایش

ولیکن منه بر ریش خلق آزار مرهم + ندانست آنکه رحمت کرد بر مار + که آن ظلم است

بر فرزند آدم + **حکمت** نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست

که بخلاف آن کار کنی که عین صواب است **مثنوی** حذر کن زانچه دشمن گوید آن کن +
که بر زانو زنی دست تغابن + گرت راهی نماید راست چون تیر + از آن برگرد و راه
دست چپ گیر + **پند** خشم بیش از حد گرفتن وحشت آرد و لطف بیوقت هیبت ببرد
نه چندان درشتی کن که از تو سیر گردند و نه چندان نرمی که بر تو دلیر شوند **مثنوی** درشتی و نرمی
بهم در به است + چو فاصد که جراح و مرهم نه است + درشتی نگیرد خردمند پیش +
نه سستی که نازل کند قدر خویش + نه مر خویشتن را فزونی نهد + نه یکباره تن در مذلت
دهد + جوانی با پدر گفت ای خردمند + مرا تعلیم ده پیرانه یک پند + بگفتا نیکمردی
کن نه چندان + که گردد خیره گرگ تیز دندان + **حکمت** دو کس دشمن ملک و دین اند
پادشاه بی حلم و زاهد بی علم **بیت** بر سر ملک مباد آن ملک فرمانده + که خدا را
نبود بنده فرمانبردار + **پند** پادشاه باید که تا حدی خشم بر بندگان اند که دوستان را
اعتماد نماند آتش خشم اول در خداوند خشم افتد پس آنگه زبانه بخصم رسد یا نرسد **مثنوی**
نشاید بنی آدم خاک زاد + که در سر کند کبر و تندی و باد + ترا با چنین تندی و سرکشی +
نه پندارم از خاکی از آتشی + **قطعه** در خاک بیلقان برسیدم بعابدی + گفتم مرا
به تربیت از جهل پاک کن + گفتا برو چو خاک تحمل کن ای فقیه + یا هر چه خوانده همه
در زیر خاک کن + **حکمت** بدخوی بدست دشمنی گرفتارست که هر جا که رود از چنگ
عقوبت او خلاص نیابد **بیت** اگر ز دست جفا بر فلک رود بدخوی + ز دست خوی
بد خویش در بلا باشد + **نصیحت** چو بینی که در سپاه دشمن تفرقه افتاد تو جمع باش

واگر جمع شوند از پریشانی اندیشه کن **قطعه** برو با دوستان آسوده بنشین + چو بینی
در میان دشمنان جنگ + وگر بینی که با هم یک زبانند + کمان را زه کن و بر باره بر سنگ +

حکمت دشمن چو از همه حیلتی فرو ماند سلسلهٔ دوستی بجنباند آنگه بدوستی کارهائی کند
که هیچ دشمن نتواند سر مار بر دست دشمن بکوب که از احدی الحسنیین خالی نباشد
اگر این غالب آمد مار کشتی واگر آن از دشمن رستی **بیت** بروز معرکه ایمن مشو ز خصم ضعیف +
که مغز شیر برآرد چو دل ز جان برداشت **نصیحت** خبری که دانی که دلی بیازارد تو
خاموش باش تا دیگری بیارد **بیت** بلبلا مژده بهار بیار + خبر بد به بوم بازگذار +

نکته پادشاه را بر خیانت کسی واقف مگردان مگر آنگه که بر قبول کلی واثق باشی وگرنه
در هلاک خود سعی میکنی **نظم** بسیج سخن گفتن آنگاه کن + که بینی در کار گیرد سخن + کمالست
در نفس انسان سخن + تو خود را بگفتار ناقص مکن + **پند** هر که نصیحت خودرائی می کند
او خود به نصیحت گری محتاج ست **پند** فریب دشمن مخور و غرور مداح مخر که این دام
زرق نهاده است و آن دامن طمع گشاده **پند** احمق را ستایش خوش آید چون
لاشه که در کعبش دمی فربه نماید **قطعه** الا تا نشنوی مدح سخن گوی + که اندک مایه
نفعی از تو دارد + اگر روزی مرادش بر نیاری + دو صد چندان عقوبت بر شمارد +

حکمت متکلم را تا کسی عیب نگیرد سخنش صلاح نپذیرد **بیت** مشو غره بر حسن گفتار
خویش + به تحسین نادان و پندار خویش + **حکمت** همه کس را عقل خود بکمال
نماید و فرزند خود بجمال **قطعه** یکی جهود و مسلمان مناظره کردند + چنانکه خنده گرفت

از نزاع ایشانم ✤ بطیره گفت مسلمان گر این قبالهٔ من ✤ درست نیست خدایا جهود میرانم ✤ جهود گفت بتورات میخورم سوگند ✤ وگر خلاف بود همچو تو مسلمانم ✤ گر از بسیط زمین عقل منعدم گردد ✤ بخود گمان نبرد هیچکس که نادانم ✤ **حکمت** ده آدمی بر سفره بخورند و دو سگ بمرداری بسر نبرند حریص بجهانی گرسنه است و قانع بنانی سیر حکما گفته اند درویشی بقناعت به از توانگری ببضاعت **فرد** روده تنگ بیک نان تهی پر گردد ✤ نعمت روی زمین پر نکند دیده تنگ ✤ **مثنوی** پدر چون دور عمرش منقضی گشت ✤ مرا این یک نصیحت کرد و بگذشت ✤ که شهوت آتش است از وی بپرهیز ✤ بخود بر آتش دوزخ مکن تیز ✤ دران آتش نداری طاقت سوز ✤ بصبر آبی برین آتش زن امروز ✤ **پند** هر که در حال توانائی نکوئی نکند در وقت ناتوانائی سختی بیند **بیت** بد اختر تر از مردم آزار نیست ✤ که روز مصیبت کسش یار نیست

حکمت هرچه زود بر آید دیر نپاید **قطعه** خاک مشرق شنیده ام که کنند ✤ بچهل ساله کاسهٔ چینی ✤ صد بروزی کنند در مردشت ✤ لاجرم قیمتش همی بینی **قطعه** مرغک از بیضه برون آید و روزی طلبد ✤ آدمیزاده ندارد خبر و عقل و تمیز ✤ آنکه ناگاه کسی گشت بچیزی نرسید ✤ وین بتمکین و فضیلت بگذشت از همه چیز ✤ آبگینه همه جا یابی ازان بی محل ست ✤ لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز ✤ **حکمت** کارها بصبر بر آید و مستعجل بسر در آید **مثنوی** بچشم خویش دیدم در بیابان ✤ که آهسته سبق برد از شتابان ✤ سمند بادپای از تک فرو ماند ✤ شتربان همچنان آهسته میراند ✤ **پند**

نادان را به از خاموشی نیست و اگر این مصلحت بدانستی نادان نبودی **قطعه** چون نداری

کمال فضل آن به + که زبان در دهان نگهداری + آدمی را زبان فضیحه کند + جوز

بی‌مغز را سبکساری + **قطعه** خری را ابلهی تعلیم میداد + برو بر صرف کرده سعی

دائم + حکیمی گفتش ای نادان چه گوئی + درین سودا بترس از لوم لائم + نیاموزد

بهائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بهائم + **مثنوی** هر که تامل نکند در جواب

بیشتر آید سخنش ناصواب + یا سخن آرای چو مردم بهوش + یا بنشین چون حیوانان

خموش + **پند** هر که با داناتر از خود جدل کند تا بدانند که داناست بدانند

که نادانست **فرد** چون درآید مه از تو بسخن + گرچه به دانی اعتراض مکن **حکمت**

هر که با بدان نشیند نکوئی نبیند **مثنوی** گر نشیند فرشته با دیو + وحشت آموزد و خیانت

و ریو + از بدان جز بدی نیاموزی + نکند گرگ پوستین دوزی **پند** مردمان را

عیب نهانی پیدا مکن که مر ایشان را رسوا کنی و خود را بی اعتماد **پند** هر که علم خواند و عمل نکرد بدان

ماند که گاو راند و تخم نفشاند از تن بیدل طاعت نیاید و پوست بی‌مغز بضاعت را نشاید

نه هر که در مجادله چست در معامله درست **بیت** بس قامت خوش که زیر چادر باشد

چون باز کنی مادر مادر باشد + **حکمت** اگر شبها همه قدر بودی شب قدر بیقدر بودی

بیت گر سنگ همه لعل بدخشان بودی + پس قیمت لعل و سنگ یکسان بودی

حکمت نه هر که بصورت نکوست سیرت زیبا در اوست کار اندرون دارد نه پوست **قطعه**

توان شناخت بیکروز در شمائل مرد + که تا کجاش رسیدست پایگاه علوم + ولی ز باطنش

ایمن مباش و غره مشو * که خبث نفس نگردد بسالها معلوم * پند هر که با بزرگان
ستیزد خون خود ریزد * قطعه خویشتن را بزرگ پنداری * راست گفتند یک دو بیند
لوچ * زود بینی شکسته پیشانی * تو که بازی بسر کنی با قوچ * حکمت پنجه با شیر
انداختن و مشت با شمشیر زدن کار خردمندان نیست بیت جنگ و زورآوری
مکن با مست * پیش سرپنجه در بغل نه دست * پند ضعیفی که با قوی دلاوری کند
یار دشمن ست در هلاک خویش قطعه سایه پرورده را چه طاقت آن * که رود با مبارزان
بقتال * سست بازو بجهل میفکند * پنجه با مرد آهنین چنگال * حکمت هر که
نصیحت نشنود سر ملامت شنیدن دارد بیت چون نیاید نصیحتت در گوش *
اگرت سرزنش کنم خاموش * حکمت بی هنران هنرمندان را نتوانند دید همچنانکه
سگ بازاری سگ صیدی را مشغله برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی سفله چون
بهنر با کسی بسنیاید بخبثش در پوستین افتد بیت کند هر آینه غیبت حسود کوته
دست * که در مقابله گنگش بود زبان مقال * حکمت گر جور شکم نیستی هیچ
مرغ در دام صیاد نیفتادی بلکه صیاد خود دام ننهادی نکته حکیمان دیر دیر خورند و عابدان
نیم سیر و زاهدان سد رمق و جوانان تا طبق برگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند
که در معده جای نفس نماند و بر سفره روزی کس فرد اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب * شبی ز معده
سنگی شبی ز دلتنگی * حکمت مشورت با زنان تباه است و سخاوت با مفسدان گناه بیت ترحم
بر پلنگ تیز دندان * ستمگاری بود بر گوسپندان * حکمت هر که دشمن پیش ست اگر نکشد

دشمن خویش ست **بیت** سنگ و دوست ما ریست رنگ خیره رایی بود قیاس و رنگ

دگروهی بخلاف این مصلحت دیده اند و گفته اند که در کشتن بندیان تامل اولیتر است بحکم

آنکه اختیار باقیست توان کشت و توان بخشید اگر بی تامل کشته شود محتمل ست که مصلحتی

فوت شود که تدارک مثل آن ممتنع باشد **مثنوی** نیک سهلست زنده بیجان کرد * کشته را

باز زنده نتوان کرد * شرط عقلست صبر تیرانداز * که چو رفت از کمان نیاید باز **حکمت** حکیمی

که با جهال درافتد باید که توقع عزت ندارد و اگر جاهلی بزبان آوری بر حکیمی غالب آید عجب نیست که

سنگیست که گوهر همی شکند **بیت** چه عجب گر فرو رود نفسش * عندلیبی غراب هم قفسش

قطعه گر هنرمندی از اوباش جفایی بیند * تا دل خویش نیازارد و درهم نشود * سنگ بدگوهر اگر

کاسهٔ زرین شکند * قیمت سنگ نیفزاید و زر کم نشود **حکمت** خردمندی را که در زمرهٔ اجلاف

سخن ببندد شگفت مدار که آواز بربط با غلبهٔ دهل برنیاید و بوی عنبر از گند سیر فرو ماند **مثنوی**

بلند آواز نادان گردن افراخت * که دانا را به بیشرمی بینداخت * نمیداند که آهنگ حجازی

فرو ماند ز بانگ طبل غازی **حکمت** جوهر اگر در خلاب افتد همان نفیس است و غبار اگر بر فلک

رود همان خسیس استعداد بی تربیت دریغ ست و تربیت نامستعد ضایع خاکستر نسبت عالی

دارد که آتش جوهر علویست ولیکن چون بنفس خود هنری ندارد با خاک برابرست و قیمت شکر نه

از نیست که آن خود خاصیت وی ست **مثنوی** چو کنعانرا طبیعت بی هنر بود * پیمبرزادگی

قدرش نیفزود * هنر بنمای گر داری نه گوهر * گل از خارست و ابراهیم از آزر * **حکمت**

مشک آنست که ببوید نه آنکه عطار بگوید دانا چو طبلهٔ عطارست خاموش و هنرنمای و نادان

چو طبل غازی بلند آواز و میان تهی + قطعه + عالم اندر میان جاهل را + مثلی گفته اند صدیقان
شاهدی در میان کوران است + مصحفی در میان زندیقان + پند + دوستی را که بعمری فراچنگ آرند
نشاید که بیکدم بیازارند + فرد + سنگی بچند سال شود لعل پاره + زنهار تا بیک نفسش نشکنی
بسنگ + حکمت + عقل در دست نفس چنان گرفتار است که مرد عاجز در دست زن گربز
بیت + در خرّمی بر سرائی ببند + که بانگ زن ازوی برآید بلند + پند + رای بی قوت
مکر و فسون است و قوت بی رای جهل و جنون + فرد + تمیز باید و تدبیر و عقل وانگه ملک + که ملک
و دولت نادان سلیح جنگ خداست + حکمت + جوانمرد که بخورد و بدهد به ز عابد که
بدهد و نخورد هرکه ترک شهوت از بهر قبول خلق داده است از شهوت حلال در شهوت حرام
فتاده است + بیت + عابد که نه از بهر خدا گوشه نشیند + بیچاره در آئینهٔ تاریک چه بیند + حکمت +
اندک اندک خیلی شود و قطره قطره سیلی گردد یعنی آنکه دست قوت ندارد سنگ خورده نگاه
میدارد تا بوقت فرصت دمار از دماغ خصم برآرد + شعر + قطر علی قطر اذا اتفقت
نهر + و نهر الی نهر اذا اجتمعت بحر + بیت + اندک اندک بهم شود بسیار +
دانه دانه است غله در انبار + حکمت + عالم را نشاید که سفاهت از عامی بحلم درگذراند که
هر دو طرف را زیان دارد هیبت این کم شود و جهل آن مستحکم + بیت + چو با سفله گوئی
بلطف و خوشی + فزون گرددش کبر و گردن کشی + حکمت + معصیت از هر که صادر
شود ناپسندیده است و از علما ناخوبتر که علم سلاح جنگ شیطانست و خداوند سلاح
را چون باسیری برند شرمساری بیش برد + مثنوی + عام نادان پریشان روزگار + به ز دانشمند

ناپرهیزگار * کان ز نابینائی از راه اوفتاد * وین دو چشمش بود و در چاه اوفتاد **حکمت**
جان در حمایت یکدمست و دنیا وجودی میان دو عدم دین بدنیا فروشان خرند یوسف
را فروشند تا چه خرند الم اعهد الیکم یا بنی آدم ان لا تعبدوا الشیطان
بیت بقول دشمن پیمان دوست بشکستی * ببین که از که بریدی و با که پیوستی *
حکمت شیطان با مخلصان بر نیاید و سلطان با مفلسان **نظم** وامش مده آنکه
بی نمازست * گرچه دهنش ز فاقه بازست * کو فرض خدا نمیگزارد * از قرض تو نیز
غم ندارد * امروز دو مرده پیش گیر دم مگیر * فردا گوید تر لی ازینجا برکن **حکمت**
هر که بزندگی نانش نخورند چون بمیرد نامش نبرند لذت انگور بیوه داند نه خداوند میوه
یوسف صدیق علیه السلام در خشک سال مصر سیر نخوردی تا گرسنگان فراموش نکند
مثنوی آنکه در راحت و تنعم زیست او چه داند که حال گرسنه چیست * حال درماندگان
کسی داند * که باحوال خویش درماند * **قطعه** ای که بر مرکب تازنده سواری هشدار * که
خر خارکش مسکین در آب و گل ست * آتش از خانه همسایه درویش مخواه * کانچه بر روزن
او میگذرد دود دل ست * مپند درویش ضعیف حال را در خشکی تنگ سال مپرس که چونی
الا بشرط آنکه مرهمی بر ریش نهی و معلومی پیش **قطعه** خری که بینی و باری بگل در افتاده *
بدل بر و شفقت کن ولی مرو بسرش * کنونکه رفتی و پرسیدیش که چون افتاد * میان
ببند و چو مردان بگیر دنب خرش * **حکمت** دو چیز محال عقلست خوردن بیش از
رزق مقسوم و مردن پیش از وقت معلوم **قطعه** قضا دگر نشود ور هزار ناله و آه * بکفر یا

بشکایت برآید از دهنی * فرشته که وکیل ست بر خزائن باد * چه غم خورد که بمیرد چراغ پیرزنی

پند ای طالب روزی بنشین که بخوری وای مطلوب اجل مرو که جان نبری **قطعه** جهد

رزق ار کنی و گر نکنی * برساند خدای عز و جل * ور روی در دهان شیر و پلنگ * نخورندت مگر

بروز اجل * **حکمت** توانگر فاسق کلوخ زراندود ست و درویش صالح شاهد خاک آلود

این دلق موسی ست مرقع و آن ریش فرعون مرصع و لیکن شدت نیکان روی

در فرج دارد و دولت بدان سر در نشیب **قطعه** هر کرا جاه و دولت ست بدان خاطر

خسته در نخواهد یافت * خبرش ده که هیچ دولت و جاه * بسرای دگر نخواهد یافت **حکمت**

حسود از نعمت حق بخیل ست و بندهٔ بیگناه را دشمن میدارد **قطعه** مردکی خشک مغز را

دیدم * رفته در پوستین صاحب جاه * گفتم ای خواجه گر تو بدبختی * مردم نیکبخت را چه گناه

قطعه الا تا نخواهی بلا بر حسود * که آن بخت برگشته خود در بلاست * چه حاجت که با وی

کنی دشمنی * که وی را چنان دشمن اندر قفاست **حکمت** تلمیذ بی ارادت عاشق بی

زرست و رونده بی معرفت مرغ بی پر و عالم بی عمل درخت بی بر و زاهد بی علم

خانهٔ بی در مراد از نزول قرآن تحصیل سیرت خوبست نه ترتیل سورهٔ مکتوب عامی

متعبد پیاده رفته است و عالم متهاون سوار خفته عاصی که دست بردارد به از عابد

در سر دارد **بیت** سرهنگ لطیف خوی دلدار * بهتر ز فقیه مردم آزار * **قول**

یکی را گفتند عالم بی عمل بچه ماند گفت به زنبور بی عسل **بیت** زنبور درشت بی مروت را گوی *

باری چو عسل نمیدهی نیش مزن * **قول** مرد بی مروت زنست و عابد با طمع راهزن

قطعه ای بناموس جامه کرده سپید ✦ بهر پندار خلق و نامه سیاه ✦ دست کوتاه باید از دنیا ✦ آستین خواه دراز و خواه کوتاه ✦

حکمت دو کس را حسرت از دل نرود و پای تغابن از گل بر نیاید تاجر کشتی شکسته و وارث با قلندران نشسته

قطعه پیش درویشان بود خونت مباح ✦ گر نباشد در میان مالت سبیل ✦ یا مرو با یار ازرق پیرهن ✦ یا بکش بر خانمان انگشت نیل ✦ دوستی با پیلبانان یا مکن ✦ یا بنا کن خانهٔ در خورد پیل ✦

حکمت خلعت سلطان اگرچه عزیز است جامهٔ خلقان خود از ان بعزت‌تر و خوان بزرگان اگرچه لذیذ خردهٔ انبان خویش از ان بلذت‌تر

بیت سرکه از دست رنج خویش و تره ✦ بهتر از نان ده خدا و بره

حکمت خلاف راه صواب است و عکس رای اولوالالباب دارو بگمان خوردن و راه نادیده بی کاروان رفتن امام مرشد محمد غزالی را رحمة الله علیه پرسیدند که چگونه رسیدی بدین منزلت در علوم گفت بدانکه هر چه ندانستم از پرسیدن ننگ نداشتم

قطعه امید عافیت انگه بود موافق عقل ✦ که نبض را بطبیعت شناس بنمائی ✦ بپرس هر چه ندانی که ذل پرسیدن ✦ دلیل راه تو باشد بعز دانائی ✦

حکمت هر انچه دانی که هر آینه معلوم تو خواهد شد بپرسیدن آن تعجیل مکن که هیبت سلطنت را زیان دارد

قطعه چو لقمان دید کاندر دست داود ✦ همی آهن بمعجز موم گردد ✦ نپرسیدش چه میسازی که دانست ✦ که بی پرسیدنش معلوم گردد ✦

حکمت هر که با بدان نشیند اگر نیز طبیعت ایشان در و اثر نکند بفعل ایشان متهم گردد تا بحدیکه اگر بخراباتی رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن

مثنوی رقم بر خود بنادانی کشیدی ✦ که نادان را بصحبت برگزیدی ✦ طلب کردم ز دانایان یکی پند ✦

بر آشفتن با نادان نپیوند + که گر دانای دهری خر بباشی + وگر نادانی ابله تر بباشی +

حکمت حلم شتر چنانکه معلوم است اگر طفلی مهارش گیرد و صد فرسنگ ببرد گردن از متابعتش نپیچد اما اگر دره هولناک پیش آید که موجب هلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواهد رفتن زمام از کفش درگسلاند و بیش مطاوعت نکند که هنگام درشتی ملاطفت مذموم است و گویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکه طمع زیاده کند

قطعه کسی که لطف کند با تو خاک پایش باش + وگر خلاف کند در دو چشمش آگن خاک + سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی + که زنگ خورده نگردد بنرم سوهان پاک +

حکمت هر که در پیش سخن دیگران افتد تا مایه فضلش بدانند پایه جهلش بشناسند

قطعه ندهد مرد هوشمند جواب + مگر آنگه کزو سوال کنند + گرچه بر حق بود فراخ سخن + حمل دعویش بر محال کنند

حکمت ریشی درون جامه داشتم و شیخ رحمة الله علیه هر روز بپرسیدی که چونست و نپرسیدی که کجاست دانستم که ازان احتراز می کند که ذکر همه عضوی روا نباشد و خردمندان گفته اند هر که سخن نسنجد از جواب برنجد

قطعه تا نیک ندانی که سخن عین صوابست + باید که بگفتن دهن از هم نگشائی + گر راست سخن گوئی و در بند بمانی + به زانکه دروغت دهد از بند رهائی +

حکمت دروغ گفتن بضربت لازم ماند که اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند نه بینی که برادران یوسف علیه السلام بدروغی که موسوم شدند بر راست گفتن ایشان اعتماد نماند قال بل سولت لکم انفسکم امرا

قطعه یکی را که عادت بود راستی + خطائی رود درگذارند ازو + وگر نامور شد بقول

دروغ * دگر راست باور ندارند ازو * حکمت اجل کائنات از روی ظاهر آدمی ست وأذل موجودات سگ و باتفاق خردمندان سگ حق‌شناس به از آدمی ناسپاس

قطعه سگی را لقمهٔ هرگز فراموش * نگردد ور زنی صد نوبتش سنگ * وگر عمری نوازی سفله را * بکمتر چیزی آید با تو در جنگ

حکمت از نفس‌پرور هنرپروری نیاید و بی‌هنر سروری را نشاید

نظم مکن رحم بر گاو بسیار بار * که بسیار خسپ ست و بسیار خوار * چو گاو ار همی بایدت فربهی * چو خر تن بجور کسان در دهی

حکمت در انجیل آمده است که ای فرزند آدم اگر توانگری دهمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کنمت تنگدل نشینی پس حلاوت ذکر من کجا دریابی و بعبادت من کی شتابی

قطعه گه اندر نعمتی مغرور و غافل * گه اندر تنگدستی خسته و ریش * چو در سرا و ضرا حالت اینست * ندانم کی بحق پردازی از خویش

حکمت ارادت بیچون یکی را از تخت شاهی فرود آرد و دیگری را در شکم ماهی نکو دارد

بیت وقتست خوش آنرا که بود ذکر تو مونس * ور خود بود اندر شکم حوت چو یونس

حکمت اگر تیغ قهر برکشد نبی و ولی سر درکشد و اگر غمزهٔ لطف بجنباند بدانرا به نیکان در رساند

قطعه گر بمحشر خطاب قهر کند * انبیا را چه جای معذرتست * پرده از روی لطف گو بردار * کاشقیا را امید مغفرتست

حکمت هر که بتادیب دنیا راه صواب نگیرد بتعذیب عقبی گرفتار آید آیه ولنذیقنهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر

فرد پندست خطاب مهتران آنگه بند * چون پند دهند و نشنوی بند نهند

نیکبختان بحکایت و امثال پیشینگان پند گیرند از آن پیش که پسینان بواقعهٔ او مثل زنند دزدان دست کوته نکنند تا دست شان کوته نکنند **قطعه** نرود مرغ سوی دانه فراز * چون دگر مرغ بیند اندر بند * پند گیر از مصائب دگران * تا نگیرند دیگران بتو پند * **حکمت** آنراکه گوش ارادت گران آفریده اند چون کند که بشنود و آنراکه کمند سعادت میبرد چه کند که نرود **قطعه** شب تاریک دوستان خدای * می بتابد چو روز رخشنده * وین سعادت بزور بازو نیست * تا نبخشد خدای بخشنده * با از تو بکه نالم که دگر داور نیست * وز دست تو هیچ دست بالاتر نیست * آنراکه تو ره دهی کسی گم نکند * وانراکه تو گم کنی کسی رهبر نیست **حکمت** گدای نیک انجام به از پادشاه بد فرجام **بیت** غمی کز پیش شادمانی بری * به از شادی کز پسش غم خوری **حکمت** زمین را از آسمان نثار است و آسمان را از زمین غبار کل اناء یترشح بما فیه **بیت** گرت خوی من آمد ناسزاوار * تو خوی نیک خویش از دست مگذار * **حکمت** خداوند تبارک و تعالی می بیند و میپوشد و همسایه نمی بیند و میخروشد **بیت** نعوذ بالله اگر خلق غیب دان بودی * کسی بحال خود از دست کس نیاسودی * **حکمت** زر از معدن بکان کندن بدر آید واز دست بخیل بجان کندن **قطعه** دونان نخورند و گوش دارند * گویند امید به که خورده * روزی بینی بکام دشمن * زر مانده و خاکسار مرده * **پند** هر که بر زیر دستان نبخشاید بجور زبر دستان گرفتار آید **مثنوی** نه هر بازو که در وی قوتی هست * بمردی عاجزان

را بشکند دست ÷ ضعیفانرا مکن بر دل گزندی ÷ که درمانی بجور زورمندی ÷

حکایت درویشی بمناجات در میگفت یارب بر بدان رحمت کن که بر نیکان خود

رحمت کرده که مر ایشانرا نیک آفریده پند عاقل چو خلاف در میان آید بجهید و چون صلح

بیند لنگر بنهد که آنجا سلامت بکنارست و اینجا حلاوت در میان حکمت مقامر را

سه شش بباید و لیکن سه یک بر می آید بیت هزار بار چراگاه خوشتر از میدان

ولیکن اسپ ندارد بدست خویش عنان ÷ حکایت اول کسی که علم بر جامه کرد

و انگشتری در دست چپ جمشید بود گفتندش چرا زینت بچپ دادی و فضیلت

راست راست گفت راست را زینت راستی تمام ست قطعه فریدون گفت نقاشان

چین را ÷ که پیرامون خرگاهش بدوزند ÷ بدانرا نیک دار ای مرد هشیار ÷ که نیکان

خود بزرگ و نیکروزند ÷ حکایت بزرگی را پرسیدند با چندین فضیلت که

دست راست راست خاتم در انگشت چپ چرا می کنند گفت ندانی که اهل

فضیلت همیشه محروم باشند بیت آنکه حظ آفرید و روزی بخت ÷ یا فضیلت

همی دهد یا بخت ÷ حکمت نصیحت پادشاهان مسلم کسی است که بیم سر ندارد

یا امید زر مثنوی موحد چه در پای ریزی زرش ÷ چه شمشیر هندی نهی بر سرش ÷

امید و هراسش نباشد زکس ÷ برین است بنیاد توحید و بس ÷ حکمت شاه از بهر دفع

ستمگاران ست و شحنه برای خونخواران و قاضی مصلحت جوی طراران هرگز دو

خصم بحق راضی پیش قاضی نروند قطعه چو حق معاینه دانی که می باید داد

بلطف که بجنگ آوری و تنگی + خراج اگر نگزارد کسی بطیب نفس + بقهر ازو بستانند و مزد سرهنگی +

حکمت همه کس را دندان بترشی کند گردد مگر قاضیان را بشیرینی بیت قاضی که برشوت بخورد

پنج خیار + ثابت کند از بهر تو ده خربزه زار + حکمت قحبه پیر از نابکاری چه کند که توبه نکند

و شحنه معزول از مردم آزاری بیت جوان گوشه نشین شیر مرد راه خداست + که پیر خود

نتواند ز گوشه برخاست + بیت جوان سخت می باید که از شهوت بپرهیزد + که پیر سست

رغبت را خود آلت برنمیخیزد + حکمت حکیمی را پرسیدند که درختان را که خدای

عزوجل آفریده است و برومند هیچ یکی را آزاد نخوانده اند مگر سرو را که ثمره ندارد کوئی درین

حکمت سیت گفت هر یکی را دخلی معین ست بوقتی معلوم گهی بوجود آن تازه اند و گاهی بعدم

آن پژمرده و سرو را هیچ ازین نیست و همه وقت خوش ست و اینست صفت آزادگان

قطعه برین چه میگذرد دل منه که دجله بسی + پس از خلیفه بخواهد گذشت در بغداد +

گرت ز دست برآید چو نخل باش کریم + ورت ز دست نیاید چو سرو باش آزاد +

حکمت دو کس مردند و حسرت بردند یکی آنکه داشت و نخورد دیگر آنکه دانست و نکرد قطعه کس نبیند

بخیل فاضل را + که نه در عیب گفتنش کوشد + ور کریمی دو صد گنه دارد + کرمش عیبها فرو پوشد +

خاتمة الکتاب تمام شد کتاب گلستان والله المستعان بتوفیق باری عز اسمه

درینجمله چنانکه رسم مولفانست از شعر متقدمان تلفیقی نرفت شعر کهن خرقه خویش پیر

به زجامهٔ عاریت خواستن + غالب گفتار سعدی طرب انگیز ست و طیبت آمیز و کوته نظران

بدین پایان طعن و سر از گردد که مغز دماغ بیهوده بران دود چراغ بیفایده خوردن کار خردمندان نیست
ولیکن بر رای روشن صاحبدلان که روی سخن در ایشانست پوشیده نماند که در موعظتهای شافی در سلک
عبارت کشیده است و داروی تلخ نصیحت بشهد ظرافت بر آمیخته تا طبع ملول ایشان از دولت قبول
محروم نماند الحمد لله رب العالمین
مثنوی
ما نصیحت بجای خود کردیم
روزگاری درین بسر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس
بر رسولان پیام باشد و بس

یا ناظرا فیه سل بالله مرحمة
علی المصنف واستغفر لصاحبه

واطلب لنفسك من خیر تریده بها
من بعد ذلك غفرانا لکاتبه

لو ان لی یوم التلاق مکانة
عند الوقوف لقلت یا مولانا

انا المسیء وانت مولی محسن
ها قد اسأت واطلب الاحسانا

بیت
شکر که این نامه بعنوان رسید
پیشتر از عمر بپایان رسید

خاتمة الطبع

المنة لله تقدس وتبارك که درین ایام بهار آغاز نضارت انجام گل بخار بوستان دانش و حکمت و یاسمین بوی گلستان بخیران اندرز و موعظت اعنی کتاب آفات نصاب گلستان باهتمام خار و خس باغ کن فکان مند امر احم و مواهب ایزد منان مجمع عبد الواحد خلف محمد مصطفی خان غفر ذنوبها الغفار الرحمن بتاریخ [illegible] بری در مطبع مصطفائی واقع شهر لکهنؤ محله محمود نگر زیر اکبری دروازه جلوه فرمای [illegible] عطر آمیز مشام جان خلایقان رسانیده بهر خوش وشادکام ساخت تمّت بالخیر حمدا له

